

لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ لَا يَسْتَوُونَ
مُقَرَّبِينَ مِّنْ رَّبِّهِمْ (اور فرشتے ہیں) اور رات دن
اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ذرا بھی نہیں
اُتاتے۔

(۵۷) یاہارا آپنار ربرے نیکٹبترتی (اُتھاۛ نیکٹپراپٹ فیرشاتا)
تاہارا دیرا-راتر تاسیر پڈیتے تاکے ; اکٹو کلاست ہیر نا۔
(سُرا ہا-میر سجدا، رُکُ : ۵)

(۵۹) وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ (سورہ شوریٰ رکوع ۱)
اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے
ہتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو زمین
میں رہتے ہیں ان کے لئے استغفار
کرتے رہتے ہیں۔

(۵۸) ابر فیرشاتاگن آپن ربرے تاسیر و پراشۛسا کریتے
تاکے ارر جمینے یاہارا آاھے تاہادر جنر گوناہمافریہ دویا
کریتے تاکے۔ (سُرا سُرا، رُکُ : ۱)

(۶۰) وَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ (س زفر ۱)
اور تم سواریلوں پر بیٹھ جانے کے بعد
اپنے رب کی یاد کیا کرو اور کہو پاک ہے
وہ ذات جس نے ان سواریلوں کو ہمارے
تابع کیا اور ہم تو ایسے نہ تھے کہ ان کو تابع کر سکتے اور بے شک ہم کو اپنے رب کی طرف
لوٹ کر جانا ہے۔

(۶۰) (ارر تومرا سویاریہ اُپر بسیرار پر آپن ربرکے سمرن
کر) ارر بل، پبرتر اُ یاا، یرنی اُی سویاریگولیکے آامادر باڈا
کریرا دیراھن، اُتھ آامرا تو اُمن اُیلار نا یر، اُیگولیکے باڈا
کریتے پاریر۔ نیر سندرھ آامادیرکے آپن ربرے دیکے فیریرا یاہیتے
ہیرے۔ (سُرا یُخرُف، رُکُ : ۱)

(۶۱) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (س زفر ۲)
آسمانوں اور زمین کا پروردگار جو مالک ہے
عرش کا بھی پاک ہے اُن چیزوں سے جن
کو یر بیان کرتے ہیں۔

(۶۱) سمرست آاسمارن و جمینےر پروریاردیرار یرنی اررشرے و
مالیک، ترنی تاہادر برترت سب جینس ہیرتے پبرتر۔ (یُخرُف، رُکُ : ۹)

(۶۲) وَتَسْبِيحُهُ بَكْرًا وَأَصِيلًا (س نجر ۱)
اور تسبیح کرتے رہو اس کی صبح کے وقت
اور شام کے وقت۔

(۶۲) ارر تاہار تاسیر پڈیتے تاک سکار-سڈا۔ (فاتھ، رُکُ : ۱)

(۶۳) فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ثُمَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ دَادَبَّارَ السُّجُودِ (سورہ ق رکوع ۳)
پس ان لوگوں کی زاماسب باتوں پر راجو
کچھ وہ کہیں صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح
و تحمید کرتے رہتے آفتاب نکلنے سے پہلے
اور آفتاب کے غروب کے بعد اور رات میں
بھی اس کی تسبیح و تحمید کیجئے اور (افرض نمازوں
کے بعد بھی تسبیح و تحمید کیجئے۔

(۶۳) اُت ابر آپنر تاہادر (اُشواڈنیر) کٹار اُپر اُبر
کررر ارر سُرخودیرےر پُربے و سُرخاستر پر تاہار تاسیر و پراشۛسا
کریتے تاکون۔ ارر راترے و تاہار تاسیر و پراشۛسا کررر ابر
(فرج) نامایرےر پر و تاسیر و پراشۛسا کررر۔ (سُرا کاف، رُکُ : ۳)

(۶۴) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (سورہ طور رکوع ۲)
اللہ کی ذات پاک ہے ان چیزوں سے جن
کو وہ شریک کرتے ہیں۔

(۶۴) آالارر یاا اُ سمرست جینس ہیرتے پبرتر یوگولیکے ہیرا
شریک کرے۔ (سُرا اُر، رُکُ : ۲)

(۶۵) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ (سورہ طور رکوع ۲)
اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے مجلس
سے یا سونے سے، اُٹھنے کے بعد یعنی تہجد
کے وقت اور رات کے وقت بھی اُس
کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے (غروب ہونے کے بعد بھی۔

(۶۵) آپن ربرے تاسیر و پراشۛسا کریتے تاکون (مجلرر اُتھا
اُیرتے) اُٹیرار پر (اُتھا تاہا جُودےر سمر)۔ راترے و تاہار
تاسیر کریتے تاکون ابر تارکاسمُہ ڈیریا یاویار پر و (تاسیر
پڈون)۔ (سُرا اُر، رُکُ : ۲)

(۶۶-۶۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ
(سورہ واقفہ رکوع ۲-۳ دو جگہ)
پس اپنے اُس بڑی عظمت والے رب
کے نام کی تسبیح کیجئے۔

(۶۶) (۶۷) اتتأب آآان مآان رببر نامبر اتسبأه ٱٱٱته
آاكأن. (سُرا وُساكُسا، رُكُؤ : ۲ و ۳ : دُأ آااااا)

(۶۸) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ صفر رکوع ۱)
اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ سب
کچھ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں۔
اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۶۸) آاسمان و آامآنه آاآا كآآا آاآه سبأه آاآاآا آاآالار
اتسبأه كآرته آاآه. اتنآ آبراسأ هكمت وُساآا. (سُرا آاآاآ، رُكُؤ : ۱)

(۶۹) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ صفر رکوع ۱)
اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب چیزیں
جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب چیزیں جو
زمین میں ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت
والا ہے۔

(۶۹) آاآا كآآا آاسمانه آاآه، آار آاآا كآآا آامآنه آاآه سبأه
آاآاآا آاآالار اتسبأه كآرته آاآه. اتنآ آبراسأ هكمت وُساآا. (سُرا آاآاآ، رُكُؤ : ۱)

(۷۰) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝
(سورہ صفر رکوع ۲)
اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس چیز سے
جس کو یہ شریک کرتے ہیں۔

(۷۰) اتآارا آاآاآه شُرآك كره آاآاآا آاآا آاآه آبرآر.
(سُرا آاآاآ، رُكُؤ : ۳)

(۷۱) يَسْبِيحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ صفر رکوع ۲)
اللہ تعالیٰ شانہ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں وہ
سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں
اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۷۱) آاآا كآآا آاسمانه و آامآنه آاآه، سبأه آاآاآا آاآالار
اتسبأه كآرته آاآه. اتنآ آبراسأ هكمت وُساآا. (سُرا آاآاآ، رُكُؤ : ۳)

(۷۲) سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں

(سورہ صفر رکوع ۱)
ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۹۲) آاآا كآآا آاسمانه و آامآنه آاآه، سبأه آاآاآا آاآالار
اتسبأه كآرته آاآه. اتنآ آبراسأ هكمت وُساآا. (سُرا آاآاآ، رُكُؤ : ۱)

(۹۳) يَسْبِيحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ صفر رکوع ۱)
اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین
میں ہیں وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے)
پاک ہے زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(۹۳) آاآاآا آاآالار اتسبأه كآرته آاآه سبأه آاآا كآآا آاآه
آاسمانه و آامآنه آاآه. اتنآ آاآاآا، آابتأأ دواش-آرآ آآا آآاآه
آاك، آبراسأ هكمت وُساآا. (سُرا آامُآا، رُكُؤ : ۱)

(۹۴) يَسْبِيحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ صفر رکوع ۱)
اللہ جل شانہ کی تسبیح کرتی ہیں وہ سب
چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین
میں ہیں اسی کے لئے ساری سلطنت
ہے اور وہی تعریف کے قابل ہے اور وہ
ہر شے پر قادر ہے۔

(۹۴) آاآا كآآا آاسمانه و آامآنه آاآه، سبأه آاآاآا آاآالار
اتسبأه كآرته آاآه. اتآارآه سمأأ راجأأ، اتنآ آرأاآاآار آاآا آابا
اتنآ سب آآنآسبر اُآر آآمآابان. (سُرا آاآابون، رُكُؤ : ۱)

(۹۵-۹۶) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلُو أَهْلٍ
لَّكُم مَّا لَكُمْ لَّا تَبْتَحُونَ ۚ قَالُوا سُبْحَانَ
رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝
(سورہ قلم رکوع ۱)
ان میں سے جو افضل تھا وہ کہنے لگا کہ میں
نے تم سے پہلے ہی کہا تھا اللہ کی تسبیح
کیوں نہیں کرتے وہ لوگ کہنے لگے سبحان
ربنا (ہمارا رب پاک ہے) بیشک ہم خطاوار
ہیں۔

(۹۵) (۹۶) اتآاآربر مآآه آه اُأأم آآل سه بآآته لآاآل، آامآ
كآ آوامآربر (آاآهآه) بآل نآه آه، آوامرا آاآاآار اتسبأه كآر كآر
نآه آه سمأأ لوك بآآته لآاآل، آامآربر راب آبرآر ; نآه سمآرآه

আমরাই গোনাহগার। (সূরা কালাম, রুকু : ১)

(۷۷) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ
پس اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کرتے رہیے۔
(سورہ الحاقہ رکوع ۲)

৭৭ অতএব আপন মহান পরোয়ারদিগারের নামের তসবীহ করিতে থাকুন। (সূরা আল-হাক্বাহ, রুকুঃ ২)

(۷۸) وَأَذْكُرَ اسْعَرَ يَدِكَ بُكْرَةً
 وَأَصِيلًا ۚ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ
 لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝
 (سورہ دہر کو ۲۷)

اپنے پروردگار کا صبح و شام نام لیا کیجئے
 اور رات کو بھی اس کے لئے سجدہ کیجئے اور
 رات کے بڑے حصے میں اس کی تسبیح
 کیا کیجئے۔

(৭৮) সকাল-সন্ধ্যা আপন পরোয়ারদিগারের নাম লইতে থাকুন, রাত্রেও তাহার জন্য সেজদা করুন এবং রাত্রির বড় অংশে তাহার তসবীহ করিতে থাকুন। (সূরা দাহর, রুকু : ২)

(۴۹) سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
(سورہ اعلیٰ رکوع ۱)

آپ اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

৭৯) আপন মহান পরোয়ারদিগারের নামের তসবীহ পড়ুন।
(সূরা আ'লা, রুকুঃ ১)

پس آپ اپنے رب کی تسبیح و تمجید کرتے رہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے رہیں بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(৮০) অতএব আপনি আপন রবের তসবীহ ও প্রশংসা করিতে থাকুন এবং তাহার নিকট মাগফেরাত কামনা করিতে থাকুন। নিশ্চয় তিনি বড় তওবা কবুলকারী। (সূরা নাছর, রুকুঃ ১)

ফায়দা : এই আশিটি আয়াতে আল্লাহ তায়ালায় তসবীহ অর্থাৎ তাঁহার পবিত্রতা বর্ণনা করা বা উহা স্বীকার করার হুকুম করা হইয়াছে এবং ইহার জন্য উৎসাহিত করা হইয়াছে। যেই বিষয়টিকে বিশ্বজগতের মালিক আল্লাহ তায়ালা তাঁহার পাক কালামে এত গুরুত্বসহকারে বারবার বর্ণনা করিয়াছেন উহা যে অত্যন্ত গুরুত্বপূর্ণ এই ব্যাপারে কোনরূপ দ্বিধা থাকিতে পারে না। এইসব আয়াতের মধ্যে অনেক আয়াতে তসবীহের সঙ্গে তাহমীদ অর্থাৎ প্রশংসা, হামদ বয়ান করা এবং তৎসঙ্গে আল-হামদুলিল্লাহ বলার

বিষয়ও উল্লেখ করা হইয়াছে।

ইহা ছাড়া আরও অনেক আয়াতে আল-হামদুলিল্লাহ বলিতে যাহা বুঝায় অর্থাৎ আল্লাহর প্রশংসা বর্ণনা করার বিষয়টি বিশেষভাবে উল্লেখ করা হইয়াছে। সবচাইতে গুরুত্বপূর্ণ হইল এই যে, আল্লাহ তায়ালার পাক কালাম শুরুই করা হইয়াছে আল-হামদুলিল্লাহি রাব্বিল আলামীন দ্বারা। ইহা হইতে বড় ফযীলত এই কালেমার আর কি হইতে পারে !

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
(سورہ فاتحہ رکوع ۱)

১ সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্য যিনি তামাম জাহানের
পরোয়ারদেগার। (সূরা ফাতেহা, রুকুঃ ১)

٢) الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ
ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ
(سورہ انعام رکوع ۱)

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے
آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اور اندھیرے
کو اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسرے کو)
لےنے زت کے برابر کہتے ہیں۔

২ সমস্ত প্রশংসা একমাত্র আল্লাহরই জন্য যিনি আসমান ও জমীন পয়দা করিয়াছেন এবং অন্ধকার ও নূর পয়দা করিয়াছেন। তবুও কাফেররা (অন্যকে) আপন রবের সমকক্ষ সাব্যস্ত করে। (আনআম, রুকুঃ ১)

۳) فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(سورہ انعام رکوع ۵)

پھر ہماری گرفت سے، ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ گئی اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (اُس کا شکر ہے) جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

৩ অতঃপর (আমার পাকড়াওয়ার কারণে) জালেমদের মূল কাটিয়া গেল। সমস্ত প্রশংসা আল্লাহরই জন্য (তাহার শোকর) যিনি তামাম জাহানের পরোয়ারদিগার। (সূরা আনআম, রুকুঃ ৫)

اور (جنت میں پہنچنے کے بعد وہ لوگ کہنے لگے تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچا دیا اور ہم کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتے اگر اللہ جل شانہ ہم کو نہ پہنچاتے۔

৪ এবং (জান্নাতে পৌঁছবার পর) ঐ সমস্ত লোক বলিতে লাগিল, সমস্ত প্রশংসা আল্লাহরই জন্য যিনি আমাদেরকে এই স্থান পর্যন্ত পৌঁছাইয়া দিয়াছেন। আমরা এখানে কখনও পৌঁছিতে পারিতাম না যদি আল্লাহ জান্না শানুহু আমাদেরকে না পৌঁছাইতেন। (সূরা আ'রাফ, রুকু : ৫)

(۵) الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ
 الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ
 فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ (سورہ اعراف ۷)

جو لوگ ایسے رسول نبی اُمی کا اتباع کرتے
 ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل
 میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

৫) যাহারা এইরূপ নিরক্ষর নবী ও রাসূলের অনুসরণ করে যাহাকে তাহারা নিজেদের নিকট বিদ্যমান তৌরাত ও ইঞ্জীলে লিখিত পায়।
(সূরা আ'রাফ, রুকুঃ ১৯)

ফায়দা : তৌরাত কিতাবে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের যে সমস্ত গুণাবলী বর্ণনা করা হইয়াছে তন্মধ্যে ইহাও উল্লেখ করা হইয়াছে যে, তাঁহার উম্মত বেশী বেশী আল্লাহর প্রশংসা করিবে। ‘দুররে মানছুর’ কিতাবে এ সম্পর্কিত কতিপয় রেওয়ায়াত বর্ণিত হইয়াছে।

۶) اَلْاٰمِنُوْنَ اَلْعَابِدُوْنَ اَلْحَامِدُوْنَ
اَلْسَّائِحُوْنَ اَلرَّاكِعُوْنَ اَلسَّاجِدُوْنَ
اَلْمُرُوْنَ بِالسُّعُوْرِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبِشَرِّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورہ توبہ رکوع ۱۳)

(اُن مجاہدین کے اوصاف جن کے نفوس کو اللہ جل شانہ نے جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے یہ ہیں کہ وہ گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اللہ کی حمد کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں، یا اللہ کی رضا کے لئے سفر کرنے والے ہیں، رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں یعنی نمازی ہیں، نیک باتوں کا حکم کرنے والے ہیں اور بُری باتوں سے روکنے والے ہیں (تبلیغ کرنے والے ہیں)، اور اللہ کی حدود کی (یعنی احکام کی) حفاظت کرنے والے ہیں (ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

৬ (যে সকল মুজাহিদের জান আল্লাহ তায়ালা জান্নাতের বিনিময়ে খরিদ করিয়া নিয়াছেন, তাহাদের গুণাবলী হইল) তাহারা গোনাহ হইতে তওবাকারী, আল্লাহর এবাদতকারী, আল্লাহর প্রশংসাকারী, রোযা পালনকারী (অথবা, আল্লাহর সন্তুষ্টির উদ্দেশ্যে ভ্রমণকারী) রুকু-সেজদাকারী (অর্থাৎ তাহারা নামাযী), নেক কাজে আদেশকারী, মন্দ কাজে নিষেধকারী (অর্থাৎ তাহারা তবলীগ করে) আল্লাহ তায়ালায় সীমা

(ভুকুম-আহকামের) হেফাজতকারী ; (এইরূপ) মোমিনদেরকে আপনি খোশখবর শুনাইয়া দিন। (সূরা তওবা, রুকু : ১৪)

اور آخری پکار اُن کی یہی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (تمام تعریف اللہ ہی کے
لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے،
(سورہ یونس رکوع ۱)

(৭) তাহাদের সর্বশেষ কথা হইল, আল-হামদুলিল্লাহি রাব্বিল আলামীন। (সমস্ত প্রশংসা আল্লাহ তায়ালার যিনি সমগ্র জগতের প্রতিপালক।) (সূরা ইউনুস, রুকু : ১)

(۸) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ لِيْ
 عَلَى الْكَافِرِ اِسْمٰعِيْلَ وَرَاسِخًا
 (سورہ ابراہیم رکوع ۶)

تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے
 بڑھاپے میں مجھ کو (دھیٹے) اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
 (علی نبینا وعلینہما الصلوٰۃ والسلام) عطا فرمائے۔

(৮) সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্যই, যিনি বৃদ্ধ বয়সে আমাকে (দুইটি পুত্র সন্তান) ইসমাইল ও ইসহাক দান করিয়াছেন। (সুরা ইবরাহীম, রুকুঃ ৬)

۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْثَرُهُمُ
لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سورہ نحل رکوع ۱۰)

تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے (پھر بھی
وہ لوگ اس طرف مَوْتِجہ نہیں ہوتے بلکہ اکثر
ان میں سے نا سمجھ ہیں۔

৯ সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর জন্যই, (তথাপি তাহারা এইদিকে মনোযোগী হয় না।) বরং তাহাদের অধিকাংশই নিরবেদ। (নাহল, রুকঃ ১০)

۱۰) یَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْجُدُونَ
بِحَمْدِهِ وَتَقْنُونَ اِنْ كُنْتُمْ رَالِیْنَ
قَلِیْلًا (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

جس دن (صُور پھینکے گا اور تم کو زندہ کر کے
پکارا جائے گا تو تم مجبوراً اس کی حمد (وشنا)
کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور ان
حالات کو دیکھ کر گمان کرو گے (کہ تم دنیا میں اور قبر میں) بہت ہی کم مدت ٹھہرے تھے۔

(১০) যেদিন শিঙ্গায় ফুক দেওয়া হইবে এবং তোমাদেরকে জিন্দা করিয়া ডাক দেওয়া হইবে, সেইদিন তোমরা বাধ্য হইয়া তাহার প্রশংসা করতঃ আদেশ পালন করিবে। আর (এইসব অবস্থা দেখিয়া) তোমরা ধারণা করিবে যে, খুব কম সময়ই তোমরা (দুনিয়াতে এবং কবরে) অবস্থান করিয়াছিলে। (সূরা বনী ইসরাঈল, রুকু : ৫)

اور آپ (علیٰ الاعلان) کہہ دیجئے کہ تمام
تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو اولاد
رکھتا ہے اور اس کا کوئی سلطنت میں
شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس
کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بیکشیر
(بڑائی بیان) کیا کیجئے۔

(۱۱) آپ (علیٰ الاعلان) کہہ دیجئے کہ تمام
تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو اولاد
رکھتا ہے اور اس کا کوئی سلطنت میں
شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس
کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بیکشیر
(بڑائی بیان) کیا کیجئے۔

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس
نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر
کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب میں
کسی قسم کی ذرا سی بھی گنجی نہیں رکھی۔

(۱۲) تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس
نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر
کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب میں
کسی قسم کی ذرا سی بھی گنجی نہیں رکھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ
جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ تمام
تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے
ہمیں ظالموں سے نجات دی۔

(۱۳) حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب ہے کہ
جب تم کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ تمام
تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے
ہمیں ظالموں سے نجات دی۔

اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد نے
کہا تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس
نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے
بندوں پر فضیلت دی۔

(۱۴) اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد نے
کہا تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس
نے ہم کو اپنے بہت سے ایمان والے
بندوں پر فضیلت دی۔

آپ (مُطَبَّرِ) کہیے تمام تعریفیں
اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے
بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب
فرمایا۔

(۱۵) آپ (مُطَبَّرِ) کہیے تمام تعریفیں
اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے
بندوں پر سلام ہو جن کو اس نے منتخب
فرمایا۔

اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں
اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ عنقریب تم
کو اپنی نشانیاں دکھاوے گا پس تم
اس کو پہچان لو گے۔

(۱۶) اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریفیں
اللہ ہی کے واسطے ہیں وہ عنقریب تم
کو اپنی نشانیاں دکھاوے گا پس تم
اس کو پہچان لو گے۔

حمد و ثناء کے لائق دنیا اور آخرت میں
وہی ہے اور حکومت بھی اسی کے لئے
ہے اور اسی کی طرف لوٹاتے جاؤ گے۔

(۱۷) دنیا اور آخرت میں
حمد و ثناء کے لائق دنیا اور آخرت میں
وہی ہے اور حکومت بھی اسی کے لئے
ہے اور اسی کی طرف لوٹاتے جاؤ گے۔

۱۸) قَدْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (سورہ منکبوت رکوع ۶)
آپ کیسے تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے (یہ لوگ مانتے نہیں) بلکہ اکثر ان میں سمجھتے بھی نہیں۔

۱۷) آپانی بلون، سمست پرشہسا اکماتر آلالہارہی جنی (ہہارا مانے نا) برہہ ہہادےر اذیکاہش بربوہ نا۔ (سورہ آنانکابوت، رکوع ۲)

۱۹) وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَبِيدٌ ۝ (سورہ لقمان رکوع ۲)
اور جو شخص کفر کرے (ناشکری کرے) تو اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

۱۹) آار یے بآآآ کوفری (ارآا ناہاکری) کرے، تبے آلالہا تآالا بے-نیایا ابہہ پرشہسانیی۔ (سورہ لاکمان، رکوع ۲)

۲۰) قَدْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (سورہ لقمان رکوع ۲)
آپ کہہ دیجئے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے (یہ لوگ مانتے نہیں) بلکہ اکثر ان میں کے جاہل ہیں۔

۲۰) آپانی بلییا دین، سمست پرشہسا آلالہارہی جنی۔ (ہہارا مانے نا) برہہ ہہادےر اذیکاہش مرآ۔ (سورہ لاکمان، رکوع ۳)

۲۱) اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (سورہ لقمان رکوع ۳)
بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

۲۱) نیشآ آلالہا تآالا بے-نیایا، سمست پرشہسار اذیکااری۔ (سورہ لاکمان، رکوع ۳)

۲۲) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ (سورہ سباء ۱)
تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی حمد (وشا) ہو گی آخرت میں (کسی دوسرے کی پوجہ نہیں)

۲۲) سمست پرشہسا آ آلالہارہی جنی، یینی آاسمان-آمینے یاہا کیشو آاآے سبکیشور مالیک۔ آاآہراتے پرشہسا اکماتر تآارہی جنی ہہی بے (انآ کاہارو جنی نآ)۔ (سورہ سابا، رکوع ۱)

۲۳) الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ فاطر رکوع ۱)
تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا پیدا کرنے والا ہے اور زمین کا۔

۲۳) سمست پرشہسا آلالہارہی جنی، یینی آاسمانسموہ پآدا کرآیاآےن ابہہ آمین پآدا کرآیاآےن۔ (سورہ فاطر، رکوع ۱)

۲۴) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمْ الْفُقَرٰۤاُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ (سورہ فاطر رکوع ۲)
اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کے اور وہ بے نیاز ہے اور تمام خوبیوں والا ہے۔

۲۴) ہے مانوہ! توآرا آلالہا تآالار آرآی موآاپےآکی آار آلالہا بے-نیایا۔ تینی سمست اوہر اذیکااری۔ (سورہ فاطر، رکوع ۳)

۲۵) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ؕ اِنْ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِي اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَآ يَمَسُّنَا فِيْهَا فُتُوْرٌ ۝ (سورہ فاطر رکوع ۳)
جب آسمان آنت میں داخل ہوں گے تو ریشمی لباس پہنائے جائیں گے، اور کہیں گے تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم سے ہمیشہ کیلئے رنج دور کر دیا بیشک ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا قدر کرنے والا ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے مقام میں پہنچا دیا نہ ہم کو کوئی گفت پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی۔

۲۵) (موسلمانانان آلالہاتے آربہہ کرار پر تآاآانانکے رےہمارے پوآاک پراآو ہہی بے) آار تآارا بلی بے، سمست پرشہسا آ آلالہارہی جنی، یینی (آیرآینرے جنی) آامآدےر آآآا آور کرآیا آیاآےن۔ نیشہسندہہ آامآدےر رب بڈ آیاآیل ابہہ بڈ اوہراہی۔ یینی مہہربانی کرآیا آامآدےرکے آیرآیہی باسآانے پوآآایا آیاآےن۔ یےآانے آامآدےر نا کون کٹ ہہی بے آار نا آامآدےر کون کلاآآی آاسی بے۔ (سورہ فاطر، رکوع ۳)

۲۶) وَسَلٰمٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورہ صافات رکوع ۵)
اور سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریف اللہ ہی کے واسطے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

۲۶) آآآآی برآآت ہڈک راسولانانرے آپر ابہہ سمست پرشہسا آلالہارہی جنی، یینی سمآر آآانرے پراآارآانرے۔ (آافآات، رکوع ۵)

نہی۔ سے کون خراپ کتا بلے نہی۔ تখন ساهبی آراز کرلین،
ایسا راسولاللاہ! ایہ دویا آمی پڈیاخلام۔ ہیر سائلااللاہ
آلالہیہ ویا سائلام ابرشاہ فرمایہلین، آمی تیرجن فریشاکے
دیشیاخا تہادیر مڈیہ پرتیکہی ایہ چٹا کریتہخیل یے، کے ایہ
کالیماکے سبار آگے لہیا یایہ۔ آراز ایہ ہادیس توہ پراسد آخے
یے، گورنپور یے کون کاج آلالاہر پراشسا بیتی شورو کرا ہایہ
وہا برکاتہین ہایہ۔ ایہجنی ساধারণتہ سمست کیتاب آلالاہر پراشسا
دیا شورو کرا ہای۔ اک ہادیسے آسیاخے، کاهارو سبتان مارا گے
آلالاہ تالالا فریشادیرکے بلین، آمار باندار سبتانیر راکھ
کبج کریاخے؟ تہارا آراز کرے، کبج کریاخا۔ آلالاہ تالالا
پونرا یجیسا کرین، توہمارا ک تہار کلیلار ٹوکراکے لہیا
فیلیاخے؟ تہارا آراز کرے، نیہ سندیہ لہیا فیلیاخا۔ آلالاہ
تالالا جیسا کرین، ہار اپر آمار باندا ک بلیاخے؟ تہارا
آراز کرے، توہمار باندا توہمار پراشسا کریاخے اےہ وہا لیلیا
ویا ہا لیلیا راجیون پڈیاخے۔ تখন ابرشاہ ہای، آخا، ہار
بیلیمیہ جالاکے تہار جنی اکٹہ ہر تیری کر اےہ وہا نام راکھ
'باہتول ہامد' (پراشسار ہر)۔ اک ہادیسے آسیاخے، آلالاہ تالالا
ہار اپر سیماہین خشی ہایا یان یے، باندا کیکھ خاویا با پان
کریبار پر آل-ہامدلیللاہ بلے۔

کالیمایے خومیر تہیہ باکیٹہ خیل، 'تہلیل' اترہ لا لیلیا
لیللاہ پڈا۔ ہار بیلاریل بیلرہ پراشسا اڈیا دویا ہایاخے۔

کالیمایے خومیر چترہ باکیٹے تاکریہ بلے، اترہ آلالاہ
اکبار بلیا، آلالاہ تالالا بڈتہ بیلان کرا اےہ وہا تہار مہما و
شیشاکے شیکار کرا، یاہا 'آلالاہ اکبار' بلیار ماڈیموہ پراش
کرا ہای۔ اپروراکٹ آریاتگولیتوہ ہا بیلر ہایاخے۔ ہا خاڈا شڈو
'تکریہ' اترہ آلالاہر مہما و بڈتہر بیلناو ہڈ آریاتے بیلر
ہایاخے۔ تہمڈی ہایتے کیکھ آریات اٹانے ایللخ کرا ہایتہخے :

اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور تاکہ تم شکر کرو
اللہ تعالیٰ کا۔
(۱) وَلَشَكَرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

۱) اےہ وہا یان توہمارا آلالاہر بڈا ہ بیلنا کر ایہجنی یے،
تینی توہمادیکے ہدایت دان کریاخین اےہ وہا توہمارا آلالاہ

تالالار شاکر آدای کر۔ (سرا باکارا، رکھ : ۲۰)

۲) عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (سورہ مدکر ۲)
وہ تمام پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے، (سب سے) بڑے اور عالی شان مرتبہ والا ہے۔

۲) تینی باہتیہ گونن و پراشسا جینس سمپرکے جیات۔ تینی
مہان و اڈ مریاداشیل۔ (سرا راد، رکھ : ۲)

۳) كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتَكْبِرُوا
اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَذَا كَقَوْلِ الْمُحْسِنِينَ (سورہ حج ۵)
اسی طرح اللہ جل شانہ نے (قرانی کے جانوروں کو) تہاے لے مسخر کر دیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اُن نے تم کو ہدایت کی (اور قرانی کرنے کی توفیق دی) اور محمد، اخلص والوں کو (اللہ کی رضا کی خوش خبری سنائی گئی)۔

۳) امانیباہ آلالاہ تالالا (کوربانیہ پشوکے) توہمادیر اڈین
کریا دیاخین۔ یاہاتے توہمارا آلالاہر بڈا ہ بیلان کر۔ ایہجنی
یے، تینی توہمادیرکے ہدایت دان کریاخین (اےہ وہا کوربانیہ کرار
توہیہ دیاخین)۔ آراز (ہے موہامد سہ!) آپانی اٹالا
ویالادیرکے (آلالاہر سبتتیر) خاشخبری شناہیا دین۔ (ہج، رکھ : ۵)

۴-۵) ذَاكَ اللَّهُ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
اور بے شک اللہ جل شانہ ہی عالی شان اور بڑائی والا ہے۔
(سورہ حج ۵) (سورہ لقن ۳)

۴-۵) آراز نیہ سندیہ آلالاہ تالالا اڈ مریاداشیل و مہان۔
(سرا ہج، رکھ : ۴ ; لاکمان، رکھ : ۳)

۶) حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا
مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (سورہ سبا ۳)
(جب فرشتوں کو اللہ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا ہے تو وہ خوف کے مارے گھبرا جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب اُن کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ پروردگار کا کیا حکم ہے وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم ہوا واقعی وہ عالی شان اور بڑے مرتبہ والا ہے۔

۶) (یخن فریشادیرکے آلالاہر پکھ ہایتے کون خکوم کرا ہای

٢) مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ
أَمْثَلُهَا مِنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى
إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥
(سورہ النعام رکوع ۲۰)

جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو
دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص بُرائی لے
کر آئے گا اُس کو اُس کے برابر ہی سزا
ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

٢) یہ بَیِّنَاتِ ایک نیک لہیا آسیرے سے دس گونہ سونوار پائیے۔
آر یہ بَیِّنَاتِ گونہ لہیا آسیرے تہار سمنپرمیماں شانتی ملیے
اےو تہادےر اُپر جُولُم کرا ہئیے نا۔ (سُرا آنانام، رکوع ۲۰)

فایزدا : ہُور ساللہالہ آلایہی ویا ساللہام ارساد فرمایاھن،
دوہی بیس امان آھے یہ، یہ کون ماسلمان اہار پرتی یزبان
ہئیے جانائے داخول ہئیے۔ بیس دوہی خوی ماملی کینڈ اہار اُپر
آاملکاری خوی کم۔ پرم آامل ہئل، سوبہانالہالہ، آل-
ہامدوللہالہ، آاللہ آاکبار پرتیک نامایےر پر دس دسوار کریا
پڈیا لہیے۔ اہاتے پرتاہ (پانچویاڈ نامایے) اکشوت پٹاش وار
پڈا ہئیے۔ یہار سونوار دسگونہ بڈی پایا پنر شت نکی ہئیا
یہیے۔

آر دیری آامل ہئل، شویار سمن ۳۴ وار آاللہ آاکبار،
۳۳ وار آل-ہامدوللہالہ اےو ۳۳ وار سوبہانالہالہ پڈیا لہیے۔
موت اکشوت وار پڈا ہئل، اہاتے اکہآار نکی ہئیا گئل۔ اখন
اھوگی و سارادینےر نامای شےر سمنڈی ملیا دوہی آار پانچش
نکی ہئیا گئل۔ آاملسموہ وڈن کریار سمن دینک آڈا اھار
گونہ کاهار ہئیے یاہا اڈ نکیسموہےر اُپر پربل ہئیا یہیے۔
اڈم باندار مٹے، ساہباے کرام (راہی:) اےر مڈے یڈی و امان کھ
ہئیےن نا یاہار آڈا اھار گونہ دینک ہئیے ; کینڈ برٹمان
جمانای آامادےر دینک بد-آامل اہا ہئیے انےک بےشی۔ تبے
ہُور ساللہالہ آلایہی ویا ساللہام مہےربانی کریا گونہےر
تولناے نکی بےشی ہویار بربسٹاپڈ بلیا دیاھن۔ اখন بربسٹاپڈ
انویاے چلا نا چلا رونی کاج۔ اک ہادیسے آاسیاھے، ساہباے
کرام (راہی:) آرک کرلن، ایا راسُلالہالہ ! آامل دوہی اے
سہج، تبو و اہار اُپر آاملکاری اے کم-اہار کارن کی؟ ہُور
ساللہالہ آلایہی ویا ساللہام ارساد فرمایلن، شویار سمن
شایتان تسبیہ پڈار آگے ڈوم پاڈا اھای دے آر نامایےر سمن
امان کون کٹا منے کراہیا دے یاہار درن تسبیہ نا پڈیا اھ

اڈیا چلیا یای۔ اک ہادیسے ہُور ساللہالہ آلایہی ویا ساللہام
اےرساد فرمایاھن، تومرا کی دینک اک آار نکی کامای
کریے انکم؟ کھ آرک کرلن، ایا راسُلالہالہ ! آار نکی
دینک کی کریا کامای کرا یای۔ اےرساد فرمایلن، اکشوت وار
سوبہانالہالہ پڈ آار نکی ہئیا یہیے۔

٣) اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا ٥
(سورہ بکف رکوع ۶۴)

مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی ایک بُلُق
(فقط) ہے اور باقیات صالحات (وہ نیک
اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) وہ تمہارے
رَب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے
بھی (بدرجہ) بہتر ہیں اور اُمید کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اگر ان کے ساتھ اُمیدیں قائم
کی جائیں بخلاف مال اور اولاد کے کہ اُن سے اُمیدیں قائم کرنا بے کار ہے۔

٣) ڈن-سمپد و سبٹان-سبٹتی پارٹیو جیونےر سوندری ماتر۔ آر
'باکیاے ڈالےہات' (اُرتھا۹ ڈیرسٹای نیک آامل) تومادےر
پرویاردیگارےر نیکٹ سونوارےر دیک دیا و انےک بےشی اڈوم اےو
آشا ہساےو بڈ وونے شے۔ (اُرتھا۹ اُیولر اُپر آشا کرا یای۔
کینڈ مال-آولادےر اُپر آشا کرا انرٹک)۔

٤) وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا
هُدًى وَبِالْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَرًا ٥
(سورہ بکف رکوع ۵۴)

اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کی ہدایت
بڑھاتا ہے اور باقیات صالحات تمہارے
رَب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے
بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی۔

٤) آر آاللہ تالہا ہدایےتپراونڈےر ہدایےت بڈی کریا
دن۔ آر 'باکیاے ڈالےہات' تومادےر پرویاردیگارےر نیکٹ
سونوارےر دیک دیا و اڈوم اےو پرنامےر دیک دیا و اڈوم۔

فایزدا : یڈی و 'باکیاے ڈالےہاتےر' مڈے امان سمنٹ نیک
آامل اڈومڈوڈ، یھوگیلر سونوار ڈیرکال لاد ہئیے ٹاکیے، کینڈ
بڈ ہادیسے اہا و آاسیاھے یہ، اھسب تسبیہکے اہ 'باکیاے
ڈالےہات' بلا ہای۔ یمن ہُور ساللہالہ آلایہی ویا ساللہام ارساد
فرمایاھن، تومرا 'باکیاے ڈالےہات'کے بےشی بےشی کریا
پڈیے ٹاک۔ کھ جیڈاسا کرلن، اہا کی جینس؟ ہُور ساللہالہ
آلالہی ویا ساللہام ارساد فرمایلن، تاکبی (اُرتھا۹ آاللہ

আকবার), তাহলীল (অর্থাৎ লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ বলা), তাসবীহ (অর্থাৎ সুবহানাল্লাহ বলা), তাহমীদ (অর্থাৎ আল-হামদুলিল্লাহ বলা) এবং লা হাওলা ওয়ালা কুওয়াতা ইল্লা বিল্লাহ।

অন্য এক হাদীসে আসিয়াছে, হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, খুব ভাল করিয়া শুনিয়া রাখ, 'সুবহানাল্লাহি ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার' বাকিয়াতে ছালেহাতের অন্তর্ভুক্ত। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, দেখ, তোমরা নিজেদের হেফাজতের ব্যবস্থা করিয়া লও। কেহ জিজ্ঞাসা করিল, ইয়া রাসূলাল্লাহ! উপস্থিত কোন দুষমনের আক্রমণ হইতে কি নিজেদের হেফাজত করিব? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, না, বরং জাহান্নামের আগুন হইতে হেফাজতের ব্যবস্থা কর। আর তাহা হইল, 'সুবহানাল্লাহি ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার' পড়া। এই কালেমাগুলি কেয়ামতের দিন অগ্রগামী থাকিবে (অর্থাৎ সুপারিশ করিবে অথবা আগে বাড়িয়া দিবে অর্থাৎ পাঠকারীকে জান্নাতের দিকে বাড়িয়া দিবে)। পিছনে থাকিবে। (অর্থাৎ পিছনে থাকিয়া হেফাজত করিবে)। এহসান করিবে। আর এইগুলিই হইল বাকিয়াতে ছালেহাত। আরও অনেক রেওয়ায়েতে এই বিষয় বর্ণিত হইয়াছে। আল্লামা সুযূতী (রহঃ) 'দুররে মানছুর' কিতাবে এই সমস্ত রেওয়াযাত উল্লেখ করিয়াছেন।

⑤ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (الآية) الشَّهِيدِ كَسَاطِطِ يَسْجُدُ لَهَا سَمَاقِلُ السَّمَاوَاتِ
(سورة زمر ٦٤) (سورة شوریٰ ٢٢)

⑤ আসমান ও জমীনের সমস্ত চাবি আল্লাহরই জন্য রহিয়াছে।

(সূরা যুমার, রুকুঃ ৬; সূরা শূরা, রুকুঃ ২)

ফায়দা : হযরত ওসমান (রাযিঃ) হইতে বর্ণিত, তিনি বলেন, আমি হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামকে আসমান-জমীনের চাবি সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করিয়াছি। তিনি এরশাদ ফরমাইয়াছেন, উহা হইল :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَا يَمُوتُ سَيِّدُ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

অন্য এক হাদীসে আছে, আসমান-জমীনের চাবি হইল, 'সুবহানাল্লাহি

ওয়াল হামদু লিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু আকবার'। আর ইহা আরশের খাজানা হইতে নাজেল হইয়াছে। এই বিষয়ে আরও হাদীস বর্ণিত রহিয়াছে।

⑥ اِيَّاهُ يَضَعُ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ

(سورة فاطر ٢٤)

⑥ তাহারই দিকে উত্তম কালেমাসমূহ পৌঁছে এবং নেক আমল উহাকে পৌঁছায়। (সূরা ফাতির, রুকুঃ ২)

ফায়দা : কালেমা তাইয়েবার বয়ানে এই আয়াতের আলোচনা করা হইয়াছে। হযরত আবদুল্লাহ ইবনে মাসউদ (রাযিঃ) বলেন, আমরা যখন তোমাদেরকে কোন হাদীস শুনাই তখন কুরআনের আয়াত দ্বারা উহার সনদ পেশ করিয়া থাকি। মুসলমান যখন 'সুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহি' এবং আল-হামদুলিল্লাহ, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ, আল্লাহু আকবার, তাবারাকাল্লাহ পড়ে, তখন ফেরেশতাগণ নিজেদের ডানার মধ্যে অত্যন্ত সতর্কতার সহিত এই কালেমাগুলিকে বহন করিয়া আসমানের উপর লইয়া যায় এবং তাহারা যে যে আসমান অতিক্রম করে সেখানকার ফেরেশতাগণ এই কালেমা পাঠকারীর জন্য মাগফেরাতের দোয়া করিতে থাকে। ইহার সমর্থন কুরআনের এই আয়াত রহিয়াছে :

اِيَّاهُ يَضَعُ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ

(সূরা ফাতির, আয়াত : ১০)

হযরত কা'ব আহবার (রহঃ) বলেন, আরশের চারিদিক সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ, আল্লাহু আকবার-এর এক প্রকার গুঞ্জন হয়, যাহার মধ্যে এই কালেমাগুলি আপন পাঠকারীদের আলোচনা করিতে থাকে। কোন কোন রেওয়ায়েতে হযরত কা'ব (রহঃ) এই বিষয়টি হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হইতে বর্ণনা করিয়াছেন। সাহাবী হযরত নোমান (রাযিঃ)ও এইরূপ বিষয় হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হইতে বর্ণনা করিয়াছেন।

দ্বিতীয় পরিচ্ছেদ

এই পরিচ্ছেদে উল্লেখিত কালেমাসমূহের ফযীলত এবং উহাদের প্রতি উৎসাহ প্রদান সম্পর্কিত হাদীসসমূহ উল্লেখ করা হইয়াছে।

① عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

হুযরাদস সল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, দুইটি কালেমা এমন রহিয়াছে, যাহা জবানে বড় হালকা, ওজনে খুব ভারী আর আল্লাহর কাছে অত্যন্ত প্রিয়। উহা হইল, ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী। (বুখারী, মুসলিম)

ফায়দা : জবানে হালকা'র অর্থ হইল, পড়িতে তেমন সময়ও লাগে না। কেননা অতি সংক্ষিপ্ত আর মুখস্থ করিতে তেমন কষ্ট বা দেবী হয় না। ইহা সত্ত্বেও আ'মাল ওজন করার সময় উক্ত কালেমাগুলি বেশী হওয়ার কারণে অনেক ভারী হইয়া যাইবে। যদি কোন ফায়দা নাও থাকিত তবুও ইহার চেয়ে বড় জিনিস আর কি হইবে যে, এই দুইটি কালেমা আল্লাহর নিকট সবচেয়ে বেশী প্রিয়। ইমাম বোখারী (রহঃ) তাঁহার সহীহ বোখারী শরীফ এই দুই কালেমা দ্বারাই খতম করিয়াছেন এবং উল্লেখিত হাদীসই তাঁহার কিতাবের সর্বশেষ হাদীস।

এক হাদীসে আছে, তোমাদের মধ্যে কেহ যেন দৈনিক এক হাজার নেকী অর্জন করা ছাড়িয়া না দেয় ; ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী একশত বার পড়িলে হাজার নেকী হইয়া যাইবে। এতগুলি গোনাহ তো ইনশাআল্লাহ রোজানা হইবেও না ; আর এই তাসবীহ ব্যতীত যত নেক কাজ করিয়া থাকিবে উহার সওয়াব অতিরিক্ত লাভের মধ্যে রহিল। এক হাদীসে আসিয়াছে, যে ব্যক্তি সকাল-সন্ধ্যা এক এক তছবীহ (১০০ বার) পরিমাণ ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী পড়িবে, সমুদ্রের ফেনা হইতে বেশী হইলেও তাহার গোনাহ মাফ হইয়া যাইবে। আরেক হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে, সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়াল্লাহু আকবার পড়িলে গোনাহসমূহ এমনভাবে ঝরিয়া যায় যেমন (শীতের মৌসুমে) গাছের পাতাসমূহ ঝরিয়া যায়।

② عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرُنِي بِأَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

হুযরত আবু ডর' ফরমাতেন যে একটি কালেমা সবার চেয়ে বেশী প্রিয় আল্লাহর কাছে। আমি জিজ্ঞাসা করিলাম, নিশ্চয়ই বলিয়া দিন। তিনি বলিলেন, 'ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী'। অন্য হাদীসে আছে, 'ছুবহানা রাব্বী ওয়াবিহামদিহী'। এক হাদীসে ইহাও আছে, আল্লাহ তায়ালা তাঁহার ফেরেশতাদের জন্য যে জিনিসকে পছন্দ করিয়াছেন, উহাই সর্বোত্তম, অর্থাৎ 'ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী'। (মুসলিম, নাসাঈ)

ফায়দা : প্রথম পরিচ্ছেদে কয়েকটি আয়াতে এই বিষয় আলোচিত হইয়াছে যে, আরশের নিকটস্থ ফেরেশতাগণ ও অন্যান্য সমস্ত ফেরেশতা আল্লাহ তায়ালা পবিত্রতা বর্ণনায় ও প্রশংসায় মশগুল থাকে। তাঁহাদের কাজই হইল আল্লাহর পবিত্রতা ও প্রশংসা বর্ণনায় মশগুল থাকা। এই কারণে যখন আদম (আঃ)কে সৃষ্টি করার সময় হইল তখন তাহারা আল্লাহ তায়ালা দরবারে এই কথাই উল্লেখ করিল যে, আমরা সর্বদা আপনার তসবীহ পাঠ করি আপনার প্রশংসার সহিত এবং সর্বদা আপনার পবিত্রতা

অন্তরে স্বীকার করি। যেমন প্রথম পরিচ্ছেদের প্রথম আয়াতে আলোচিত হইয়াছে। এক হাদীসে বর্ণিত আছে, আল্লাহ তায়ালা আজমত ও মহত্বের ভারে আসমান (কাঁচ কাঁচ করিয়া) শব্দ করে (যেমন চৌকি ইত্যাদি অধিক ভারের দরুন শব্দ করিয়া থাকে)। আর আসমানের জন্য এইরূপ আওয়াজ করিতে বাধ্য ; (কেননা আল্লাহর মহত্বের বোঝা অত্যন্ত ভারী) ঐ মহান যাতের কছম যাহার হাতে মোহাম্মদ (সঃ) এর প্রাণ—সমস্ত আসমানে এক বিঘত পরিমাণ জায়গাও এমন নাই যেখানে কোন ফেরেশতা সেজদা অবস্থায় আল্লাহর তাছবীহ ও তাহমীদে মশগুল না আছেন।

عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ
الْجَنَّةَ أَوْ جَبَّتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً
مَرَّةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفٍ
حَسَنَةٍ وَارْتَبَعًا وَعِشْرِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا لَا يَهْلِكُ مِنْهَا
أَحَدٌ قَالَ بَلَى إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَجِيئُ
بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ
أَنْقَلَبَتْ ثُمَّ يَجِيئُ الرَّعْفُ فَيَذْهَبُ
بِنِكَ ثَمَّ يَنْطَلِقُ وَالرَّبُّ بَعْدَ
ذَلِكَ بِرَحْمَتِهِ.

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اس کے لئے
جنت واجب ہو جائیگی اور جو شخص سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ستو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے
ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی حالت
میں تو کوئی بھی (قیامت میں) ہلاک نہیں
ہو سکتا کہ نیکیاں غالب ہی رہیں گی حضورؐ
نے فرمایا بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے
اور کیوں نہ ہوں، بعض آدمی اتنی نیکیاں کما
آئیں گے کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ
دب جائے۔ لیکن اللہ کی نعمتوں کے مقابلہ
میں وہ کا لعدم ہو جائیں گی۔ البتہ اللہ جل شانہ
پھر اپنی رحمت اور فضل سے دستگیری
فرمائیں گے۔

رواہ الحاكم وقال صحيح الاسناد
كذا في الترغيب قلت واقره عليه الذهبي

⑦ হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, যে ব্যক্তি লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ বলিবে, তাহার জন্য জান্নাত ওয়াজেব হইয়া যাইবে। আর যে ব্যক্তি ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী একশত বার পড়িবে,

তাহার জন্য এক লক্ষ চব্বিশ হাজার নেকী লেখা হইবে। ছাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ) আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলাল্লাহ! এমতাবস্থায় তো (কেয়ামতের দিন) কেহই ধ্বংস হইতে পারে না (কেননা নেকীসমূহ বেশী থাকিবে)। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, (কোন কোন লোক তবুও ধ্বংস হইবে; আর কেনই বা ধ্বংস হইবে না)—কিছুসংখ্যক লোক এত বেশী নেকী লইয়া আসিবে যে, উহা পাহাড়ের উপর রাখিলে পাহাড় ধসিয়া যাইবে কিন্তু আল্লাহ তায়ালা নেয়ামতসমূহের মোকাবেলায় ঐসব নিশ্চিহ্ন হইয়া যাইবে। তবে আল্লাহ তায়ালা আপন রহমত ও দয়ার দ্বারা তাহাদিগকে সাহায্য করিবে। (তারগীবঃ হাকেম)

ফায়দাঃ ‘আল্লাহ তায়ালা নেয়ামতের মোকাবেলায় নিশ্চিহ্ন হইয়া যাইবে’—এই বাক্যটির অর্থ হইল, কেয়ামতের দিন যেখানে নেকী ও বদীর ওজন করা হইবে সেখানে এই বিষয়েও প্রশ্ন করা হইবে এবং হিসাব লওয়া হইবে যে, আল্লাহ তায়ালা যে সকল নেয়ামত দান করিয়াছিলেন উহার কি হক আদায় করিয়াছে ও কি শোকর আদায় করা হইয়াছে। বান্দার নিকট প্রত্যেকটি জিনিস আল্লাহ পাকেরই দেওয়া। প্রত্যেক জিনিসের একটি হক আছে। এই হক আদায় সম্পর্কে কেয়ামতের দিন জিজ্ঞাসা করা হইবে। যেমন হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমান, প্রত্যেক সকালে প্রত্যেক মানুষের প্রতিটি জোড়া এবং হাড়ের উপর একটা ছদকা ওয়াজিব হয়। অন্য এক হাদীসে আছে—মানুষের শরীরে ৩৬০টি জোড়া আছে; প্রত্যেক জোড়ার জন্য একটি করিয়া ছদকা করা তাহার উপর জরুরী। অর্থাৎ ইহার শোকরিয়া স্বরূপ যে, আল্লাহ তায়ালা প্রায় মৃত্যু সমতুল্য ঘুম হইতে সুস্থ সবল অঙ্গ-প্রত্যঙ্গ সহকারে জাগ্রত করিয়া তাহাকে নূতন জীবন দান করিয়াছেন। সাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ) আরজ করিলেন, এত বেশী সদকা করার সামর্থ্য কে রাখে? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, প্রত্যেক তাসবীহ সদকা প্রত্যেক তাকবীর সদকা, একবার লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ পড়া ছদকা, রাস্তা হইতে কষ্টদায়ক বস্তু সরাইয়া ফেলা ছদকা—এইরূপ অনেক ছদকার কথা বলিলেন। এইরূপ অনেক হাদীসে মানুষের নিজের মধ্যে আল্লাহর বহু নেয়ামতের কথা বর্ণিত হইয়াছে। ইহা ছাড়া খাওয়া-দাওয়া, আরাম-আয়েশ ইত্যাদি সম্পর্কিত আরও যে সকল নেয়ামত সর্বক্ষণ ভোগ করা হইতেছে তাহা অতিরিক্তই রহিল।

পবিত্র কুরআনে সূরা ‘তাকাছুর’—এ বর্ণিত হইয়াছে, কেয়ামতের দিন আল্লাহর নেয়ামতের বিষয় জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত ইবনে আব্বাস

(রাযিঃ) বলেন, ‘শরীর, কান ও চক্ষুর সুস্থতা সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে যে, আল্লাহ তায়ালা মেহেরবানী করিয়া এই সমস্ত নেয়ামত দিয়াছিলেন, তুমি এইগুলিকে আল্লাহর কোন্ কাজে খরচ করিয়াছ? (নাকি চতুষ্পদ জন্তুর মত কেবল পেট পালার কাজে খরচ করিয়াছ?)’ সূরা বনী ইসরাঈলে এরশাদ হইয়াছে :

إِنَّ السَّعْيَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

অর্থাৎ কান, চক্ষু, অন্তর সম্পর্কে কেয়ামতের দিন প্রত্যেক ব্যক্তিকে জিজ্ঞাসা করা হইবে যে, এই সমস্ত জিনিস কোথায় ব্যবহার করিয়াছে?

(সূরা বনী ইসরাঈল, আয়াত : ৩৬)

হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, চিন্তা হইতে মুক্ত থাকা ও শারীরিক সুস্থতাও আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত—এই সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত মোজাহেদ (রহঃ) বলেন, দুনিয়ার প্রত্যেক সুস্বাদু ও আনন্দদায়ক বস্তু নেয়ামতের অন্তর্ভুক্ত ; এইগুলি সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে। হযরত আলী (রাযিঃ) বলেন, সুস্থতাও ইহার অন্তর্ভুক্ত।

হযরত আলী (রাযিঃ)কে এক ব্যক্তি জিজ্ঞাসা করিল, কুরআনের আয়াত **ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ** অর্থাৎ, অতঃপর (সেই) দিন নেয়ামতসমূহের ব্যাপারে তোমরা জিজ্ঞাসিত হইবে।) (সূরা তাক্বীম, আয়াত : ৮) —এর অর্থ কি? তিনি বলিলেন, ইহার অর্থ গমের রুটি ও ঠাণ্ডা পানি এইগুলি সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে এবং বাসস্থান সম্পর্কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে। এক হাদীসে আসিয়াছে, যখন উক্ত আয়াত নাযিল হইল, তখন কোন কোন ছাহাবী আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! কোন নেয়ামত সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে ; আমাদের তো মাত্র আধা পেট রুটি মিলে, তাহাও যবের রুটি (পেট ভরিয়া খাওয়ার মত রুটিও জোটে না)। ওহী নাযিল হইল, তোমরা কি পায়ে জুতা পর না, তোমরা কি ঠাণ্ডা পানি পান কর না? এইগুলিও তো আল্লাহর নেয়ামত। এক হাদীসে আসিয়াছে, উক্ত আয়াত নাযিল হইবার পর কোন শাহাবী আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! কোন নেয়ামত সম্পর্কে জিজ্ঞাসা করা হইবে, খানাপিনার জন্য শুধু খেজুর আর পানি এই দুই জিনিসই জুটিয়া থাকে, (জেহাদের জন্য) সবসময় আমাদের তলোয়ার আমাদের কাঁধের উপর থাকে, (কোন না কোন কাফের) শত্রু সম্মুখে আছেই (যাহার ফলে এই দুই জিনিসেরও নিশ্চিন্তে ভোগ করা নহীত হয় না)। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, শীঘ্রই প্রচুর নেয়ামত লাভ হইবে।

এক হাদীসে হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমান, কেয়ামতের দিন যেই সমস্ত নেয়ামত সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে সেইগুলির মধ্যে সর্বপ্রথম এই প্রশ্ন করা হইবে যে, আমি তোমাকে শারীরিক সুস্থতা দান করিয়াছিলাম—(এই সুস্থতার কি হক আদায় করিয়াছ এবং ইহার মধ্যে আল্লাহকে রাজী-খুশী করার জন্য কি কাজ করিয়াছ?) আমি ঠাণ্ডা পানি দ্বারা তোমার পিপাসা নিবারণ করিয়াছি—ইহার কি হক আদায় করিয়াছ? (বাস্তবিকই ইহা আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত ; যেখানে ঠাণ্ডা পানি পাওয়া যায় না সেখানকার লোকদেরকে ইহার কদর জিজ্ঞাসা করিলে বুঝা যাইবে। ইহা আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত যাহার কোন সীমা নাই কিন্তু ইহার শোকর আদায় করা তো দূরের কথা, বরং ইহা যে আল্লাহ তায়ালা বড় নেয়ামত এইদিকে আমরা লক্ষ্য করি না।)

এক হাদীসে বর্ণিত আছে, যেই সব নেয়ামত সম্পর্কে প্রশ্ন করা হইবে, সেইগুলি হইল : ঐ রুটির টুকরা যাহা দ্বারা পেট ভরা হয়, ঐ পানি যাহা দ্বারা পিপাসা দূর করা হয় এবং ঐ কাপড় যাহা দ্বারা শরীর ঢাকা হয়।

একবার দুপুরের সময় প্রখর রৌদ্রের মধ্যে হযরত আবু বকর ছিদ্বীক (রাযিঃ) পেরেশান অবস্থায় ঘর হইতে বাহির হইয়া মসজিদে পৌঁছিলেন। এমন সময় হযরত ওমর (রাযিঃ)ও একই অবস্থায় মসজিদে আসিলেন। হযরত আবু বকর ছিদ্বীক (রাযিঃ)কে বসা দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, আপনি এই সময় এখানে কেন? তিনি বলিলেন, ক্ষুধার জ্বালা আমাকে অস্থির করিয়া দিয়াছে। হযরত ওমর (রাযিঃ) বলিলেন, আল্লাহর কছম, একই জিনিস আমাকেও বাধ্য করিয়াছে যে, কোথাও যাই। তাহারা দুইজন এই বিষয়ে কথা বলিতেছিলেন, এমন সময় হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম তশরীফ আনিলেন। তাঁহাদিগকে দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, তোমরা এই সময় এখানে কেন? তাঁহারা আরজ করিলেন, ইয়া রাসূলুল্লাহ! ক্ষুধার জ্বালায় আমরা পেরেশান হইয়া বাহির হইয়া পড়িয়াছি। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, আমিও তো এই কারণেই আসিয়াছি। তিনজন একত্র হইয়া হযরত আবু আইয়ুব আনছারী (রাযিঃ)এর বাড়ীতে পৌঁছিলেন। তিনি তখন বাড়ীতে উপস্থিত ছিলেন না, তাঁহার বিবি অত্যন্ত আনন্দের সহিত গৌরব মনে করিয়া তাঁহাদিগকে বসাইলেন। হৃযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম জিজ্ঞাসা করিলেন, আবু আইয়ুব কোথায় গিয়াছে? বিবি বলিলেন, কোন প্রয়োজনে বাহিরে গিয়াছেন ; এখনই আসিয়া পড়িবেন। ইতিমধ্যে হযরত আবু আইয়ুব (রাযিঃ)ও আসিয়া খেদমতে হাজির হইলেন এবং আনন্দের

আতিশয্যে খেজুরের একটি বড় ছড়া কাটিয়া আনিয়া তাহাদের সম্মুখে রাখিলেন। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, সম্পূর্ণ ছড়া আনার কি প্রয়োজন ছিল, ইহাতে কাঁচা ও আধা পাকা খেজুরও আসিয়া গিয়াছে, শুধু পাকা খেজুরগুলি বাছিয়া আনিতে? তিনি বলিলেন, সবগুলি এইজন্য আনিয়াছি যে, সব রকমের খেজুরই সামনে রহিল যাহা পছন্দ হয় তাহা গ্রহণ করিবেন। (কখনও পাকা খেজুরের চাইতে আধা পাকা খেজুর বেশী পছন্দ হয়।) খেজুরের ছড়াটি তাঁহাদের সামনে রাখিয়া তিনি তাড়াতাড়ি একটি বকরীর বাচ্চা জবাই করিলেন এবং কিছু গোশত এমনিই ভুনিয়া লইলেন ও কিছু রান্না করিলেন। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম একটি রুটির মধ্যে সামান্য গোশত রাখিয়া আবু আইয়ুব (রাযিঃ)কে দিয়া বলিলেন, ইহা ফাতেমার নিকট পৌছাইয়া দাও কারণ সেও কয়েকদিন যাবত খাওয়ার কিছু পায় নাই। তিনি তৎক্ষণাৎ উহা পৌছাইয়া দিয়া আসিলেন। এদিকে সকলেই তৃপ্তি সহকারে খাইলেন। অতঃপর হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, দেখ, এইগুলি আল্লাহ তায়ালায় নেয়ামত—রুটি, গোশত এবং কাঁচা-পাকা সব রকমের খেজুর। এই কথা বলিতেই হযূরের চক্ষু মোবারক হইতে অশ্রু গড়াইয়া পড়িতে লাগিল এবং বলিলেন, ঐ পাক যাতের কছম, যাহার কুদরতি হাতে আমার জান, এইগুলিই সেই সমস্ত নেয়ামত যাহা সম্পর্কে কেয়ামতের দিন জিজ্ঞাসা করা হইবে। (যেই চরম অবস্থায় এই জিনিসগুলি মিলিয়াছিল সেই হিসাবে) ছাহাবায়ে কেরাম (রাযিঃ)—এর নিকট ইহা অত্যন্ত ভারী মনে হইল এবং মনে চিন্তার উদয় হইল (যে, এইরূপ কষ্ট ও চরম অবস্থায় এইসব জিনিস মিলিয়াছে আর উহার উপরও প্রশ্ন ও হিসাব হইবে?) হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, আল্লাহ তায়ালায় শোকর আদায় করা একান্ত জরুরী—যখন এই জাতীয় জিনিসে হাত লাগাও তখন প্রথমে বিসমিল্লাহ পড় এবং খাওয়া শেষ হইলে এই দোয়া পড় :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اَشْبَهُ مَا رَأَيْتُمْ اَنْفَعَكُمْ عَلَيْنَا وَافْضَلُ

“সমস্ত প্রশংসা আল্লাহর, যিনি আমাদেরকে পেট ভরিয়া খাওয়াইয়াছেন, আমাদের উপর দয়া করিয়াছেন এবং অনেক বেশী দান করিয়াছেন।” শোকর আদায়ের জন্য এই দোয়া যথেষ্ট হইবে। এই ধরনের ঘটনা আরও কয়েকবার ঘটিয়াছে, যাহা বিভিন্ন হাদীসে বিভিন্নভাবে বর্ণিত হইয়াছে।

যেমন একবার আবুল হায়ছাম মালেক ইবনে তায়হান (রাযিঃ)—র

বাড়ীতেও তশরীফ নিয়া গিয়াছিলেন। ওয়াকফী নামক আরও এক ব্যক্তির সহিতও এই রকম ঘটনা ঘটিয়াছিল।

হযরত ওমর (রাযিঃ) এক ব্যক্তির নিকট দিয়া যাইতেছিলেন। লোকটি কুষ্ঠরোগীও ছিল, অন্ধ, বধির এবং বোবাও ছিল। তিনি সঙ্গীদেরকে জিজ্ঞাসা করিলেন, এই লোকটির মধ্যেও কি তোমরা আল্লাহর কোন নেয়ামত দেখিতেছ? লোকেরা বলিল, এই ব্যক্তির নিকট কি নেয়ামত থাকিতে পারে? হযরত ওমর (রাযিঃ) বলিলেন, সে কি সহজে পেশাব করিতে পারে না?

হযরত আবদুল্লাহ ইবনে মাসউদ (রাযিঃ) বলেন, কেয়ামতের দিন তিনটি আদালত কায়েম হইবে : এক আদালতে নেকীসমূহের হিসাব হইবে। আরেকটিতে আল্লাহর নেয়ামতসমূহের হিসাব লওয়া হইবে। তৃতীয় দরবারে গোনাহের হিসাব লওয়া হইবে। নেকীসমূহ নেয়ামতের বিনিময়ে হইয়া যাইবে। আর গোনাহ বাকী থাকিয়া যাইবে। যাহা আল্লাহ তায়ালায় অনুগ্রহ ও দয়ার উপর নির্ভর করিবে। এই সবকিছুর অর্থ হইল, আল্লাহ তায়ালায় যত নেয়ামত প্রতি মুহূর্তে প্রতি শ্বাসে বান্দার উপর হইতেছে উহার শোকর আদায় করা, উহার হক আদায় করা বান্দার দায়িত্ব। এইজন্য যতবেশী সম্ভব নেকী হাছিল করার ব্যাপারে কোনরূপ কমি করিতে নাই এবং কামাই কোন (বেশী) পরিমাণকেও বেশী মনে করিতে নাই। কারণ, সেখানে যাওয়ার পর বুঝা যাইবে আমরা চোখ, কান, নাক ও অন্যান্য অঙ্গ-প্রত্যঙ্গ দ্বারা দুনিয়াতে কি পরিমাণ গোনাহ করিয়াছি ; অথচ সেইগুলিকে আমরা গোনাই মনে করি নাই।

হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, তোমাদের মধ্যে কেহই এমন নাই, যে কেয়ামতের দিন আল্লাহর দরবারে হাজির হইবে না। তখন মাঝখানে না কোন পর্দার আড়াল থাকিবে, না কোন দোভাষী (উকিল ইত্যাদি) থাকিবে। ডান দিকে তাকাইবে তো দেখিবে নিজের আমলের স্তূপ, বাম দিকেও তাকাইবে তো দেখিবে নিজের আমলের স্তূপ—ভাল-মন্দ। যাহাকিছু আমল করিয়াছে উহা সবই সঙ্গে থাকিবে। জাহান্নামের আগুন সামনে থাকিবে। কাজেই যতদূর সম্ভব ছদকা দ্বারা জাহান্নামের আগুন নিভাও। যদিও খেজুরের টুকরাই হউক না কেন। এক হাদীসে আসিয়াছে, কেয়ামতের দিন সর্বপ্রথম এই প্রশ্ন করা হইবে যে, আমি তোমাকে শারীরিক সুস্থতা দান করিয়াছি, পান করার জন্য ঠাণ্ডা পানি দিয়াছি। (তুমি এইগুলির কি হক আদায় করিয়াছ?)

আরেক হাদীসে আছে, ঐ পর্যন্ত মানুষ হিসাবের ময়দান হইতে

সরিতে পারিবে না যেই পর্যন্ত পাঁচটি বিষয় সম্পর্কে প্রশ্ন না করা হইবে? (১) হায়াত কোন্ কাজে খরচ করিয়াছ? (২) যৌবনের শক্তি কোন্ কাজে খরচ করিয়াছ? (৩) সম্পদ কিভাবে অর্জন করিয়াছ? (৪) সম্পদ কিভাবে খরচ করিয়াছ (অর্থাৎ উপার্জন ও খরচ জায়েয পন্থায় করিয়াছ কি নাজায়েয পন্থায়)? (৫) যাহা কিছু এলেম হাছিল করিয়াছ (যেই পরিমাণই হোক না কেন) উহার উপর আমল কতটুকু করিয়াছ (অর্থাৎ যেই সমস্ত মাসায়েল জানা ছিল সেইগুলির উপর আমল করিয়াছ কি-না)?

حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِشَادِهِ
 كَرَشِبِ سِرَاجٍ فِي حَبِّ مِيرِي طَلَقَاتِ حَضْرَتِ
 اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَهْوِي تَوَاهُؤُنْ
 فَرَمَا كِه اِيْنِي اَمْتِ كُو مِرِ اسْلَامِ كِه دِيْنِ اَوْرِي
 كِهْنَا كِه جَنَّتِ كِي نِهَائِيْتِ عَمْرِه پَايَزِه مَشِي هِي
 اَوْرِ بَهْتَرِيْنِ پَانِي لِيَكُنْ وَه بِالْكُلِّ جَنَّتِ مِيْدَانِ
 هِي اَوْرِ اس كِه پُورِي (دَرْخْتِ، سُبْحَانَ
 اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
 اَكْبَرُ) هِيْن رَجْتِيْنِي كَسِي كَادِلِ چَاهِي دَرْخْتِ
 لُگَالِي، اِيَكِ حَدِيْثِ مِيْنِ اس كِه بَعْدِ
 لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هِي دُورِي
 حَدِيْثِ مِيْنِ هِي كِه اِنْ كَمُوْلِ مِيْنِ سَهِي كَلِمِ
 كِه بَدَلِي اِيَكِ دَرْخْتِ جَنَّتِ مِيْنِ لُگَا
 جَانَا هِي اِيَكِ حَدِيْثِ مِيْنِ هِي كِه شَوْشِ
 سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ پُڑِي
 گَا اِيَكِ دَرْخْتِ جَنَّتِ مِيْنِ لُگَا جَاوِي
 گَا اِيَكِ حَدِيْثِ مِيْنِ هِي كِه حُضُورِ اَقْدَسِ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْرِيفِ لِي جَارِي
 تَحِي حَضْرَتِ اَبُو بَهْرِيْزَةَ كُو دِيَكْهَا كِه اِيَكِ

④ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقِيتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اَسْرِيَ فِي فَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ اَفْرَيْتُ اَمْتَكَ وَمَنْ السَّلَامُ
 وَخَبِرْتَهُ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التَّرْبَةِ
 عَذْبَةُ الْمَاءِ وَانْهَا قِيَعَانِ وَانْ
 غُرَاسُهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَالتَّطَبُّرِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَ
 لَاسِطُ وَزَادَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
 بِاللّٰهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ غَرِيبٌ
 مِنْ هَذِهِ الْوَجْهِ وَرَوَاهُ التَّطَبُّرِيُّ
 الْيُضَا بِاسْنَادٍ وَاهٍ مِنْ حَدِيثِ
 سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 مَرْفُوعًا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
 اَكْبَرُ غُرَسَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ
 مِثْلُ شَجَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التَّطَبُّرِيُّ
 وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ لَا بَاسَ بِهِ فِي التَّابَعَاتِ

وَعَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا مَنْ قَالَ سُبْحَانَ
 اللهُ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرَسَتْ
 لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ -
 جُولُگَا تِي جَاوِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
 کَلِمِ سِي اِيَكِ دَرْخْتِ جَنَّتِ مِيْنِ لُگَا هِي -

رواه الترمذی وحسنه والنسائی الا انه قال شجرة وابن حبان في صحيحه
 والحاكم في المستدرکين باسنادين قال في احدهما على شرط مسلم وفي
 الاخر على شرط البخاري وذكره في الجامع الصغير برواية الترمذی
 وابن حبان والحاكم ورفعه بالصحة وعنه ابْنُ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَعْرِسٍ الْحَدِيثُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِاسْنَادٍ
 وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْاسْنَادِ كَذَا فِي التَّرْغِيبِ وَعِزَّاهُ فِي الْجَامِعِ اِلَى ابْنِ
 مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ رَفَعَهُ بِالصَّحَّةِ قُلْتُ وَفِي الْبَابِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي اَيُّوبٍ مَرْفُوعًا
 رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ
 اَبِي الدُّنْيَا وَالتَّطَبُّرِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا مَخْتَصَرًا اِلَّا فِي
 حَدِيثِهِمَا الْحَوْقَلَةُ فَقَطْ كَمَا فِي التَّرْغِيبِ قُلْتُ وَذَكَرَ السَّيْطِيُّ فِي الدَّرْ
 حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا بِلَفْظِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَالَ اخْرَجَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ
 وَذَكَرَ الْيُضَا حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَالَ اخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالتَّطَبُّرِيُّ
 وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ قُلْتُ وَذَكَرَهُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ بِرَوَايَةِ التَّطَبُّرِيِّ وَدَقَّعَهُ
 بِالصَّحَّةِ وَذَكَرَ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ عِدَّةَ رَوَايَاتٍ فِي مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ ۶

৪ ছযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, মেরাজের
 রাত্রিতে হযরত ইবরাহীম (আঃ)-এর সহিত যখন আমার সাক্ষাৎ হইল,
 তখন তিনি বলিলেন, হে মুহাম্মদ! আপনার উম্মতের নিকট আমার
 সালাম বলিবেন এবং বলিবেন যে, জান্নাতের মাটি অতি উৎকৃষ্ট ও পবিত্র,
 উহার পানিও সুমিষ্ট কিন্তু উহা একেবারে খালি ময়দান। উহার চারা (গাছ)
 হইল : 'সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু
 ওয়াল্লাহু আকবার'। (যাহার যত ইচ্ছা গাছ লাগাইতে পারে।) (তিরমিযী,
 তাবারানী) এক হাদীসে উক্ত কালেমার পর 'লা হাওলা ওয়ালা কুওয়াতা
 ইল্লা বিল্লাহেও রহিয়াছে। (তিরমিযী)

আরেক হাদীসে আছে, এই সমস্ত কালেমার এক একটির বিনিময়ে জান্নাতে একটি করিয়া গাছ লাগান হয়। (তাবারানী) এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি 'সুবহানাল্লাহিল আজীম ওয়াবিহামদিহী' পড়িবে উহার বিনিময়ে জান্নাতে একটি গাছ লাগানো হইবে। (তিরমিযী, নাসাঈ) এক হাদীসে আছে, একবার হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম কোথাও যাইতেছিলেন, পথে হযরত আবু হোরায়রা (রাযিঃ)কে একটি গাছের চারা লাগাইতে দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলেন, কি করিতেছ? তিনি আরজ করিলেন, গাছ লাগাইতেছি। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, ইহা হইতে উত্তম চারা লাগাইবার কথা আমি তোমাকে বলিব কি—'সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়াল্লাহু আকবার' ইহার প্রতিটি কালেমার বিনিময়ে জান্নাতে একটি গাছ লাগিয়া যায়। (তারগীব : ইবনে মাজাহ, হাকেম)

ফায়দা : হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের মাধ্যমে হযরত ইবরাহীম (আঃ) ছালাম পাঠাইয়াছেন। এইজন্য ওলামায়ে কেরাম লিখিয়াছেন, যাহার কাছে এই হাদীস পৌঁছবে, সে যেন এই ছালামের জবাবে বলে : 'ওয়াআলাহিছ ছালাম ওয়ারাহমাতুল্লাহি ওয়া বারাকাতুহ'। হাদীসে উল্লেখিত 'জান্নাতের মাটি অতি উৎকৃষ্ট এবং পানি সুমিষ্ট হওয়া'র দুইটি অর্থ হইতে পারে। প্রথমটি হইল, উদ্দেশ্য, শুধুমাত্র ঐ জায়গার অবস্থা বর্ণনা করা যে, উহা অতি উত্তম স্থান, যাহার মাটি সম্পর্কে হাদীস শরীফে আসিয়াছে যে, উহা মুশক ও জাফরানের। আর পানি অত্যন্ত সুস্বাদু। এমন স্থানে সকলেই বাড়ী তৈরী করিতে চায়। তদুপরি আমোদ প্রমোদের জন্য যদি বাগান ইত্যাদি লাগানোর ব্যবস্থাও থাকে তবে এমন স্থান কে ছাড়িতে চায়। দ্বিতীয় অর্থ হইল, যে জায়গার মাটি উত্তম, পানিও উত্তম সেখানে গাছপালা খুব ভাল জন্মে। এই ক্ষেত্রে অর্থ হইবে যে, একবার ছুবহানাল্লাহ পড়িলেই সেখানে একটি গাছ লাগিয়া যাইবে। অতঃপর মাটি ও পানি উত্তম হওয়ার কারণে উক্ত গাছ নিজে নিজেই বড় হইতে থাকিবে। অর্থাৎ কেবল একবার বীজ বপন করিলেই চলিবে। অন্যান্য সমস্ত কাজ আপনা-আপনিই সমাধা হইয়া যাইবে।

উক্ত হাদীসে জান্নাতকে 'খালি ময়দান' বলা হইয়াছে অথচ অন্যান্য যে সমস্ত হাদীসে জান্নাতের অবস্থা বর্ণনা করা হইয়াছে সেইগুলিতে জান্নাতে সর্বপ্রকার ফলমূল ও গাছপালা ইত্যাদি থাকার কথা বলা হইয়াছে। বরং জান্নাত শব্দের অর্থই হইল বাগান। এইজন্য দৃশ্যতঃ প্রশ্ন জাগে। কোন কোন আলেম ইহার ব্যাখ্যা দিয়াছেন : জান্নাত আসলে

খালি ময়দান ; কিন্তু নেক বান্দাকে যখন উহা দেওয়া হইবে তখন তাহার আমল হিসাবে উহাতে বাগান ও গাছপালা থাকিবে।

দ্বিতীয় ব্যাখ্যা কোন কোন ওলামায়ে কেরাম এই করিয়াছেন যে, জান্নাতের বাগান ইত্যাদি আমল অনুপাতে লাভ হইবে, অতএব যখন ঐগুলি আমলের কারণে এবং আমল অনুপাতে মিলিবে তখন যেন আমলই বাগান ও গাছপালার কারণ হইল।

তৃতীয় ব্যাখ্যা এইরূপ করা হইয়াছে যে, একজন জান্নাতী কমপক্ষে এই দুনিয়ার কয়েকগুণ বড় জান্নাত লাভ করিবে। উহার অনেক অংশে প্রথম হইতেই আসল বাগান বিদ্যমান আছে আর কিছু অংশ খালি পড়িয়া আছে। যে যত পরিমাণ যিকর, তাছবীহ ইত্যাদি পড়িবে তাহার জন্য তত পরিমাণ বাগ-বাগিচা আরও লাগিয়া যাইবে। শায়খুল মাশায়েখ হযরত গাজ্জোহী (রহঃ)এর উক্তি 'কাউকাবুদ-দুররী' নামক কিতাবে নকল করা হইয়াছে যে, জান্নাতের সমস্ত গাছ খামীর আকারে এক জায়গায় জড় হইয়া আছে। প্রত্যেক ব্যক্তির নেক আমল হিসাবে উহা তাহার অংশের জমিতে লাগিতে থাকে ও বৃদ্ধি পাইতে থাকে।

⑤ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَالَهُ السَّيْلُ أَنْ يَكْبِدَهُ أَوْ يَجْلُ بِالسَّيْلِ أَنْ يَنْفِقَهُ أَوْ جَبَنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يَقَاتِلَهُ فَلْيَكْثُرْ مَنْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ جَبَلٍ ذَهَبٍ يَنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. يَكْثُرُ كَارِثُ دَبِّهِ كَإِثْرِ رَاتٍ كِي مَشَقَّتْ جِهْلِيَّةً سَ دَرَا بَوَكَرَ التَّوَلُّ كَوَجَلَكُ لَو عِبَادَتِ مَنِ شَغُولَ رَهْنَسَ قَاصِرُ بَوَا بَخْلُ كِي وَجَرُ سَ مَالِ خَرِجَ كَرَا دُشَوَارُ بَوَا بُرُودِي كِي وَجَرُ سَ جِهَادِي هَمَّتْ نَ پُڑِي بُو اس كُو چَا پَسِي كَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ كَثْرَتِ سَ پُڑَا كَرِ كَرُ التَّدْ كَرُ نَزِيكِ يَكْلَامِ پَهَارُ كِي بَقْدَرُ سَوَا خَرِجَ كَرُنَ سَ سَبِي مُيَادَه مَجُوبُ هُ.

رواه القرطبي والطبراني واللفظ له وهو حديث غريب ولا بأس باسناده انشاء الله كذا في الترغيب وفي مجمع الزوائد رواه الطبراني وفيه سليمان بن احمد الواسطي وثقه عبدان وضعفه الجبهوري والغالب على بقية رجاله التوثيق وفي الباب عن ابى هريرة مرفوعاً أخرجه ابن مردويه وابن عباس أيضاً عند ابن مردويه كذا في اللسان.

⑤ হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যে ব্যক্তি

এই কালেমাগুলি কুরআন পাকেও রহিয়াছে। (তারগীব : মুসলিম, নাসাঈ)

ফায়দা : অর্থাৎ কুরআন পাকেও এই কালেমাগুলি বহু জায়গায় আসিয়াছে। এইগুলি পড়ার হুকুম ও উহার প্রতি উৎসাহিত করা হইয়াছে। প্রথম পরিচ্ছেদে এই সম্পর্কে বিস্তারিত আলোচনা হইয়াছে। এক হাদীসে আসিয়াছে, তোমরা ঈদসমূহকে এই সমস্ত কালেমা দ্বারা সুসজ্জিত কর। অর্থাৎ এইগুলি বেশী পরিমাণে পড়াই হইল ঈদের সৌন্দর্য।

④ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ الْفُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدِّيَارِ بِالذَّجَابِ الْعَلِيِّ وَالْعَبِيدِ الْمُتَقِيَةِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلُّوْا وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ وَيُعَيِّقُونَ وَلَا نَعْبِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعْلَمُكُمْ شَيْئًا تَذْكُرُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِقُونَ وَتَكْفُرُونَ تَعْبِدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانَنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ یہ مالدار سارے بلند درجے لے اڑے اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمت انہیں کے حصہ میں آگئی، حضور نے فرمایا کیوں عرض کیا کہ نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک کہ ہم بھی کرتے ہیں یہ بھی اور مالدار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں حضور نے فرمایا کہ میں تمیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں کو بچاؤ اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھے ہو اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک ان ہی اعمال کو نہ کرے صحابہ نے عرض کیا ضرور بتا دیجئے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ کہہ کر ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زاد کے مالدار بھی اسی نمونہ کے تھے انھوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا تو فقر و دوبارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارے

রাত্রের কষ্ট সহ্য করিতে ভয় পায় (অর্থাৎ রাত্রি জাগরণ করতঃ ইবাদতে মশগুল হইতে অক্ষম) অথবা কৃপণতার কারণে মাল খরচ করা কঠিন হয় অথবা কাপুরুষতার কারণে জেহাদের হিম্মত হয় না, সে যেন ছুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী বেশী বেশী করিয়া পড়ে। কেননা, এই কালাম আল্লাহ তায়ালায় নিকট পাহাড় পরিমাণ স্বর্ণ খরচ করার চাইতেও বেশী প্রিয়। (তারগীব : তাবারানী)

ফায়দা : আল্লাহ তায়ালায় কত বড় মেহেরবানী ! যাহারা সর্বপ্রকার কষ্ট হইতে বাঁচিয়া থাকিতে চায় তাহাদের জন্যও সওয়াব ও উচ্চমর্যাদা লাভের দরজা বন্ধ করেন নাই। রাত্রি জাগরণ সম্ভব হয় না, কাপুরুষের কারণে টাকা-পয়সা খরচ করা হয় না, কাপুরুষতার কারণে জেহাদের মত মোবারক আমল হয় না, এতদসত্ত্বেও যদি অন্তরে দ্বীনের কদর ও আখেরাতের ফিকির থাকে তবে তাহার জন্যও রাস্তা খোলা রহিয়াছে। তবুও যদি কিছু কামাই করিতে না পারে তবে ইহা দুর্ভাগ্য ছাড়া আর কি হইতে পারে? পূর্বে এই বিষয়টি কিছুটা বিস্তারিতভাবে বর্ণিত হইয়াছে।

⑤ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَسُبِّحَانَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يُضَرُّهُ بَابِلٌ بَدَأَتْ.

حضور کا ارشاد ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلام چار کلمے ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں (کوئی خاص ترتیب نہیں) ایک حدیث میں ہے کہ یہ کلمے قرآن پاک میں بھی موجود ہیں۔

(رواه مسلم وابن ماجه والنسائي وزادوه من القرآن ورواه النسائي ايضا وابن حبان في صحيحه من حديث ابى هريرة كذا في الترغيب وعز السيوطي حديث سمره الى احمد ايضا ورواه بالصححة وحديث ابى هريرة الى مسند الفردوس للدبيلسي ورواه له ايضا بالصححة)

⑥ ছবুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, আল্লাহ তায়ালায় নিকট সবচাইতে প্রিয় কালাম হইল চারটি কালেমা : 'সুবহানাল্লাহি ওয়ালা হামদুলিল্লাহি ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহু ওয়াল্লাহু আকবার'। এইগুলির মধ্যে যে কোনটি ইচ্ছা আগে এবং যে কোনটি ইচ্ছা পরে পড়া যাইতে পারে (কোন খাছ তরতীব নাই)। এক হাদীসে আছে,

(متفق عليه وليس قول أبي صالح إلى آخره إلا عند مسلم وفي رواية للبخاري
تُحِبُّونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا تَحِيدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا بَدَلِ ثَلَاثٍ
وَتَلْتِنِينَ كَذَا فِي الْمَشْكُوتَةِ وَعَنِ ابْنِ دُرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ إِنْ بَدَلَ تَسْبِيحَةٍ
صَدَقَ وَبِكُلِّ تَعْبِيدَةٍ صَدَقَ وَفِي بَعْضِ أَحَادِكُمْ صَدَقَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِي
أَحَدُنَا شَهْوَةٌ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرُ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
إِبْنِ الدَّرْدَاءِ عِنْدَ أَحْمَدَ)

682

অন্য এক হাদীসেও উক্ত ঘটনা অনুরূপ বর্ণিত হইয়াছে, উহাতে হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, তোমাদের জন্যও আল্লাহ তায়ালা ছদকার সমতুল্য আমল রাখিয়াছেন। ছুবহানাল্লাহ একবার বলা ছদকা, আল-হামদুলিল্লাহ একবার বলা ছদকা, স্ত্রীর সহিত সহবাস করা ছদকা। সাহাবীগণ আশ্চর্যের সহিত জিজ্ঞাসা করিলেন, ইয়া রাসূলাল্লাহ! স্ত্রীসহবাসে নিজের খাহেশ মিটানো হয়; ইহাও ছদকা হইয়া যাইবে! হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, যদি সে ব্যক্তি হারামে লিপ্ত হয় তবে কি তাহার গোনাহ হইবে না? সাহাবীগণ আরজ করিলেন, অবশ্যই হইবে। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, এমনিভাবে হালালের মধ্যে ছদকা ও ছওয়াব রহিয়াছে।

ফায়দা ঃ অর্থাৎ হারাম কাজ হইতে বাঁচিয়া থাকার নিয়তে স্ত্রীসহবাস নেকী ও ছওয়াবের কারণ হইবে। এই ঘটনা সম্পর্কিত অন্য এক হাদীসে স্ত্রী সহবাসে নিজের খাহেশ মিটানো হয়—এই প্রশ্নের উত্তরে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এই এরশাদ নকল করা হইয়াছে যে,—‘বল দেখি—যদি সন্তান জন্ম লাভ করে অতঃপর সে যৌবনে পৌছে আর তোমরা তাহার সম্পর্কে উচ্চ আশা পোষণ কর এমন সময় সে মারা যায়, তবে কি তোমরা ছওয়াবের আশা করিবে না? সাহাবীগণ বলিলেন, অবশ্যই ছওয়াবের আশা করিব। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, কেন? তোমরা কি তাহাকে পয়দা করিয়াছ? তোমরা কি তাহাকে হেদায়াত দান করিয়াছিলে? তোমরা কি তাহাকে রিযিক দান করিয়াছিলে? না, বরং আল্লাহ পাকই পয়দা করিয়াছেন, তিনিই হেদায়াত দান করিয়াছেন, তিনিই রিযিক দিয়াছেন। অনুরূপভাবে সহবাসের দ্বারা তোমরা বীর্যকে হালাল স্থানে রাখিয়া থাক অতঃপর উহা আল্লাহ তায়ালার কব্জায় চলিয়া যায়। তিনি ইচ্ছা করিলে উহাকে জিন্দা করেন অর্থাৎ উহা

দ্বারা সন্তান পয়দা করেন অথবা উহার মৃত্যু ঘটান সন্তান পয়দা করেন না।' এই হাদীস হইতে বুঝা যায় যে, সহবাস সন্তান লাভের কারণ হয় বলিয়াই নেকী ও ছওয়াব পাওয়া যায়।

⑧ عَنْ لَيْثٍ مِّنْ بَرَاءَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّمَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمْدَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَبَلَكَ تَعَةً وَتَعَوَّنَ وَقَالَ تَبَامُ الْبَيَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَمْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پُرُتھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔

الْبَحْرُ (رواه مسلم كذا في الشكوة وكذا في مسند أحمد)

⑨ حضرت سাল্লা اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پُرُتھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پড়یہ سے ہی ব্যক্তি گوناہ سمুہر فہنا پرمیماں ہئیلے و ماف ہئیا یای (میشکات : مسلم)

فایدا : گوناہ سموہر کمار بیاپارے پورے کئےکٹ ہادیسےر بیاخیای بلاء ہئیاہے ے، ائسب گوناہ بلتے آلمےدےر مےتے ہگیری گوناہ بواای۔ ائ ہادیسے تینٹ کالےما ۳۳ بارے بے ے لا ئلاہا ئلللاہا اکبارے آسایاہے۔ پربتر ہادیسے دؤ کالےما ۳۳ بارے کرایا بے ے آلللاہ آکبارے ۳۴ بارے آسایےہے۔ ہرےت جاید (رایہ) ہئےتے بے ے، ہرے سالللاہ آلالہئ ہئیا ساللما آمادےرکے پےتےک ناماےرے پےر ہرےہانلاہ، آلالہہامدولللاہ، آلللاہ آکبارے ۳۳ بارے کرایا پڈار ہکوم کرایاہئلےن۔ اک آناہاری ساہابی سنےپے دےہئلےن، کھ بلتےہے، پےتےکٹ کالےما پٹشبارے کرایا پڈ بے ے ائےولےر سہت لا ئلاہا ئلللاہا ۳۳ پٹش بارے پڈ۔ ہرے سالللاہ آلالہئ

وہا ساللماہےر نکٹ ائ سنےپےر کٹا آراک کرلے تین ہا کبول کرایا نےن بے ے ائےکپ کرارے آنومٹ پڈان کرےن۔

اک ہادیسے ہرےہانلاہ، آلالہہامدولللاہ، آلللاہ آکبارے ائ تین کالےماکے پےتےک ناماےرے پےر ۱۱ بارے کرایا پڈار ہکوم کرایا ہئیاہے۔ آراک ہادیسے ۱۰ بارے کرایا بے ےت ہئیاہے۔ اک ہادیسے لا ئلاہا ئلللاہا ۱۰ بارے باکی تین کالےما پےتےکٹ ۳۳ بارے بے ےت ہئیاہے۔ اک ہادیسے پےتےک ناماےرے پےر آپراکٹ چار کالےما ۱۰۰ بارے کرایا بے ےت ہئیاہے۔ ائ سمست رےوایاےت 'ہسےن ہاسیےن' کٹاے بے ےت ہئیاہے۔ سآخیار ائ پارکآ مانوسےر باہیک آبسٹار پارکآےر کارےن ہئیاہے۔ آبسےر و بآسٹا ہساے مانوس بے ےت رکمےر ہئ۔ یاہارا آناہانآ جےرری کاجے مشول ٹاکے تاہادےر جےنآ کم سآخی آرا یاہارا آبسےر تاہادےر جےنآ بےہی نڈارےن کرایا ہئیاہے۔ مہاککے آلمےگےنےر آبمےت ائ ے، ہادیسے ےہی سمست سآخی دےوایا ہئیاہے سےہولکے بجاے راکا جےرری۔ کےننا ےہی جےنس وےہ ہساے بآبہار کرایا ہئ اٹاے پرمیماں ٹک راکا و گورےپورے۔

⑨ عَنْ كَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَاتٌ لَا يَغِيبُ فَإِنَّهُمْ أَوْفَعَلَهُنَّ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَثَلُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ نَبِيَّةٍ وَثَلَاثُونَ تَحِيَّةً وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً۔

(رواه مسلم كذا في الشكوة وعزاه السيوطي في الجامع إلى أحمد ومسلم والترمذ والنسائي ورفعه بالضعف في الباب عن أبي الدرداء عند الطبرانی)

⑩ ہرے سالللاہ آلالہئ ہئیا ساللما آراک کرلے تین ہا کبول کرایا نےن بے ے ائےکپ کرارے آنومٹ پڈان کرےن۔ اک ہادیسے ہرےہانلاہ، آلالہہامدولللاہ، آلللاہ آکبارے ائ تین کالےماکے پےتےک ناماےرے پےر ۱۱ بارے کرایا پڈار ہکوم کرایا ہئیاہے۔ آراک ہادیسے ۱۰ بارے کرایا بے ےت ہئیاہے۔ اک ہادیسے لا ئلاہا ئلللاہا ۱۰ بارے باکی تین کالےما پےتےکٹ ۳۳ بارے بے ےت ہئیاہے۔ اک ہادیسے پےتےک ناماےرے پےر آپراکٹ چار کالےما ۱۰۰ بارے کرایا بے ےت ہئیاہے۔ ائ سمست رےوایاےت 'ہسےن ہاسیےن' کٹاے بے ےت ہئیاہے۔ سآخیار ائ پارکآ مانوسےر باہیک آبسٹار پارکآےر کارےن ہئیاہے۔ آبسےر و بآسٹا ہساے مانوس بے ےت رکمےر ہئ۔ یاہارا آناہانآ جےرری کاجے مشول ٹاکے تاہادےر جےنآ کم سآخی آرا یاہارا آبسےر تاہادےر جےنآ بےہی نڈارےن کرایا ہئیاہے۔ مہاککے آلمےگےنےر آبمےت ائ ے، ہادیسے ےہی سمست سآخی دےوایا ہئیاہے سےہولکے بجاے راکا جےرری۔ کےننا ےہی جےنس وےہ ہساے بآبہار کرایا ہئ اٹاے پرمیماں ٹک راکا و گورےپورے۔

فایدا : ائ کالےماولکے 'پشادگامی' ہئےت با ائےجنا بلاء ہئیاہے ے، ائےولکے ناماےرے پےر پڈا ہئ۔ اٹبا ائےجنا ے،

گوناہر پر ایہی گول پڈار دھار گوناہکے دھوت کریریا دےہ و مٹاہیرا دےہ۔ اٹہہا ایہی جنہا ےہ، ایہی کلےما گولہی اکٹیر پر ارےکےکٹ پڈا ہہ۔ ہہرٹ ابو داردا (راہیہ) بلےن، امارےکےک ناماہےر پر سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ ۳۳ بار کریریا اےہ آلالاھ اکبار ۳۸ بار پڈار ہکوم کرا ہہیراھے۔

۱۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَفَعَهُ
أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْبَلَ كَلَّ
يَوْمٍ مِثْلَ أَحَدٍ عَمَلًا قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ قَالَ كُنْكُمْ يَسْتَطِيعُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ۔
سُبْحَانَ اللَّهِ كَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ
كَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ
كَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ۔

کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھتا ہے کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے حضور نے ارشاد فرمایا ہر شخص طاقت رکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا صورت ہے ارشاد فرمایا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ کَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ کَأَثَابِ أَحَدٍ مِنْهُ۔

۱۵) ہیر سالالاھ آلالاھہ ویا سالالام اکبار ارشاد فرماہیلےن، توما دےر مٹھے کي امان کھہ ناہ، ےہ ہرٹا دین وھد (ہاہا مڈینا مونا ویا رار اکٹي پاہاڈےر نام) ہرماہا امان کرہےہ؟ ساہاہاے کیرام ارہہ کرہیلےن، ہیا راسوالاھ! کي ہہار کھمٹا راٹھ ےہ، (اٹہ ہڈ پاہاڈ ہرماہا امان کرہےہ)؟ ہیر سالالاھ آلالاھہ ویا سالالام ارشاد فرماہیلےن، ہرٹےک ہٹہی کھمٹا راٹھ۔ ساہاہاگن ارہہ کرہیلےن، اہا کٹاہے ہہٹے ہارے؟ ارشاد فرماہیلےن، سوہاناللاہ'ر ھوہاہ وھد ہہٹے ہہی، لا ہلاہا ہلالاھ'ر ھوہاہ وھد ہہٹے ہہی، آلہامدولللاہ ار س ویاہ وھد ہہٹے ہہی، آلالاھ اکبار-ار ھوہاہ وھد ہہٹے ہہی۔

(جامعہ-فہرست : تابارانی، ہامہار)

فہرست : اٹھارہ ایہی کلےما گولہی ہرٹےکٹہی امان ےہ، اہار ھوہاہ وھد پاہاڈ ہہٹے ہہی۔ اک پاہاڈ کھن، نا جانہ کٹ پاہاڈ ہہٹے ہہی۔ ہادیس ہریہے ہرٹہ ہہیراھے، سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ سمٹ آسان و ہمینکے ھوہاہ دھار ہرہرہ کریریا دےہ۔ اک ہادیسے آسیراھے، سوہاناللاہ ار س ویاہ پالار اٹھک، آل-ہامدولللاہ پالاکے ہرہ کریریا دےہ، ار آلالاھ اکبار آسان و ہمینےر مٹھہہی ہٹانکے ہرہرہ کریریا دےہ۔ ارےک ہادیسے ہیر سالالاھ آلالاھہ ویا سالالامےر ارشاد نکل کرا ہہیراھے، سوہاناللاہ، آل-ہامدولللاہ، لا ہلاہا ہلالاھ، آلالاھ اکبار امارہ نکٹ ارہہ سکل ہٹہٹے اٹھک ہریہ ہاہار اہر سہر اڈہ ہہ۔ مولا آلی کاری (رہہ) بلےن، ہہار اٹھ ہہل، سمٹ دینا آلالاہر جنہ ہرٹہ کریریا دےہا ہہٹے و ہہا ہہی ہریہ۔ کٹہٹ آھے ےہ، ہہرٹ سولامان (آہ) اٹہار ہا ویاہ ٹٹٹے ڈہیا کٹا و ہاہٹےھیلےن۔ پاہیہا اٹہار اہر ھاہ کریریا راہیراھل اےہ جنہ و مانوس ہٹا دیر لہکےر دہی سارہٹے ھل۔ اٹہار ایہ ٹٹٹے اک آہےد ہٹہیر اہر دیرا اٹہکرم کرہل۔ س ہہرٹ سولامان (آہ) ار ایہ ہشال و ہٹاہہ راجہےر ہرٹہا کرہل۔ ٹٹٹہ ہہرٹ سولامان (آہ) ہلہلےن، مومہنر امانناماہ اک ٹسہہ سولامانےر سمٹ راجہ ہہٹے اٹٹم۔ کھننا سولامانےر راجہ اک دین ہٹہہ ہہیرا ہاہے ار اک ٹسہہ ہرٹہال ٹاکیہ۔

۱۱ عَنْ أَبِي سَلَامٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْ بَعْ
خَسْ مَا أَتَقَلُّكُمْ فِي الْمَيْتَانِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفَّى
لِلنَّارِ النَّارِ فَيُحْتَبَرُ۔

الحدیث أخرجه أحمد في مسنده و رجاله ثقات كذا في مجمع الزوائد والحاكم و قال صحيح الاسناد و اقره عليه الذمعي و ذكره في الجامع الصغير و رواية البزار عن ثوبان و رواية النسائي و ابن حبان و الحاكم عن أبي سلمي و رواية أحمد عن

الاجي امامته ورقعه له بالحن. وذكره في مجمع الزوائد برواية ثوبان والجي سلسلي ع
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسفينة ومولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم
لعيسى وصح بعض طرقها

(১১) একবার হুয়ূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, বাহ্ বাহ্! পাঁচটি জিনিস আমলনামা ওজনের পাল্লায় কত বেশী ওজনী হইবে! সেইগুলি হইল, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ, আল্লাহু আকবার, সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ এবং ঐ সন্তান যে মারা যায় আর পিতা (এমনভাবে মাতাও) উহার উপর হবর করে।

(মাজমাউয়-যাওয়ায়িদ : আহমদ)

ফায়দা : এই বিষয়টি কয়েকজন সাহাবী হইতে বিভিন্ন হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে। বাহ্ বাহ্ অত্যন্ত খুশী ও আনন্দ প্রকাশের জন্য বলা হয়। যে জিনিস হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরূপ খুশী ও আনন্দের সহিত বর্ণনা করিতেছেন এবং দান করিতেছেন। উহার উপর জীবন উৎসর্গ করা মহব্বতের দাবীদারদের জন্য কর্তব্য নয় কি? বস্তুতঃ ইহাই হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এই আনন্দের মর্যাদা দান ও সমাদর।

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اور اس خیال سے کہ بقول نہ جاؤ نہایت مختصر کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں جن دو کاموں کے کرنے کی وصیت کرتا ہوں وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ جل شانہ ان سے نہایت خوش ہوتے ہیں اور اللہ کی نیک مخلوق ان سے خوش ہوتی ہے ان دونوں کاموں کی اللہ کے یہاں رسانی (اور مقبولیت) بھی بہت زیادہ ہے ان دو میں سے ایک لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے کہ اگر تمام

(١٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نُوحٌ لِأَبْنِهِ
إِنِّي مُؤَمِّدُكَ بِوَعْدِي وَقَاصِرُهَا إِلَيَّ
لَا تَنْسَاهَا أَوْعِيدُكَ بِأَشْنَيْنِ وَأَنْهَكَ
عَنِ أَشْنَيْنِ أَمَّا الْجَى أَوْعِيدُكَ بِهِمَا
فَيُسَبِّحُ اللَّهَ بِهِمَا وَصَالِحُ خَلْقِهِ
وَمِمَّا يُكْثِرُ الْوُلُوجَ عَلَى اللَّهِ
أَوْعِيدُكَ بِذَلِكَ إِلَّا اللَّهَ فَإِنَّ
السُّلُوكَ وَالْأَرْضَ لَوْ كُنَّا حَاقِلَةً
قَصَصْتَهُمَا وَلَوْ كُنَّا فِي كَفَّةٍ وَ
نَزَّهْتَهُمَا وَأَوْعِيدُكَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَوةُ الْخَلْقِ وَ

بِهَا يَرْزُقُ الْخَلْقَ وَإِنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا
يَسْتَعِجُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ
تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا
وَأَمَّا اللَّتَانِ أَفَهُمَا فَتَحْتَجِبُ
اللَّهُ مِنْهُمَا وَصَالِحٌ خَلَقَهُ أَفَهُمَا
عَنِ الْبَشَرِ وَالْكَتَبِ۔

وَبِحَمْدِهِ کا پڑھنا ہے کہ یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اسی کی برکت سے ساری مخلوق
کو روزی دیکر رہا ہے کوئی بھی چیز مخلوق میں ایسی نہیں جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم لوگ ان
کا کلام سمجھتے نہیں ہو اور جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں وہ شرک اور کبر ہے کہ ان دونوں
کی وجہ سے اللہ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ کی نیک مخلوق سے حجاب ہو جاتا ہے۔

رواه النسائي واللفظ له والبخاري والمحاكم من حديث عبد الله بن عمرو وقال
صحيح الاسناد كذا في الترغيب قلت وقد تقدم في بيان التهليل حديث عبد الله
بن عمرو مرفوعاً وتقدم فيه أيضاً ما في الباب ولتقدم في الآيات قوله عز اسمه وَرَأَى
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْمَعُ بَحْثُهُ الْآيَةِ وَأَخْرَجَ ابْنُ جُنَيْدٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ الشَّيْخِ فِي الْعُظْمَةِ
عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعاً إِلَّا أَخْبَرَكُمْ بِشَيْءٍ أَمْرِيهِ نَوْحٌ بَابُهُ إِنَّ نَوْحاً قَالَ لِابْنِهِ يَا بَنِي أُمِّكَ إِنَّ أَمْرًا أَنْ تَقُولَ
سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهَا صَلَوَةُ الْخَلْقِ وَتُسَبِّحُ الْخَلْقَ وَلِبَاسٌ يَرْزُقُ الْخَلْقَ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ وَابْنُ مَرْيُومَ
عَنِ ابْنِ عَسْرٍ مَرْفُوعاً إِنَّ نَوْحاً لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنَيْهِ أَمْرٌ كَمَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ
فَإِنَّهَا صَلَوَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يَرْزُقُ كُلُّ شَيْءٍ كَذَا فِي الدُّرَرِ

১২ ছবুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, হযরত নূহ (আঃ) তাঁহার পুত্রকে বলিলেন, আমি তোমাকে নসীহত করিতেছি এবং যাহাতে ভুলিয়া না যাও সেইজন্য অত্যন্ত সংক্ষেপে বলিতেছি। আর উহা এই যে, দুইটি কাজ করার অসিয়ত করিতেছি এবং দুইটি কাজ হইতে নিষেধ করিতেছি। যে দুইটি কাজ করার অসিয়ত করিতেছি তাহা এমন যে, আল্লাহ তায়ালা উহাতে অত্যন্ত খুশী হন, আল্লাহ তায়ালা নেক মাখলুকও খুশী হয় এবং আল্লাহ তায়ালা নিকট এই দুই কাজের কবুলিয়াতও অনেক বেশী। তন্মধ্যে একটি হইল, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ। যদি সমস্ত আসমান ও জমীন একত্র হইয়া একটি গোলাকার বৃত্ত হইয়া যায় তবুও এই পাক কালেমা উহাকে ভেদ করিয়া আসমানের উপর পৌছিয়া

যাইবে। আর সমস্ত আসমান ও জমীনকে যদি এক পাল্লায় রাখা হয় আর দ্বিতীয় পাল্লায় এই পাক কালেমাকে রাখা হয়, তবে কালেমার পাল্লাই ঝুঁকিয়া যাইবে। আর দ্বিতীয় যে কাজটি করিতে হইবে উহা হইল—‘সুবহানাল্লাহি ওয়াবিহামদিহী’ পড়া। কেননা, এই কালেমা সমস্ত মখলূকের এবাদত। আর ইহারই বরকতে সমস্ত মখলূককে রিযিক দান করা হয়। মখলূকের মধ্যে কোন জিনিস এমন নাই যে, আল্লাহর তাসবীহ পড়ে না কিন্তু তোমরা তাহাদের কথা বুঝিতে পার না।

আর যে দুই কাজ হইতে নিষেধ করিতেছি, উহা হইল, শিরক ও অহংকার। কেননা, এই দুই কাজের কারণে আল্লাহ ও বান্দার মাঝখানে পর্দা পড়িয়া যায় এবং আল্লাহর নেক বান্দাদের সহিতও পর্দা হইয়া যায়।

(তারগীব : নাসাঈ)

ফায়দা : লা ইলাহা ইল্লাল্লাহর বর্ণনাতেও এই হাদীসের বিষয়বস্তু বর্ণিত হইয়াছে। এই হাদীসে তাসবীহ সম্পর্কে যাহা বলা হইয়াছে, তাহা কুরআন পাকের আয়াতেও পূর্বে বর্ণিত হইয়াছে :

وَأَنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْبُحُ بِحَمْدِهِ

(সূরা বনী ইসরাঈল, আয়াত : ৪৪)

নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এরশাদ অনেক হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে, শবে মেরাজে হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম স্বয়ং আসমানসমূহের তাসবীহ পড়া শুনিয়াছেন। একবার হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এমন কিছু লোকের নিকট গমন করিলেন, যাহারা নিজেদের ঘোড়া ও উটের উপর দাঁড়াইয়াছিল। তিনি তাহাদেরকে বলিলেন, তোমরা জানায়োরসমূহকে মিস্বর ও কুরসী বানাইও না। কেননা, অনেক জানায়োর আরোহণকারীদের হইতে উত্তম এবং তাহাদের চাইতে বেশী আল্লাহর যিকির করিয়া থাকে। হযরত ইবনে আব্বাস (রাযিঃ) বলেন, ক্ষেতের ফসলও আল্লাহর যিকির করে এবং ক্ষেতের মালিক উহার ছওয়াব লাভ করে। একবার হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের খেদমতে এক পেয়ালা ‘ছারীদ’ (গোশত-রুটি মিশান এক প্রকার খাদ্য) পেশ করা হইল। তিনি এরশাদ ফরমাইলেন, এই খাদ্য তাসবীহ পড়িতেছে। কেহ আরজ করিল, আপনি উহার তাসবীহ বুঝিতেছেন? হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, হাঁ বুঝিতেছি। অতঃপর তিনি এক ব্যক্তিকে আদেশ করিলেন, ইহা অমুকের নিকটে নিয়া যাও। তাহার নিকট নেওয়া হইলে সেও উহার তাসবীহ শুনিতে পাইল। অতঃপর তৃতীয় এক ব্যক্তির নিকট এইরূপ করা হইলে

সেও শুনিতে পাইল। কেহ দরখাস্ত করিল, মজলিসের সকলকেই শুনানো হউক। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, ইহাদের মধ্য হইতে কেহ যদি শুনিতে না পায় তবে লোকেরা তাহাকে গোনাহগার মনে করিবে। এইসব জিনিসের সম্পর্ক কাশফের সহিত। আর নবীগণের তো কাশফ (অন্তর্দৃষ্টি) পুরাপুরিই হাসিল ছিল এবং থাকার কথাও। সাহাবায়ে কেরামেরও অনেক সময় হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের ছোহবতের বরকতে ও সান্নিধ্যের নূরের বদৌলতে কাশফ হাসিল হইত ; শত শত ঘটনা ইহার সাক্ষী রহিয়াছে। সূফীগণেরও বেশীর ভাগ ক্ষেত্রে অধিক মোজাহাদার কারণে কাশফ হাসিল হয়। ফলে, তাঁহারা প্রাণী ও নিষ্প্রাণ বস্তুর তাসবীহ তাহাদের ভাষা ও কথাবার্তা বুঝিতে পারেন। কিন্তু মোহাক্কে মাশায়েখগণের মতে ইহা কামেল হওয়ার দলীল নয় এবং আল্লাহর নৈকট্যলাভেরও কারণ নয়। কেননা যে কোন লোক মোজাহেদা করিয়া ইহা হাসিল করিতে পারে। চাই সেই ব্যক্তির আল্লাহ তাআলার নৈকট্য হাসিল হউক বা না হউক। কাজেই মোহাক্কেকগণ এই বিষয়টিকে গুরুত্বপূর্ণ বিষয় মনে করেন না। বরং এই হিসাবে তাহারা ইহাকে ক্ষতিকর মনে করেন যে, প্রাথমিক দরজার সাধক যখন ইহাতে লাগিয়া যায়, তখন দুনিয়া পরিভ্রমণের এক আগ্রহ জন্মিয়া তাহার উন্নতির জন্য বাধা হইয়া যায়।

হযরত মাওলানা খলীল আহমদ (রহঃ)-এর কোন এক খাদেম সম্পর্কে আমার জানা আছে, যখন তাহার কাশফের অবস্থা শুরু হইতে লাগিল, তখন হযরত অত্যন্ত গুরুত্ব সহকারে কিছুদিনের জন্য তাহার যিকির-আযকার বন্ধ করাইয়া দিয়াছিলেন। যাহাতে এই অবস্থার উন্নতি হইতে না পারে। ইহা ছাড়া কাশফ দ্বারা অন্যের গোনাহসমূহ প্রকাশিত হইয়া অন্তর কলুষিত হওয়ার কারণ হয়। বিধায় এই সকল বুয়ুর্গণ ইহা হইতে বাঁচিয়া থাকিতে চান। আল্লামা শা'রানী (রহঃ) মীজানুল কুবরা নামক কিতাবে লিখিয়াছেন, হযরত ইমাম আবু হানীফা (রহঃ) কাহাকেও ওজু করিতে দেখিলে ওজুর পানিতে ধৌত হইয়া যাওয়া গোনাহ দেখিতে পাইতেন এবং গোনাহটি কবীরা না ছগীরা অথবা মকরাহ না অনুত্তম তাহাও অন্যান্য দৃশ্যমান বস্তুর ন্যায় বুঝিতে পারিতেন।

যেমন একবার তিনি কুফার জামে মসজিদের অজুখানায় উপস্থিত ছিলেন। এক যুবক অযু করিতেছিল। তিনি তাহার অজুর পানি দেখিয়া চুপে চুপে তাহাকে নসীহতস্বরূপ বলিলেন, বেটা! তুমি মা-বাপের নাফরমানী হইতে তওবা কর। তখন সে তওবা করিয়া নিল। আরেক

(তারগীব : আহমদ)

হযরত উস্মে সুলাইম (রাযিঃ) বলেন, আমি হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের নিকট আরজ করিলাম, আমাকে এমন কিছু শিখাইয়া দিন, যাহা দ্বারা আমি নামাযের মধ্যে দোয়া করিতে পারি। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, সুবহানাল্লাহ,

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ جلازلہ و جودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاح جماعت کے پاس سے آئے ہیں جو تیری بیخ اور تبکیر اور تمجید (بڑائی) بیان کرنے اور توصیف کرنے میں مشغول تھے ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کرتے ہیں یا اللہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا عرض

(١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 مَلَأَ حُكَّةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ
 يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا
 قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا
 إِلَى حَاجَتِكُمْ فَيَحْمِلُونَهَا بِأَجْنَحَتِهِمْ
 إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا انْفَرَقُوا عَرَجُوا وَ
 صَعَدُوا إِلَى السَّمَاءِ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ
 وَهُوَ يَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ
 جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ يَا حُكَّةُ
 يَكْبُرُ ذِكْرُكَ وَيُحْمَدُ ذِكْرُكَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي
 فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ كَيْفَ لَرَأَوْنِي فَيَقُولُونَ
 لَرَأَوْا وَكَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً
 وَأَشَدَّ لَكَ تَعَجُّدًا وَأَكْثَرَ لَكَ
 نَسِيحًا فَيَقُولُ فَمَا يَأْتُونَ فَيَقُولُونَ
 يَا لَوْنُكَ الْجَنَّةُ فَيَقُولُ وَهَلْ
 رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ كَيْفَ لَرَأَوْهَا
 فَيَقُولُونَ لَرَأَوْهَا فَهَمُّوا بِهَا كَالَّذِينَ

كَأَشَدَّ عَلَيْهَا حُرْمًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا
وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَبِعَ
يَسْعَوُوكَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ يَقُولُ وَهَلْ
رَأَوْهَا يَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ فَكَيْفَ
لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا أَشَدَّ
لَهَا مَخَافَةً فَيَقُولُ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي
قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ مَلَكٌ مِّنَ
السَّمَاءِ فَذَلِكَ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا
جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُوَ الْقَوْمُ لَا يَتَّقُونَ
بِهِمْ حَلِيلَتَهُمْ
کرتے ہیں کہ اور بھی زیادہ عبادت میں
مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری
تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے ارشاد
ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے
ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں ارشاد ہوتا
ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے عرض
کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے
کہ اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا عرض کرتے
ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا
اور اس کی طلب میں لگ جاتے پھر ارشاد
ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے
تھے عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے
تھے ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو
دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو ہے نہیں
ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا عرض کرتے
ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش
کرتے ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ
رہو کہ میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک
فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص
اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ
اس مجلس کا شریک نہیں تھا ارشاد
ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کا پاس
بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا (ابن ابی
اس کو بھی بخش دیا)

(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ كَذَا فِي الدَّرَرِ وَالْمَشْكُوتِ)

১৪) ছয় সাল্লাল্লাহু আলাইہি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন,
ফেরেশতাদের একটি জামাত রহিয়াছে, যাহারা পথেঘাটে ঘুরিয়া বেড়াইতে
থাকে। যেখানেই তাহারা আল্লাহর যিকিরকারী লোকদেরকে দেখিতে পায়,
তাহারা পরস্পর একে অপরকে ডাকিয়া সকলেই জমা হইয়া যায় এবং
যিকিরকারীদের চতুর্দিকে আসমান পর্যন্ত জমা হইতে থাকে। যখন ঐ
মজলিস শেষ হইয়া যায়, তখন তাহারা আসমানে উঠিয়া যায়। আল্লাহ
তায়াল্লা সবকিছু জানা সত্ত্বেও জিজ্ঞাসা করেন, তোমরা কোথা হইতে
আসিয়াছ? তাহারা বলে, আমরা আপনার বান্দাদের অমুক জামাতের
নিকট হইতে আসিয়াছি, যাহারা আপনার তাসবীহ, তাকবীর ও তাহমীদে

(মহত্ব বর্ণনা ও প্রশংসায়) মশগুল ছিল। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা
কি আমাকে দেখিয়াছে? ফেরেশতারা বলে, হে আল্লাহ! তাহারা আপনাকে
দেখে নাই। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা যদি আমাকে দেখিত, তবে কি
অবস্থা হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, তাহারা আরও বেশী এবাদতে
মশগুল হইত এবং আরও বেশী আপনার প্রশংসা ও পবিত্রতা বর্ণনায় মগ্ন
হইত। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা কি চায়? ফেরেশতারা আরজ
করে, তাহারা জান্নাত চায়। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা কি জান্নাত
দেখিয়াছে? ফেরেশতারা আরজ করে, তাহারা তো জান্নাত দেখে নাই।
আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, তাহারা যদি জান্নাত দেখিত তবে কি অবস্থা
হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, আরও বেশী শওক ও আকাজ্জা সহকারে
উহা পাইবার চেষ্টায় লাগিয়া যাইত। অতঃপর আল্লাহ তায়াল্লা বলেন,
তাহারা কোন্ জিনিস হইতে পানাহ চাহিতেছিল? ফেরেশতারা আরজ
করে, তাহারা জাহান্নাম হইতে পানাহ চাহিতেছিল। আল্লাহ তায়াল্লা
বলেন, তাহারা কি জাহান্নাম দেখিয়াছে? ফেরেশতারা আরজ করে,
তাহারা জাহান্নাম দেখে নাই। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, যদি দেখিত তবে কি
অবস্থা হইত? ফেরেশতারা আরজ করে, আরও বেশী উহা হইতে পলায়ন
করিত এবং বাঁচার চেষ্টা করিত। আল্লাহ তায়াল্লা বলেন, আচ্ছা, তোমরা
সাক্ষী থাক আমি ঐ মজলিসের সকলকে মাফ করিয়া দিলাম। এক
ফেরেশতা বলে, হে আল্লাহ! অমুক ব্যক্তি ঐ মজলিসে ঘটনাক্রমে নিজের
কোন প্রয়োজনে আসিয়াছিল; সে উহাতে শরীক ছিল না। আল্লাহ
তায়াল্লা বলেন, ইহা এমন মোবারক জামাত, যাহাদের সহিত
উপবেশনকারীও বঞ্চিত হয় না। (কাজেই তাহাকেও মাফ করিয়া দিলাম।)

(মিশকাত : বুখারী, মুসলিম)

ফায়দা : এই ধরনের বিষয়বস্তু বিভিন্ন হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে,
ফেরেশতাদের একটি জামাত যিকিরের মজলিস, যিকিরকারী জামাত ও
ব্যক্তিদেরকে তালাশ করিতে থাকে। যেখানেই পায়, সেখানেই তাহারা
বসিয়া যায় এবং যিকির শুনিতে থাকে। যেমন প্রথম অধ্যায়ের ৮ নম্বর
হাদীসে এই সম্পর্কে আলোচনা করা হইয়াছে। আল্লাহ তায়াল্লা
ফেরেশতাদের সহিত গর্ব করিয়া যিকিরকারীদের কথা কেন আলোচনা
করেন, ইহার কারণও সেই অধ্যায়ে বর্ণনা করা হইয়াছে। মজলিসে
একব্যক্তি এমনও ছিল যে, নিজের ব্যক্তিগত প্রয়োজনে আসিয়াছিল।
ফেরেশতাদের এরূপ আরজ করার উদ্দেশ্য হইল প্রকৃত ঘটনা প্রকাশ করা।
কারণ এই সময় ফেরেশতারা সাক্ষীর পর্যায়ে রহিয়াছে এবং ঐ সমস্ত

লোকদের ইবাদত ও আল্লাহর যিকিরে মশগুল হওয়ার সাক্ষ্য প্রদান করিতেছে। এই কারণে উক্ত ব্যক্তির অবস্থা ব্যক্ত করার প্রয়োজন দেখা দিয়েছে ; যাহাতে কোনরূপ প্রশ্ন হইতে না পারে। কিন্তু ইহা আল্লাহ তায়ালার দয়া ও মেহেরবানী যে, যিকিরকারীদের বরকতে তাহাদের নিকট নিজ প্রয়োজনে উপবেশনকারীকেও মাহরুম করেন নাই। আল্লাহ তায়ালা এরশাদ ফরমান :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (সূরা তওবা: ১১৯)

“হে ঈমানদারগণ! তোমরা আল্লাহকে ভয় কর এবং সত্যবাদীদের সঙ্গে থাক।” (সূরা তওবা, আয়াত : ১১৯)

সূফীগণ বলেন, তোমরা আল্লাহ তায়ালার সঙ্গে থাক। যদি ইহা না হয় তবে ঐ সমস্ত লোকদের সঙ্গে থাক যাহারা আল্লাহ তায়ালার সঙ্গে থাকে। আল্লাহর সঙ্গে থাকার অর্থ হইল, যেমন সহীহ বোখারী শরীফে বর্ণিত আছে, আল্লাহ তায়ালা ফরমান, বান্দা নফল এবাদতের দ্বারা আমার নৈকট্য লাভে উন্নতি করিতে থাকে, অবশেষে আমি তাহাকে আমার প্রিয়পাত্র বানাইয়া লই। আর যখন আমি প্রিয় বানাইয়া লই তখন আমি তাহার কান হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে শুনে, তাহার চক্ষু হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে দেখে, তাহার হাত হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে ধরে, তাহার পা হইয়া যাই যাহা দ্বারা সে চলে ; সে আমার নিকট যাহা চায় আমি তাহাকে দান করি।

আল্লাহ তায়ালা বান্দার হাত-পা হইয়া যাওয়ার অর্থ হইল, বান্দার সমস্ত কাজ আল্লাহকে রাজী-খুশী করার জন্য হয় ; তাহার কোন আমল আল্লাহর মজ্রির খেলাপ হয় না। ইতিহাসে বর্ণিত সূফীগণের অবস্থা ও তাহাদের বহু ঘটনা ইহার জ্বলন্ত প্রমাণ। এইসব ঘটনা এত বেশী পরিমাণে বর্ণিত হইয়াছে যে, অস্বীকার করার কোন উপায় নাই। ‘নুজহাতুল বাসাতীন’ নামক প্রসিদ্ধ কিতাবে এইসব অবস্থা ও ঘটনাবলী পাওয়া যায়।

শায়খ আবু বকর কাস্তানী (রহঃ) বলেন, একবার হজ্জ-মৌসুমে মক্কা মোকাররমায় কিছুসংখ্যক সূফী-সাধক সমবেত হইয়াছিলেন। তাহাদের মধ্যে সবচাইতে কম বয়সের ছিলেন হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ)। উক্ত মজলিসে ‘আল্লাহর মহব্বত’ সম্পর্কে আলোচনা শুরু হইল যে, আশেক কোন্ ব্যক্তি? তাঁহারা বিভিন্নজনে বিভিন্ন কথা বলিতেছিলেন। হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ) চুপ রহিলেন। সকলে তাঁহাকে বলিলেন, তুমিও কিছু বল। তিনি মাথা নিচু করিয়া কাঁদিতে কাঁদিতে বলিলেন, আশেক হইল ঐ ব্যক্তি, যে আমিত্বকে মিটাইয়া দিয়াছে, আল্লাহর যিকিরে আবদ্ধ

হইয়া গিয়াছে এবং উহার হক আদায় করে, অন্তর দ্বারা আল্লাহ তায়ালার প্রতি দেখে, আল্লাহ তায়ালার হায়বতের নূর তাহার অন্তরকে জ্বলাইয়া দিয়াছে। আল্লাহর যিকির তাহার জন্য শরাবের পেয়ালাস্বরূপ হইয়া যায়। সে কথা বলিলে তাহা আল্লাহরই কথা হয় ; যেন আল্লাহ তায়ালাই তাহার জবান দ্বারা কথা বলেন। নড়চড়া করিলে তাহাও আল্লাহরই হুকুমে। শান্তি পাইলে তাহাও আল্লাহরই সঙ্গে। যখন এই অবস্থা হইয়া যায় তখন তাহার খানাপিনা, ঘুম-জাগরণ, কাজকর্ম সবকিছু আল্লাহর সন্তুষ্টির জন্যই হইয়া যায়। না দুনিয়ার রসম ও রেওয়াজের প্রতি তাহার কোন লক্ষ্য থাকে, না মানুষের গালমন্দ ও ধিক্বারের কোন পরওয়া সে করে।

হযরত সাঈদ ইবনে মুসাইয়াব (রহঃ) বিখ্যাত তাবেয়ী এবং বড় মোহাদ্দেস ছিলেন। তাঁহার খেদমতে আবদুল্লাহ ইবনে আবী ওদায়াহ নামক এক ব্যক্তি বেশী বেশী যাওয়া-আসা করিতেন। একবার তিনি কিছুদিন হাজির হইতে পারেন নাই। কয়েকদিন পর যখন তিনি হাজির হইলেন তখন হযরত সাঈদ (রহঃ) তাহাকে অনুপস্থিতির কারণ জিজ্ঞাসা করিলেন। তিনি বলিলেন, আমার বিবি মারা গিয়াছে তাই বিভিন্ন কাজে ব্যস্ত ছিলাম। হযরত সাঈদ বলিলেন, আমাদেরকেও জানাইতে, আমরা জানাযায় শরীক হইতাম। কিছুক্ষণ পর আমি যখন মজলিস হইতে উঠিয়া রওনা হইলাম, তখন তিনি জিজ্ঞাসা করিলেন, তুমি কি পুনরায় বিবাহ করিয়াছ? আমি আরজ করিলাম, হযরত! আমার নিকট কে বিবাহ দিবে? আমার আমদানী ও সামর্থ্য মাত্র দু’ তিন আনার মত। তিনি বলিলেন, আমিই দিব। এই বলিয়া তিনি বিবাহের খুতবা পড়িলেন এবং সামান্য আট দশ আনা মহরের বিনিময়ে তাঁহার কন্যাকে আমার নিকট বিবাহ দিয়া দিলেন। (হানাফীদের মতে যদিও আড়াই রুপীর কম মহর হইতে পারে না কিন্তু অন্য ইমামের মতে জায়েয আছে, তাঁহার নিকটও হয়ত জায়েয হইবে।) বিবাহের পর আমি রওয়ানা হইলাম। একমাত্র আল্লাহ পাকই জানেন, এই বিবাহে আমি কতটুকু আনন্দিত হইয়াছি! খুশীতে চিন্তা করিতেছিলাম স্ত্রীকে উঠাইয়া আনার জন্য কাহার নিকট হইতে ধার করিব আর কি ব্যবস্থা করিব। এই চিন্তা করিতে করিতে সন্ধ্যা হইয়া গেল। ঐ দিন আমি রোযা রাখিয়াছিলাম। মাগরিবের সময় রোযা ইফতার করিয়া নামাযের পর ঘরে আসিয়া বাতি জ্বলাইয়া রুটি আর যায়তুনের তৈল যাহা ছিল উহা খাইতে বসিলাম। এমন সময় কেহ যেন দরজায় করাঘাত করিল। আমি জিজ্ঞাসা করিলাম, কে? উত্তর আসিল, সাঈদ। আমি চিন্তা করিতে লাগিলাম, কোন্ সাঈদ ; হযরতের দিকে

আমার খেয়ালই যায় নাই। কেননা চল্লিশ বৎসর যাবৎ তিনি নিজের ঘর ও মসজিদ ছাড়া অন্য কোথাও যাওয়া আসা করেন নাই। বাহিরে আসিয়া দেখিলাম হযরত সাঈদ ইবনে মুসাইয়াব (রহঃ)। আমি আরজ করিলাম, আপনি আমাকে ডাকাইতেন। তিনি বলিলেন, আমার আসাই সঙ্গত ছিল। আমি আরজ করিলাম, কি হুকুম বলুন। তিনি বলিলেন, আমার খেয়ালে আসিল, এখন তোমার বিবাহ হইয়া গিয়াছে একাকী রাত্রিযাপন ঠিক নয়। তাই তোমার স্ত্রীকে নিয়া আসিয়াছি। এই বলিয়া তিনি নিজ কন্যাকে ভিতরে প্রবেশ করাইয়া দিলেন এবং দরজা বন্ধ করিয়া চলিয়া গেলেন। কন্যা লজ্জায় ভাঙ্গিয়া পড়িল। আমি ভিতর দিক হইতে দরজা বন্ধ করিলাম এবং বাতির সামনে রাখা সেই রুটি ও তৈল যাহাতে তাহার নজরে না পড়ে, সেইখান হইতে সরাইয়া ফেলিলাম। আমি ঘরের ছাদের উপর উঠিয়া প্রতিবেশীদেরকে ডাকিলাম। লোকেরা জমা হইলে আমি বলিলাম, হযরত সাঈদ (রহঃ) তাঁহার কন্যার সহিত আমার বিবাহ করাইয়া দিয়াছেন এবং এইমাত্র তিনি নিজে তাহার মেয়েকে পৌছাইয়া দিয়া গিয়াছেন। ইহা শুনিয়া সকলেই আশ্চর্য হইয়া বলিতে লাগিল, সত্যই তাঁহার কন্যা তোমার ঘরে! আমি বলিলাম, হাঁ। এই খবর ছড়াইয়া পড়িল। আমার মা-ও জানিতে পারিয়া তখনই আসিয়া বলিতে লাগিলেন, তিন দিনের মধ্যে যদি তুমি তাহাকে স্পর্শ কর তবে আমি তোমার মুখ দেখিব না। তিন দিনের মধ্যে আমরা ইহার জন্য প্রস্তুতি নিব। তিন দিন পর যখন ঐ মেয়ের সহিত আমার সাক্ষাৎ হইল তখন দেখিলাম, অত্যন্ত সুন্দরী, কুরআনের হাফেজা, সুন্নাতে রাসূল সম্পর্কেও অনেক বেশী জ্ঞান রাখে এবং স্বামীর হক সম্পর্কেও খুব সচেতন। এক মাস পর্যন্ত হযরত সাঈদ (রহঃ) ও আমার নিকট আসেন নাই এবং আমিও তাঁহার নিকট যাই নাই। এক মাস পর আমি তাঁহার খেদমতে হাজির হইলাম, তখন মজলিসে লোকজন ছিল। আমি সালাম করিয়া বসিয়া পড়িলাম। সমস্ত লোকজন চলিয়া যাওয়ার পর তিনি জিজ্ঞাসা করিলেন, ঐ মানুষটিকে কেমন পাইয়াছ? আমি আরজ করিলাম, খুবই ভাল; এমন যে, আপনজন দেখিয়া খুশী হয় আর দুশমন দেখিয়া জ্বলিয়া মরে। তিনি বলিলেন, যদি অপছন্দনীয় কোন বিষয় দেখ তবে লাঠি দ্বারা শাসন করিও। আমি ফিরিয়া আসিলাম, তখন তিনি একজন লোক পাঠাইলেন, যে আমাকে চব্বিশ হাজার দেবহাম (প্রায় পাঁচ হাজার রুপী) দিয়া গেল।

এই মেয়েকে বাদশাহ আবদুল মালেক ইবনে মারওয়ান তাঁহার পুত্র যুবরাজ ওলীদের জন্য চাহিয়াছিলেন কিন্তু হযরত সাঈদ (রহঃ) অসম্মতি

প্রকাশ করিয়াছিলেন। যেই কারণে বাদশাহ আবদুল মালেক তাঁহার প্রতি অসন্তুষ্ট হইয়া কোন অজুহাতে তাঁহাকে ভীষণ শীতের মধ্যে একশত বেত্রাঘাত করাইয়াছিল এবং কলসীভর্তি পানি তাঁহার উপর ঢালাইয়া দিয়াছিল।

حُضُورًا قَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِثًا لَهُ
بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ اللَّهُ أَكْبَرُ بِطَرَفٍ بِحَرْفٍ كَيْدٍ
وَسُيُكْيَا لَيْلِي أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ
مِنْ نَاقِصٍ كِي حَامِيَةٍ كَرَامَةٍ وَهَذَا
غَضَبٌ مِمَّنْ رَهْبَانِيَّةً بِحَرْفٍ كَيْدٍ
تَوْبَةٍ نَكْرَةٍ أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ
كَرَمٍ أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَرْفٍ
وَهَذَا كَامِقًا بِحَرْفٍ كَرَامَةٍ أَوْ بِوَجْهِ
مَرْوِيَّةٍ مَوْرَتٍ بِحَرْفٍ كَرَامَةٍ
كَرَمٍ أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَرْفٍ
كَرَامَةٍ أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَرْفٍ
كَرَامَةٍ أَوْ بِوَجْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَرْفٍ

(১৫) عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَتَبَتْ
لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَنْ
أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بَاطِلَةٍ لَوِزِلَ
فِي سَخِطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْتَرِعَ وَمَنْ
حَالَكَ شَفَاعَتُهُ ذُوْنَ حَرَةٍ مِّنْ
حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ صَادَّ اللَّهُ فِي
أَمْرِهِ وَمَنْ يَمَلَتْ مُؤْمِنًا أَوْ مُؤْمِنَةً
حَبَسَهُ اللَّهُ فِي رِذَاةِ الْخَبَالِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالُوا
لَيْسَ بِخَارِجٍ.

رواه الطبرانی في الكبير والوسط ورجال الصالحين كذا في مجمع الزوائد

قلت اخبرني ابو داود بدون ذكر التسبيح فيه

(১৫) হযরত সালাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যে ব্যক্তি ‘সুবহানাল্লাহ ওয়াল হামদুলিল্লাহ ওয়ালা ইলাহা ইল্লাল্লাহ ওয়াল্লাহু আকবার’ পড়িবে সে প্রতি অক্ষরের বদলে দশটি করিয়া নেকী পাইবে। যে ব্যক্তি কোন ঝগড়ায় অন্যায়ের সাহায্য করে সে তওবা না করা পর্যন্ত আল্লাহ তায়ালার অসন্তুষ্টির মধ্যে থাকে। যে ব্যক্তি আল্লাহর কোন শাস্তির ব্যাপারে সুপারিশ করে এবং শরীয়তসম্মত শাস্তি বিধানের প্রতিবন্ধক হয় সে আল্লাহর সহিত মোকাবেলা করে। যে ব্যক্তি কোন ঈমানদার পুরুষ বা স্ত্রীলোকের উপর অপবাদ দিল তাহাকে কেয়ামতের দিন ‘বাদগাতুল খাবালে’ বন্দী করিয়া রাখা হইবে যে পর্যন্ত না সে এই অপবাদের দায় হইতে মুক্ত হইবে। আর সে এই দায়মুক্ত কিভাবে হইবে?

(মাঃ যাওয়ায়িদঃ তাবারানী)

ফায়দা : আজকাল অন্যায়ের পক্ষ অবলম্বন করা আমাদের স্বভাবে পরিণত হইয়া গিয়াছে। কোন একটা বিষয়কে নিজের ভুল ও অন্যায় জানিয়াও আত্মীয়তা ও দলীয় স্বার্থের কারণে উহাকে সমর্থন দিয়া থাকি। আল্লাহ তায়ালার লাখে ক্রোধে পতিত হইতেছি, তাঁহার অসন্তুষ্টির ভাগী হইতেছি, তাহার শাস্তির যোগ্য হইয়া যাইতেছি তবু স্বজনপ্রীতির কারণে এইসব মারাত্মক পরিণতির কোন পরওয়া করিতেছি না, অন্যায়কারীদের প্রতিবাদ করিতে না পারি এই ব্যাপারে চুপ থাকিব তাহাও নয় বরং সবদিক হইতে অন্যায়ের সমর্থন ও সাহায্য সহযোগিতা করিব। যদি উহার বিরুদ্ধে কোন প্রতিবাদকারী খাড়া হয় তখন তাহার মোকাবেলা করিব। কোন বন্ধু চুরি করিল, জুলুম করিল, অন্যায় অবৈধ কাজ করিল, তাহাকে আরো উৎসাহিত করিব। তাহাকে সর্বরকমের সাহায্য করিব। ইহাই কি আমাদের ঈমানের দাবী? ইহাই কি আমাদের দীনদারী? এহেন অবস্থা লইয়া আমরা ইসলামের উপর গর্ব করিতেছি নাকি ইসলামকে অন্যদের দৃষ্টিতে হেয় প্রতিপন্ন করিতেছি এবং আল্লাহর নিকট নিজেরা অপদস্থ হইতেছি। এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি আছবিয়াতের প্রতি কাহাকেও আহবান করে অথবা আছবিয়াতের উপর লড়াই করে সে আমাদের মধ্যে নহে। অন্য হাদীসে আছে, আছবিয়াতের অর্থ হইল, জুলুমের পক্ষে নিজের কণ্ঠমকে সাহায্য করা।

‘রাদগাতুল খাবাল’ ঐ কাদা যাহা জাহান্নামীদের রক্ত, পুঁজ ইত্যাদি জমা হইয়া সৃষ্টি হয়। কত মারাত্মক দুর্গন্ধময় ও কষ্টদায়ক জায়গা। যাহারা মুসলমানদের উপর অপবাদ দেয় তাহাদেরকে সেখানে আবদ্ধ করিয়া রাখা হইবে। আজ দুনিয়াতে কাহারো সম্পর্কে যাহা ইচ্ছা মন্তব্য করা অতি সাধারণ ব্যাপার মনে হইতেছে। অথচ কাল কেয়ামতের ময়দানে যখন মুখের প্রতিটি কথাকে প্রমাণ করিতে হইবে এবং শরীয়তের যথাযথ বিধান অনুযায়ী প্রমাণ করিতে হইবে দুনিয়াতে যেমন গায়ের জোরে ও মিথ্যা বানোয়ার দ্বারা অন্যকে চুপ করা ইয়া দেওয়া হয় সেইখানে উহা মোটেও সম্ভব হইবে না। তখন বুঝিতে পারিবে আমরা কি বলিয়াছিলাম এবং পরিণাম কি দাঁড়াইল। নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, মানুষ বেপরোয়া হইয়া জবানে এমন কথা উচ্চারণ করিয়া বসে যাহার কারণে তাহাকে জাহান্নামে নিক্ষেপ করা হয়। এক হাদীসে আছে, মানুষ ঠাট্টা করিয়া লোকদেরকে হাসানোর জন্য এমন কথা বলে, যাহার কারণে তাহাকে জাহান্নামের ভিতরে আসমান হইতে জমিন পর্যন্ত দূরত্বে নিক্ষেপ করা হয়। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি

ওয়াসাল্লাম আরও ফরমাইয়াছেন, পা পিছলানো অপেক্ষা জবান পিছলানো অধিক ভয়ঙ্কর।

এক হাদীসে আছে, যে ব্যক্তি কৃত পাপের জন্য কাহাকেও লজ্জা দিবে, মৃত্যুর আগে সে ঐ পাপে লিপ্ত হইবে। ইমাম আহমদ (রহঃ) বলেন, ইহা ঐ পাপ যাহা হইতে সে তওবা করিয়াছে। হযরত আবু বকর সিদ্দীক (রাযিঃ) নিজের জিহ্বাকে ধরিয়া টানিতেন আর বলিতেন, তোর কারণেই আমরা ধ্বংস হই। বিখ্যাত মোহাদ্দেস ও তাবয়ী হযরত ইবনুল মুনকাদির (রহঃ) এশ্তেকালের সময় কাঁদিতেন। কেহ কারণ জিজ্ঞাসা করিলে বলিলেন, তেমন কোন গোনাহ করিয়াছি বলিয়া তো মনে পড়ে না কিন্তু কাঁদিতোছি এইজন্য যে, হযরত এমন কোন কথা বা কাজ হইয়া গিয়াছে, আমি যাহাকে সাধারণ মনে করিয়াছি অথচ আল্লাহর নিকট উহা কঠিন।

(১৭) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِالْجَرَمِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ طَهَّرَكَ كَسَى نِي عِزِّكَ كَمَا كَرِهَ كُلُّ رَجُلٍ دَعَاكَ مَعْمُولٌ حُضُورُكَ كَمَا هِيَ سَبِيلُهُ تَوْبَةُ مَعْمُولٍ نَهَيْتُهَا. حُضُورُكَ نَزَلَ إِرْشَادُ فَرِيَاكَ مَجْلِسُكَ كَالْفَاهِرِ هِيَ. دُورِي رَوَايَتِي فِي هَذِهِ قِصَّةِ مَذْكُورَةٍ. اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں۔

(رواه ابن أبي شيبة والبوداء والنسائي والحاكم وابن مردويه كذا في الدرر فیه ایضاً) رواية ابن أبي شيبة عن أبي العالیة بن بادة عن عتبة بن جبرئیل.

(১৬) হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের শেষ জীবনে এই অভ্যাস ছিল যে, যখন তিনি মজলিস হইতে উঠিতেন তখন এই দোয়া পড়িতেন : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

কেহ আরজ করিল, ইয়া রাসূলুল্লাহ! আজকাল আপনি যে দোয়া

পড়িতেছেন, উহা পূর্বে কখনও পড়িতেন না। ছ্যুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, ইহা মজলিসের কাফফারা।

আরেক রেওয়াজতেও এই ঘটনা বর্ণিত হইয়াছে, উহাতে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের এই এরশাদ নকল করা হইয়াছে যে, এই শব্দগুলি মজলিসের কাফফারা এবং হযরত জিবরাঈল (আঃ) এইগুলি আমাকে বলিয়াছেন। (দুররে মানসূর : আবু দাউদ, নাসাঈ)

ফায়দা ঃ হযরত আয়েশা (রাযিঃ) হইতেও বর্ণিত হইয়াছে, নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম যখনই মজলিস হইতে উঠিতেন, তখনই এই দোয়া পড়িতেন ঃ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

আমি আরজ করিলাম, ইয়া রাসূলুল্লাহ! আপনি এই দোয়া অনেক বেশী পড়িয়া থাকেন। হুযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, “যে ব্যক্তি মজলিস শেষ হওয়ার পর এই দোয়া পড়িবে, ঐ মজলিসে তাহার যত ভুল-ত্রুটি হইয়াছে উহা সব মাফ হইয়া যাইবে।”

মজলিসে সাধারণতঃ অহেতুক কথাবার্তা ও বেহুদা আলোচনা হইয়াই যায়। কত সংক্ষিপ্ত দোয়া যদি কোন ব্যক্তি এই সকল দোয়াসমূহের মধ্য হইতে কোন একটি দোয়া পড়িয়া লয় তবে সে মজলিসের ক্ষতি ও অনিষ্ট হইতে বাঁচিয়া যাইতে পারে। আল্লাহ তায়ালা মেহেরবানী করিয়া কত সহজ উপায় দান করিয়াছেন।

(۱۶) عَنْ الْمُتَمَلِّقِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَقَدْ دُوِيَ كَذَوِي النُّحْلِ يَذْكُرْنَ بِمَنْ هُنَّ أَلَا يُعِجُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يُزَالَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ يَذْكُرُ بِهِ .

(رواه أحمد والحاكم وقال صحيح الإسناد قال الذهبي موثق بن سالم قال البهقي صحيحه الحديث ولفظ الحاكم كَرَوِي الثَّخِلُ يَقْتُلَنَّ بِصَاحِبَيْهِمْ وَأَخْرَجَهُ يَسْنَدًا خَرِصًا وَصَحَّحَهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَأَقْرَبَهُ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ وَفِيهِ كَرَوِي الثَّخِلُ يَذْكُرَنَّ بِصَاحِبَيْهِمْ)

(১৭) হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমান, যাহারা আল্লাহ তায়ালায় বড়ত্ব বর্ণনা করে অর্থাৎ সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, আল্লাহু আকবার, লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ পড়ে তাহাদের এই কালেমাগুলি আরশের চারি পার্শ্বে ঘুরিতে থাকে, উহাদের কারণে মৃদু গুঞ্জন হইতে থাকে এবং ইহারা স্বীয় পাঠকারীর আলোচনা করিতে থাকে। তোমরা কি ইহা চাও না যে, আল্লাহ তায়ালায় নিকট সর্বদা তোমাদের আলোচনাকারী কেহ উপস্থিত থাকে—যাহারা তোমাদের প্রশংসা করিতে থাকে। (আহমদ, হাকেম)

ফায়দা : যাহারা সরকারী উচ্চ পর্যায়ে লোকদের সহিত সম্পর্ক রাখে, চেয়ারম্যান নামে পরিচিত তাহাদেরকে জিজ্ঞাসা করিয়া দেখুন, বাদশাহ নয় মন্ত্রীও নয় গভর্নর জেনারেলকেও বাদ দিন শুধু গভর্নরের নিকটও যদি তাহাদের প্রশংসা করা হয় তবে খুশীর অন্ত থাকে না, গর্বে আসমানে পৌছিয়া যায়। অথচ এই প্রশংসার দ্বারা না দ্বীনি ফায়দা আছে, না দুনিয়াবী ফায়দা। দ্বীনি ফায়দা না থাকা তো একেবারেই স্পষ্ট। আর দুনিয়াবী ফায়দা না হওয়ার কারণ এই যে, সম্ভবতঃ এই ধরনের আলোচনার দ্বারা যত ফায়দা হইয়া থাকে উহার চেয়ে বেশী ক্ষতি এই জাতীয় মর্যাদা ও প্রশংসা লাভ করিতে গিয়া হইয়া থাকে। জায়গা-জমি বিক্রয় করিয়া সুদী করজ লইয়া এই সমস্ত মর্যাদা হাসিলের চেষ্টা করা হয়। বিনা মূল্যের শত্রুতা পয়সা দিয়া খরিদ করা হয়। সবধরনের অপমান ভোগ করিতে হয়। নির্বাচন ও ইলেকশনের সময় যে কি দশা হয় তাহা সকলেরই সামনে রহিয়াছে। পক্ষান্তরে আল্লাহ জাল্লা জালালুহুর আরশে আলোচনা সমস্ত বাদশাহদের বাদশাহ—তাঁহার দরবারে আলোচনা ঐ পবিত্র সত্তার দরবারে আলোচনা। যাহার কুদরতের হাতে দ্বীন, দুনিয়া ও কুল কায়েনাতের অণু-পরমাণু সবকিছু রহিয়াছে। ঐ কুদরতওয়ালার সামনে আলোচনা যাহার মুঠিতে বাদশাহদের দিল রহিয়াছে। শাসকদের ক্ষমতা তাঁহারই হাতে রহিয়াছে। সমস্ত লাভ-ক্ষতির একচ্ছত্র মালিক তিনিই। সমস্ত জগতের মানুষ, শাসক, শাসিত, রাজা-প্রজা একসাথে মিলিয়াও যদি কাহারও ক্ষতি করার চেষ্টা করে আর মহান রাজাধিরাজ যদি উহা না চাহেন তবে তাহারা কেহই একটি পশমও বাঁকা করিতে

পারিবে না। এমনভাবে যদি সমগ্র জগত মিলিয়া কাহারও উপকার করিতে চাহে আর আল্লাহ পাক না চাহেন তবে তাহারা এক ফোটা পানিও পান করাইতে পারিবে না। দুনিয়ার কোন সম্পদ কি এমন পবিত্র ও মহান সত্তার দরবারের প্রশংসার সমতুল্য হইতে পারে? দুনিয়ার কোন ইজ্জত কি সেই মহান দরবারের ইজ্জতের সমান হইতে পারে? কখনই নয়। তা' সত্ত্বেও যদি কেহ দুনিয়ার মর্যাদাকে মূল্যবান মনে করে তবে ইহা কি নিজের উপর জুলুম নয়?

①৪ عَنْ يَسْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا سُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ كُنْ بِالنَّسِيْجِ وَالْثَمْلِيلِ وَالْقَائِلِينَ وَاعْقِدْ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُمْ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَطَفَاتٌ وَلَا تَقْفُلْنَ فَتَنْسِينَ الرَّحْمَةَ. سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پُڑھنا، اور تقدس (اللہ کی پاکی بیان کرنا) مثلاً سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پُڑھنا، یا سُبْحَانَ قُدُّوسٍ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ کہنا لازم کر لو اور انگلیوں پر گنا کرو اسلئے کہ انگلیوں سے قیامت میں سُوال کیا جائے گا اور ان سے جواب طلب کیا جائے گا کہ کیا عمل کئے اور جواب میں گویائی دی جائے گی اور اللہ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا (الراي) کرو گی تو اللہ کی رحمت سے محروم کر دی جاو گی۔

(رواه الترمذی والبوداؤد کذا فی مشکوٰۃ وفي المنہل اخرجہ ايضا احمد والحاکم اه وقال الذہبی فی تلخیصہ صحیح وکذا رفعہ بالصحۃ فی الجامع الصغير وبسط صاحب الالتحاف فی تخریجہ وقال عبد الله بن عمرو رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعِدُ النَّسِيْجِ رواه ابوداؤد والنسائي والترمذی وحسنه والحاکم کذا فی الالتحاف وبسط فی تخریجہ ثم قال قال الحافظ معنى العقد المذكور فی الحديث احصاء العدد وهو اصطلاح العرب بوضع بعض الانامل علی بعض عقد انسلۃ اخرى فالاحاد والعشرات بالیسین والثلثون والالاف بالیسار اه)

①৫ হয়রত ইউছাইরাহ (রাযিঃ) হিজরতকারিণী সাহাবিয়াগণের মধ্য হইতে একজন ছিলেন। তিনি বলেন, হুযর আকাদস সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, তাসবীহ (অর্থাৎ সুবহানাল্লাহ পড়া), তাহলীল (অর্থাৎ লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ পড়া), তাকদীস (অর্থাৎ আল্লাহর

পবিত্রতা বর্ণনা করা, যেমন سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ পড়া) তোমরা নিজেদের উপর জরুরী ও বাধ্যতামূলক করিয়া লও এবং আঙ্গুলের সাহায্যে গণনা করিয়া পড়। কেননা, কেয়ামতের দিন আঙ্গুলসমূহকে জিজ্ঞাসা করা হইবে, উহাদের নিকট জবাব চাওয়া হইবে যে, কি আমল করিয়াছে। এবং জবাব দেওয়ার জন্য উহাদেরকে কথা বলার শক্তি দেওয়া হইবে। আর তোমরা আল্লাহর যিকির হইতে গাফেল হইও না। নতুবা আল্লাহর রহমত হইতে বঞ্চিত করিয়া দেওয়া হইবে।

(মিশকাত : তিরমিযী, আবু দাউদ)

ফায়দা : কেয়ামতের দিন মানুষের শরীরকে, তাহার হাত, পা-কেও জিজ্ঞাসা করা হইবে যে, শরীরের প্রত্যেকটি অঙ্গ-প্রত্যঙ্গ কি কি নেক আমল করিয়াছে আর কি কি নাজায়েয ও অন্যায় কাজ করিয়াছে। কুরআনে পাকে বিভিন্ন স্থানে উহা উল্লেখ করা হইয়াছে। এক আয়াতে আছে :

يَوْمَ نَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَالْأُيُ

অর্থাৎ, যেই দিন তাহাদের জবান, তাহাদের হাত ও পা তাহাদের বিরুদ্ধে ঐ সকল কার্যসমূহের (অর্থাৎ গোনাহসমূহের) সাক্ষ্য দিবে, যাহা তাহারা দুনিয়াতে করিত। (সূরা নূর, আয়াত : ২৪)

আরও এরশাদ হইয়াছে :

وَيَوْمَ يُنْفَخُ أَصْحَابُ السَّمَاءِ إِلَى السَّابِقِ السَّابِقِ

(সূরা হা'মীম সিজদাহ, আয়াত : ১৯)

এই জায়গায় কয়েকটি আয়াতে ইহার আলোচনা করা হইয়াছে যাহার অর্থ এই যে, যেদিন (অর্থাৎ, হাশরের ময়দানে) আল্লাহর দূশমনদেরকে জাহান্নামের দিকে একত্র করা হইবে। এক জায়গায় থামাইয়া দেওয়া হইবে। তারপর যখন তাহারা জাহান্নামের নিকটে আসিয়া যাইবে তখন তাহাদের কান, তাহাদের চক্ষু, তাহাদের শরীরের চামড়া তাহাদের বিরুদ্ধে সাক্ষ্য দিবে (এবং বলিবে, এই ব্যক্তি আমাদের দ্বারা কি কি গোনাহ করিয়াছে।) তখন তাহারা (আশ্চর্যের সহিত) উহাদিগকে বলিবে, তোমরা আমাদের বিরুদ্ধে সাক্ষ্য দিলে কেন? আমরা তো দুনিয়াতে তোমাদেরই ভোগবিলাসের জন্য গোনাহ করিতাম। উহারা জবাবে বলিবে, আমাদেরকে সেই পবিত্র আল্লাহ তায়ালা কথা বলিবার শক্তি দিয়াছেন যিনি দুনিয়ার সবকিছুকে বাকশক্তি দান করিয়াছেন। তিনিই তোমাদেরকেও প্রথমবার পয়দা করিয়াছিলেন এখন আবার তা'হারই নিকট তোমরা ফিরিয়া আসিয়াছ।

হাদীসসমূহে এই সাক্ষ্য দেওয়ার বিভিন্ন ঘটনা বর্ণিত হইয়াছে। এক হাদীসে আছে—“কেয়ামতের দিন কাফের ব্যক্তি নিজের বদ আমলসমূহ জানা সত্ত্বেও অস্বীকার করিয়া বলিবে যে, আমি গোনাহ করি নাই। তখন তাহাকে বলা হইবে, তোমার প্রতিবেশী তোমার বিরুদ্ধে সাক্ষ্য দিতেছে। সে বলিবে, তাহারা শত্রুতা করিয়া মিথ্যা বলিতেছে। পুনরায় বলা হইবে, তোমার আত্মীয়-স্বজন সাক্ষ্য দিতেছে। সে তাহাদেরকেও মিথ্যাবাদী সাব্যস্ত করিবে। অতঃপর তাহার অঙ্গ-প্রত্যঙ্গকে সাক্ষী বানানো হইবে।” এক হাদীসে আছে, “সর্বপ্রথম উরু সাক্ষ্য প্রদান করিবে যে, কি কি অন্যায় কাজ তাহার দ্বারা করানো হইয়াছিল।”

এক হাদীসে আছে—“পুলসিরাতের উপর দিয়া সর্বশেষ যে ব্যক্তি পার হইবে সে এমনভাবে উঠিয়া-পড়িয়া পার হইতে থাকিবে যেমন ছোট বাচ্চাকে পিতা যখন মারিতে থাকে তখন সে কখনও এদিক কখনও ওদিক পড়িয়া যায়। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, তুমি যদি সোজা চলিয়া পুলসিরাত পার হইয়া যাইতে পার তবে কি তোমার সমস্ত আমলের কথা বলিয়া দিবে? সে ওয়াদা করিয়া বলিবে, আমি সবকিছু সত্য সত্য বলিয়া দিব। এমনকি আল্লাহ তায়ালার ইজ্জতের কসম খাইয়া বলিবে যে, আমি কোনকিছু গোপন করিব না। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, সোজা হইয়া দাঁড়াও এবং চলিতে থাক। সে অতি সহজে পুলসিরাত পার হইয়া যাইবে এবং পার হওয়ার পর তাহাকে জিজ্ঞাসা করা হইবে যে, আচ্ছা এখন বল। সে ব্যক্তি চিন্তা করিবে, যদি আমি স্বীকার করিয়া ফেলি তবে এমন না হয় যে, আমাকে আবার ফিরাইয়া দেওয়া হয়। এইজন্য সে পরিষ্কার অস্বীকার করিয়া বসিবে এবং বলিবে, আমি কোন গোনাহ করি নাই। ফেরেশতারা বলিবে, আচ্ছা, আমরা যদি সাক্ষী উপস্থিত করি? তখন সে এদিক-সেদিক দেখিবে যে, আশেপাশে কোন লোক নাই। সে মনে করিবে যে, এখন সাক্ষী কোথায় হইতে আসিবে, সকলেই তো নিজ নিজ ঠিকানায় পৌছিয়া গিয়াছে। কাজেই সে বলিবে, আচ্ছা সাক্ষী আন। তখন তাহার অঙ্গ-প্রত্যঙ্গকে হুকুম করা হইবে এবং উহারা বলিতে শুরু করিবে। বাধ্য হইয়া তাহাকে স্বীকার করিতে হইবে এবং নিজেই বলিবে যে, আমার আরও অনেক মারাত্মক গোনাহ বাকী রহিয়াছে যেইগুলি বর্ণনা করা হয় নাই। তখন আল্লাহ তায়লা এরশাদ করিবেন, যাও, আমি তোমাকে মাফ করিয়া দিলাম।”

মোটকথা, এই সমস্ত কারণে মানুষের উচিত, অঙ্গ-প্রত্যঙ্গের দ্বারা বেশী বেশী নেক আমল করা। যাহাতে উভয় প্রকারের সাক্ষী মিলিতে পারে। এই

কারণেই উপরোক্ত হাদীসে হুযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে গণনা করার হুকুম করিয়াছেন। এমনভাবে অন্যান্য হাদীসে মসজিদে বেশী বেশী আসা-যাওয়া করিতে হুকুম করিয়াছেন। কেননা, এই পদচিহ্নসমূহও সাক্ষ্য প্রদান করিবে এবং উহার সওয়াব লেখা হয়। কত সৌভাগ্যবান ঐ সমস্ত লোক যাহাদের জন্য গোনাহের কোন সাক্ষীই নাই, কেননা কোন গোনাহই করে নাই, অথবা তৌবা ইত্যাদির দ্বারা মাফ লইয়া গিয়াছে। পক্ষান্তরে সৎকাজ ও নেকীর সাক্ষী শত সহস্র রহিয়াছে। ইহা হাসিল করার সহজ পন্থা হইল, যখনই কোন গোনাহ হইয়া যায় সঙ্গে সঙ্গে তওবা করিয়া উহা মিটাইয়া ফেলিবে। কেননা, তওবা দ্বারা গোনাহ মুছিয়া যায়। যেমন দ্বিতীয় অধ্যায়ের তৃতীয় পরিচ্ছেদের ৩৩নং হাদীসের ব্যাখ্যায় বলা হইয়াছে আর নেক আমলসমূহ বাকী থাকিয়া যায়, ইহার সাক্ষীও থাকে এবং যেইসমস্ত অঙ্গ দ্বারা নেক আমলগুলি করা হইয়াছে উহারাও সাক্ষ্য প্রদান করে। বিভিন্ন হাদীসে বর্ণিত হইয়াছে যে, স্বয়ং নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে তাসবীহ গণনা করিয়াছেন। হযরত আবদুল্লাহ ইবনে আমর (রাযিঃ) বলেন, নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম অঙ্গুলির মাধ্যমে তাসবীহ গণনা করিতেন।

ইহার পর উপরোক্ত হাদীসে আল্লাহর যিকির হইতে গাফেল থাকার কারণে আল্লাহর রহমত হইতে বঞ্চিত করার ভয় দেখানো হইয়াছে। ইহাতে বুঝা যায় যে, যাহারা আল্লাহর যিকির হইতে বঞ্চিত থাকে তাহারা আল্লাহর রহমত হইতেও বঞ্চিত থাকে। কুরআন পাকে এরশাদ হইয়াছে, ‘তোমরা আমাকে স্মরণ কর, আমিও তোমাদেরকে (রহমতের সহিত) স্মরণ করিব।’ আল্লাহ তায়লা নিজের স্মরণকে বান্দার স্মরণের সহিত শর্তযুক্ত করিয়াছেন। কুরআন পাকে এরশাদ হইয়াছে :

وَمَنْ يَتَسْمَعْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ يَقِمْ لَهُ شَيْطَانًا مِمَّنْ لَهُ قُرْبَىٰ ۖ وَاللَّهُ لَيَبْصُرُ مَا تَعْمَلُونَ
عَنِ النَّبِيِّ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ مُتَعَدِّلٌ

অর্থাৎ, যে ব্যক্তি আল্লাহর যিকির হইতে (কুরআন পাক হউক বা অন্য কোন যিকির হউক—জানিয়া বুঝিয়া) অন্ধ হইয়া যায়, আমি তাহার উপর এক শয়তান নিযুক্ত করিয়া দেই। ঐ শয়তান সর্বদা তাহার সঙ্গে থাকে। আর ঐ শয়তান তাহার অন্যান্য সঙ্গীদেরকে লইয়া ঐ সমস্ত লোকদেরকে যাহারা আল্লাহর যিকির হইতে অন্ধ হইয়া গিয়াছে সোজা পথ হইতে সরাইতে থাকে। আর তাহারা ধারণা করে যে, আমরা হেদায়েতের উপর আছি। (সূরা যুখরুফ, আয়াত : ৩৬-৩৭)

হাদীসে আছে, প্রত্যেক ব্যক্তির সঙ্গে একটি শয়তান নিযুক্ত রহিয়াছে। কাফেরের সহিত এই শয়তান সর্বাবস্থায় থাকে। খানাপিনা, ঘুম-জাগরণ সকল অবস্থাতেই তাহার সহিত থাকে। কিন্তু মোমেনের নিকট হইতে সেই শয়তান কিছুটা দূরে থাকে এবং অপেক্ষা করিতে থাকে—যখনই তাহাকে যিকির হইতে একটু গাফেল পায় তখনই হামলা করিয়া বসে। অন্য এক আয়াতে এরশাদ হইয়াছে :

سُورَاتِ الشَّيْطَانِ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
(সূরা মুনাফিকুন)

অর্থাৎ, হে ঈমানদারগণ! তোমাদের ধনসম্পদ ও সন্তান-সন্ততি (এমনিভাবে অন্যান্য জিনিস) যেন তোমাদেরকে আল্লাহর যিকির হইতে গাফেল করিয়া না দেয়। আর যাহারা এইরূপ করিবে তাহারাই ক্ষতিগ্রস্ত। (সূরা মুনাফিকুন, আয়াত : ৯) আমি (ধন-সম্পদ) যাহা কিছু তোমাদেরকে দান করিয়াছি উহা হইতে তোমরা (আল্লাহর রাস্তায়) খরচ করিয়া লও ঐ সময় আসিয়া পড়ার পূর্বেই যখন তোমাদের কাহারও মৃত্যু আসিয়া হাজির হইবে আর যখন দুঃখ ও আফসোসের সহিত বলিবে, হে আমার পরোয়ারদেগার! কিছুদিনের জন্য আমাকে সুযোগ দিলেন না কেন ; যাহাতে আমি দান-খয়রাত করিয়া লইতাম এবং আমি নেক বান্দাদের অন্তর্ভুক্ত হইতাম। আল্লাহ তায়ালা কাহারও মৃত্যুর সময় আসিয়া গেলে আর সুযোগ দেন না। আল্লাহ তায়ালা তোমাদের আমল সম্পর্কে পুরাপুরি অবগত আছেন। (অর্থাৎ যেমন করিবে ভাল অথবা মন্দ তেমনই ফল পাইবে।)

আল্লাহ তায়ালা এমনিও বান্দা রহিয়াছেন, যাহারা কখনও যিকির হইতে গাফেল হন না। হযরত শিবলী (রহঃ) বলেন, আমি এক জায়গায় দেখিলাম—একজন পাগল লোককে দুষ্ট ছেলেরা টিল মারিতেছে। আমি তাহাদেরকে ধমকাইলাম। ছেলেরা বলিতে লাগিল, এই লোকটি বলে আমি আল্লাহকে দেখি। এই কথা শুনিয়া আমি পাগলের নিকটে গেলাম ; তখন সে কি যেন বলিতেছিল। খুব খেয়াল করিয়া শুনিলাম, সে বলিতেছে, তুমি খুব ভাল কাজ করিয়াছ যে, ছেলেদেরকে আমার পিছনে লেলাইয়া দিয়াছ। আমি বলিলাম, এই ছেলেরা তোমার উপর একটি অপবাদ দিতেছে। সে বলিল, কি বলে? আমি বলিলাম, তাহারা বলে, তুমি আল্লাহকে দেখ বলিয়া দাবী কর। এই কথা শুনিয়া সে এক চিৎকার দিয়া বলিল, শিবলী! ঐ পাক যাতের কসম, যিনি আমাকে আপন মহব্বতে ভগ্নাবস্থা করিয়া রাখিয়াছেন এবং কখনও তিনি আমাকে নিজের

কাছে আবার কখনও দূরে রাখিয়া উদ্ভাস্ত করিয়া রাখিয়াছেন। সামান্য সময়ের জন্যও তিনি আমার নিকট হইতে গায়েব হইলে (অর্থাৎ উপস্থিতি হাসিল না থাকিলে) আমি বিচ্ছেদ বেদনায় টুকরা টুকরা হইয়া যাইব। এই কথা বলিয়া সে আমার দিক হইতে মুখ ফিরাইয়া এই কবিতা পড়িতে পড়িতে চলিয়া গেল :

خَيْالِي فِي عَيْنِي وَذِكْرِي فِي فَيْ
وَمَثْوَايَ فِي قَلْبِي فَإِنْ تَغَيَّبَ

“তোমার চেহারা আমার চোখে বিরাজমান, তোমার যিকির আমার জবানে সর্বদা উচ্চারিত, তোমার ঠিকানা আমার অন্তরে অবস্থিত, সুতরাং তুমি কোথায় গায়েব হইবে।”

হযরত জুনাইদ বাগদাদী (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কালেমা লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ তালকীন করিল। তিনি বলিলেন, আমি ইহা কোন সময়ই ভুলি নাই অর্থাৎ ইহা ঐ ব্যক্তিকে স্মরণ করাও যে কখনও ভুলিয়াছে।

হযরত মামশাদ (রহঃ) বিখ্যাত বুযুর্গ ছিলেন। তাঁহার এন্তেকালের সময় নিকটে বসা এক ব্যক্তি তাঁহার জন্য দোয়া করিল, আল্লাহ তায়ালা আপনাকে জান্নাতের অমুক অমুক নেয়ামত দান করুন। ইহা শুনিয়া তিনি হাসিয়া উঠিলেন এবং বলিলেন, ত্রিশ বৎসর যাবৎ জান্নাত তাহার পূর্ণ সাজ-সজ্জাসহ আমার সামনে প্রকাশ হইতেছে। তথাপি আমি একবারও আল্লাহ তায়ালা হইতে নজর হটাইয়া ঐ দিকে তাকাই নাই।

হযরত রোয়াইম (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কালেমা তালকীন করিলে তিনি বলিলেন, আমি এই কালেমা ছাড়া অন্য কিছু ভাল করিয়া জানিই না।

আহমদ ইবনে খাজরাভিয়া (রহঃ) এর এন্তেকালের সময় কেহ তাহাকে কোন কথা জিজ্ঞাসা করিলে তাহার চক্ষু হইতে অশ্রু বহিতে লাগিল। তিনি বলিলেন, পঁচানব্বই বৎসর যাবৎ একটি দরজায় করাঘাত করিতেছি ; আজ সেই দরজা খুলিবার সময় আসিয়াছে। জানি না উহা সৌভাগ্যের সহিত খুলিবে নাকি দুর্ভাগ্যের সহিত ; এখন আমার কোন কথা বলার অবসর কোথায়।

۱۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَا
بُكَرَةَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
حُضُورِ أَقْدَسَ عَلَى النَّاسِ وَكُنْ مِنْ صَبَاحِ كِي نَازِ
كَهْ وَتَقْتِ أَنْ كَهْ پَاسِ سَهْ نَازِ كَهْ لَهْ

تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلے بیٹھی ہوئی (سبح میں مشغول تھیں) حضورؐ چاشت کی نماز کے بعد (دوپہر کے قریب) تشریف لاتے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں حضورؐ نے دریافت فرمایا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا عرض کیا جی ہاں! حضورؐ نے فرمایا میں نے تم سے (جدا ہونے کے) بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلہ میں تو لا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ

غالب ہو جاتیں وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِينَةَ عَرْشِهِ وَمَعَادَ كَلِمَاتِهِ (اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے موافق)۔

(رفاه مسلم كذا في الشكوة قال القاري وكذا اصحاب السنن الاربعة وفي الباب عن صفية قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي اربعة الاف نواة اسلم بطن الحديث اخرجه الحاكم وقال الذهبي صحيح)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت سعد
مُحْضَر اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ
ایک عثمائی عورت کے پاس تشریف
لے گئے اُن کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں
یا کنکر پائی رکھی ہوتی تھیں جن پر رویح
پڑ رہی تھیں محضوؓ نے فرمایا میں تجھے
ایسی چیز بتاؤں جو اس سے سہل ہو یعنی
کنکریوں پر گھٹنے سے سہل ہو یا ریشاد
فرمایا کہ اُس سے افضل ہو سُبْحَانَ

فِي مَسْجِدِهَا تَوَجَّعَ بَعْدَ أَنْ
أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَتْ مَا زِلْتُ
عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ
أَنْتُمْ كَلِمَاتٍ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتُ مِنْهُ الْيَوْمَ
لَوَزِنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
عَدَدَ خَلْقِهِ وَبِضَافَتِهِ وَزِنَةً
عَرُشِهِ وَمِثْلَ كَلِمَاتِهِ-

غالب ہو جاتیں وہ کلے یہ ہیں سُبْحَانَ
وَزِينَةُ عَرَشِهِ وَمَعَادَ كَلِمَاتِهِ (اللہ)
بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور
وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلام
وہ مسلمہ گذرنا الشکوۃ قال القاری
، صفیۃ قالت دخل علی رسول اللہ ص
الاسلم بھن الحدیث اخرجه الحاكم
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ قَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا ثَوْبٌ
أَوْ حَصَى تَسْبِيحُ بِهِ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ
بِمَا هُوَ أَلْسِرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا
أَنْ أَفْضَلَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا
خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ
اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ

اللّٰهُ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ
ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
مِثْلَ ذَلِكَ۔
کے درمیان ہے اور اللہ کی ہلکی بیان کرتی ہوں بقدر اس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے اور اس سب
کے برابر اللہ اکبر اور اس کے برابر ہی الحمد للہ اور اسی کے مانند لا الہ الا اللہ۔
(رداء البداء والترمذی وقال الترمذی حدیث غریب کذا فی المشکوٰۃ قال القاری
وفی نسخة حسن غریب اھ وفی المنہل اخرجہ ایضاً النسائی وابن ماجہ وابن حبان
والحاکم والترمذی وقال حسن غریب من هذا الوجه اھ قلت وصححه الذہبی،

(১৯) উম্মুল মোমেনীন হযরত জুওয়াইরিয়া (রাযিঃ) বলেন, হযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফজরের নামাযের সময় তাহার নিকট হইতে নামাযের উদ্দেশ্যে বাহির হইয়া গেলেন। আর তিনি আপন জায়নামাযে বসিয়া (তসবীহ পড়িতেছিলেন।) নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম (দ্বিপ্রহরের কাছাকাছি) চাশতের নামাযের পর ফিরিয়া আসিলেন। তিনি তখনও একই অবস্থায় বসিয়াছিলেন। হযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম জিজ্ঞাসা করিলেন, তুমি কি সেই অবস্থায়ই আছ? যে অবস্থায় আমি তোমাকে ছাড়িয়া গিয়াছিলাম। তিনি আরজ করিলেন, হাঁ। হযুর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন—“আমি তোমার নিকট হইতে যাওয়ার পর চারটি কালেমা তিনবার পড়িয়াছি। যদি উহাকে তুমি সকাল হইতে এই পর্যন্ত যাহা কিছু পড়িয়াছ সবকিছুর মোকাবেলায় ওজন করা হয় তবে উহা ভারী হইয়া যাইবে। সেই চার কালেমা এই :

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِينَةَ عَرْشِهِ وَمِعَادَ كَلِمَاتِهِ

“আমি আল্লাহর পবিত্রতা বর্ণনা করিতেছি, আল্লাহর প্রশংসা করিতেছি, তাঁহার সৃষ্ট মখলুকের সংখ্যা পরিমাণ এবং তাঁহার সন্তুষ্টির সমপরিমাণ এবং তাঁহার আরশের ওজন পরিমাণ, তাঁহার কালেমাসমূহের সংখ্যা পরিমাণ।” (মিশকাত ৪ মুসলিম)

আলাইহি ওয়াসাল্লামের সহিত একজন মহিলা সাহাবিয়ার নিকট তশরীফ নিয়া গেলেন। তাঁহার সম্মুখে খেজুরের বীচি অথবা কংকর রাখা ছিল। উহা দ্বারা তিনি তসবীহ পড়িতেছিলেন। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ফরমাইলেন, আমি তোমাকে এমন জিনিস বলিয়া দিব কি যাহা ইহা হইতে সহজ অর্থাৎ কংকর দ্বারা গণনা করা হইতে সহজ হয়। অথবা এরূপ বলিয়াছেন যে, ইহা হইতে উত্তম হয়। তাহা হইল :

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَاللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

“আমি আল্লাহর প্রশংসা করিতেছি, আসমানে সৃষ্ট তাঁহার মখলুকের সমপরিমাণ, জমিনে সৃষ্ট তাঁহার মখলুকের সমপরিমাণ, এই দুইয়ের মাঝখানে আসমান ও জমিনের মাঝখানে সৃষ্ট মখলুকের সমপরিমাণ। আমি আল্লাহর পবিত্রতা বর্ণনা করিতেছি ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ যাহা তিনি সৃষ্টি করিবেন। আর ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘আল্লাহু আকবার’, ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘আল-হামদুলিল্লাহ’ এবং ঐ সবকিছুর সমপরিমাণ ‘লা ইলাহা ইল্লাল্লাহ’ এবং ঐ সব কিছুর সমপরিমাণ ‘ওয়া লা-হাওয়ালা ওয়ালা কুওয়াতা ইল্লাবিলাহ।’” (মিশকাত : আবু দউদ, তিরমিযী)

ফায়দা : মোল্লা আলী কারী (রহঃ) লিখিয়াছেন, এইভাবে তসবীহ উত্তম হওয়ার অর্থ হইল, উল্লেখিত শব্দগুলি সহ যিকির করার দ্বারা আলোচ্য অবস্থা ও গুণাবলীর দিকে মন আকৃষ্ট হইবে। আর ইহা বলা বাহুল্য যে, চিন্তা-ফিকির ও ধ্যান যত বেশী হইবে যিকির তত উত্তম হইবে। এইজন্যই চিন্তা ও ফিকিরের সহিত কুরআনের অল্প তেলাওয়াত চিন্তা-ফিকির ব্যতীত বেশী তেলাওয়াত হইতে উত্তম। কোন কোন ওলামায়ে কেরাম বলিয়াছেন, এই ধরনের যিকির উত্তম হওয়ার কারণ হইল, এইগুলিতে আল্লাহ তায়ালার হামদ ও ছানা গণনার ব্যাপারে বান্দার অক্ষমতা প্রকাশ করা হইয়াছে, নিঃসন্দেহে ইহা বান্দার পরিপূর্ণ আব্দীয়ত অর্থাৎ দাসত্বের পরিচয়। এইজন্য কোন কোন সূফী বলিয়াছেন—‘অসংখ্য-অগণিত গোনাহ করিতেছ অথচ আল্লাহর নাম গণিয়া গণিয়া সীমিত সংখ্যায় লইতেছ!’ ইহার অর্থ এই নয় যে, আল্লাহর

নাম গণনা করা উচিত নয়। যদি তাহাই হইত তবে বহু হাদীসে বিশেষ বিশেষ সময়ে বিশেষ বিশেষ সংখ্যায় তসবীহ গণনা করিয়া পড়ার কথা কেন বলা হইয়াছে? অথচ বহু হাদীসে বিশেষ বিশেষ পরিমাণের উপর বিশেষ ওয়াদা করা হইয়াছে। বরং উহার অর্থ হইল কেবল নির্দিষ্ট সংখ্যাকে যথেষ্ট মনে করা চাই না। অতএব নির্দিষ্ট সময়ের ওযিফা আদায়ের পর অবসর সময়ে যতসম্ভব অগণিত সংখ্যায় আল্লাহর যিকিরে মশগুল থাকা চাই। কেননা, ইহা এত বড় সম্পদ যাহা সংখ্যার ধরা বাঁধা সীমারও উর্ধ্বে।

উল্লেখিত হাদীসসমূহ দ্বারা সুতায় গাঁথা প্রচলিত তসবীহ জায়েয হওয়া প্রমাণিত হয়। কেহ কেহ ইহাকে বেদআত বলিয়াছেন কিন্তু ইহা সঠিক নয়। হযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম বীচি অথবা কংকর দ্বারা গণনা করিতে দেখিয়া কোনরূপ বাধা বা অসম্মতি প্রকাশ করেন নাই। কাজেই মূল বিষয়টি প্রমাণিত হইয়া গিয়াছে। সুতায় গাঁথা বা না গাঁথার মধ্যে কোন পার্থক্য নাই। এইজন্যই সমস্ত মাশায়েখ ও ফকীহগণ ইহা ব্যবহার করিয়া আসিতেছেন। মাওলানা আবদুল হাই (রহঃ) এই সম্পর্কে ‘নুজহাতুল ফিকার’ নামক একটি স্বতন্ত্র পুস্তিকা রচনা করিয়াছেন। মোল্লা আলী কারী (রহঃ) বলেন, উল্লেখিত হাদীস প্রচলিত তাসবীহ জায়েয হওয়ার সহীহ দলীল। কেননা, নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম ঐ সমস্ত খেজুরের বীচি ও কংকরের সাহায্যে তাসবীহ পড়িতে দেখিয়া কোনরূপ অসম্মতি প্রকাশ করেন নাই। ইহা একটি শরীয়তসম্মত দলীল। আর সুতায় গাঁথা ও খোলা থাকার মধ্যে কোন পার্থক্য নাই। এই কারণে যাহারা ইহাকে বেদআত বলেন, তাহাদের উক্তি নির্ভরযোগ্য নহে।

সূফিয়ায়ে কেরামের পরিভাষায় প্রচলিত তসবীহকে শয়তানের জন্য চাবুক স্বরূপ বলা হয়। হযরত জুনায়েদ বাগদাদী (রহঃ) আধ্যাত্মিকতার চরম পর্যায়ে পৌঁছার পরও তাহার হাতে তসবীহ দেখিয়া কেহ জিজ্ঞাসা করিলে তিনি বলিলেন, যে তসবীহের সাহায্যে আমি আল্লাহ পর্যন্ত পৌঁছিয়াছি, উহাকে আমি কি করিয়া ছাড়িতে পারি?

বহু সাহাবায়ে কেরাম হইতে ইহা বর্ণিত আছে, তাহাদের নিকট খেজুরের বীচি অথবা কংকর থাকিত। তাহারা উহা দ্বারা গণনা করিয়া তাসবীহ পড়িতেন। হযরত আবু সাফিয়্যাহ সাহাবী (রাযিঃ) হইতে বর্ণিত, তিনি কংকর দ্বারা গণনা করিয়া তসবীহ পড়িতেন। হযরত সাঈদ ইবনে আবী ওয়াক্কাস (রাযিঃ) হইতে খেজুরের বীচি ও কংকর উভয়টি দ্বারা গণনা করা বর্ণিত হইয়াছে। হযরত আবু সাঈদ খুদরী (রাযিঃ) হইতেও

কংকর দ্বারা তসবীহ গণনা করা বর্ণিত হইয়াছে। 'মেরকাত' কিতাবে লিখা হইয়াছে, হযরত আবু হুরায়রা (রাযিঃ)-র নিকট গিরা লাগানো একটি সুতা ছিল উহা দ্বারা তিনি গণনা করিতেন। আবু দাউদ শরীফে আছে, হযরত আবু হুরায়রা (রাযিঃ)-র নিকট খেজুরের বীচি বা কংকর ভর্তি একটি থলি ছিল, তিনি উহা দ্বারা তসবীহ পড়িতেন। যখন থলি খালি হইয়া যাইত তখন তাহার বাঁদী আবার ভরিয়া তাহার নিকট রাখিয়া দিত। অর্থাৎ তসবীহ গণনার জন্য থলি হইতে বাহির করিতে থাকিতেন। এইভাবে থলি খালি হইয়া যাইত। অতঃপর বাঁদী সেইগুলিকে একত্র করিয়া আবার ভরিয়া রাখিত।

হযরত আবু দারদা (রাযিঃ) হইতেও ইহা বর্ণিত হইয়াছে যে, তাহার একটি থলি ছিল। ফজরের নামায় পড়িয়া তিনি এই থলি নিয়া বসিতেন এবং থলি খালি না হওয়া পর্যন্ত বসিয়া পড়িতে থাকিতেন। হযরত সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের গোলাম হযরত আবু সাফিয়াহ (রাযিঃ)-র সামনে একটি চামড়া বিছানো থাকিত। উহার উপর বহু কংকর রাখা থাকিত। তিনি জওয়াল অর্থাৎ দুপুর পর্যন্ত এইগুলি দ্বারা পড়িতে থাকিতেন। যখন দুপুর হইয়া যাইত ঐ চামড়া উঠাইয়া নেওয়া হইত। আর তিনি অন্য প্রয়োজনীয় কাজে লাগিয়া যাইতেন। জোহরের নামাযের পর পুনরায় উহা বিছাইয়া দেওয়া হইত এবং সন্ধ্যা পর্যন্ত তিনি উহা পড়িতে থাকিতেন। হযরত আবু হুরায়রা (রাযিঃ)-র পৌত্র বর্ণনা করেন, আমার দাদার নিকট একটি সুতা ছিল। উহাতে দুই হাজার গিরা লাগানো ছিল। তিনি উহার তসবীহ না পড়া পর্যন্ত ঘুमाইতেন না। হযরত হোসাইন (রাযিঃ)-র কন্যা হযরত ফাতেমা (রহঃ) সম্পর্কে বর্ণিত আছে, তাহার নিকট বহু গিরা লাগানো একটি সুতা ছিল। উহা দ্বারা তিনি তসবীহ পড়িতেন।

সুফিয়ায়ে কেরামের নিকট তসবীহকে 'মুজাককিরা' (স্মরণ করাইয়া দিবার বস্তু) বলা হয়। কেননা, ইহা হাতে নিলে এমনিতেই কিছু না কিছু পড়িতে মনে চায়। কাজেই ইহা যেন আল্লাহর নাম স্মরণ করাইয়া দেয়। এই সম্পর্কে হযরত আলী (রাযিঃ) হইতে একটি হাদীসও বর্ণিত আছে, হযরত সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইয়াছেন, তসবীহ কতই না উত্তম মুজাককিরা বা স্মারক। হযরত মাওলানা আবদুল হাই (রহঃ) এই সম্পর্কে একটি মুসালাসাল হাদীস বর্ণনা করিয়াছেন অর্থাৎ মাওলানা আবদুল হাই (রহঃ) হইতে উপর পর্যন্ত একের পর এক সকল উস্তাদই তাহার শাগরেদকে একটি করিয়া তসবীহ দান করিয়াছেন এবং

উহাতে পড়ার অনুমতি দিয়াছেন। উপরের দিকে এই ধারা হযরত জুনায়েদ বাগদাদী (রহঃ)-এর এক শাগরেদ পর্যন্ত পৌছে। তিনি বলেন, আমি আমার উস্তাদ হযরত জুনায়েদ (রহঃ)-এর হাতে তসবীহ দেখিয়া জিজ্ঞাসা করিলাম, আপনি এত উচ্চ মর্যাদা লাভের পরও তসবীহ হাতে রাখেন? তিনি বলিলেন, আমি আমার উস্তাদ সিররী ছাকতী (রহঃ) এর হাতে তসবীহ দেখিয়া এই প্রশ্নই করিয়াছিলাম যাহা তুমি করিলে। তিনি বলিয়াছেন, আমি আমার উস্তাদ মারুফ কারখী (রহঃ)-এর হাতে তসবীহ দেখিয়া এই প্রশ্নই করিয়াছিলাম। তিনি বলিলেন, আমি আমার উস্তাদ বিশরে হাফী (রহঃ)-এর হাতে তসবীহ দেখিয়া এই প্রশ্নই করিয়াছিলাম। তিনি বলিয়াছিলেন, আমি আমার উস্তাদ ওমর মক্কী (রহঃ)-এর হাতে তসবীহ দেখিয়া এই প্রশ্নই করিয়াছিলাম। তিনি বলিয়াছিলেন, আমি আমার উস্তাদ (সমস্ত চিশতিয়া মাশায়েখদের সরদার) হযরত হাসান বসরী (রহঃ)-এর হাতে তসবীহ দেখিয়া আরজ করিলাম, আপনি এত উচ্চ মর্যাদার অধিকারী হওয়া সত্ত্বেও আপনার হাতে তসবীহ রহিয়াছে। তিনি বলিয়াছিলেন, আমি তাসাউফের শুরুতে ইহা দ্বারাই কাজ লইয়াছিলাম এবং ইহা দ্বারাই উন্নতি লাভ করিয়াছিলাম। এখন শেষ অবস্থায় উহাকে ছাড়িয়া দিতে মনে চায় না। আমি চাই—দিলে, জবানে, হাতে সর্বভাবে আল্লাহর یشিকর করি। অবশ্য মুহাদ্দেসগণের দৃষ্টিতে উক্ত বর্ণনার উপর আপত্তিও করা হইয়াছে।

حضرت علیؑ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا
کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہؑ کا جو
حضرت کی صاحبزادی اور سب گھروالوں میں
زیادہ لادلی تھیں قصہ سنناؤں؟ انہوں
نے عرض کیا ضرور سنائیں۔ فرمایا کہ وہ خود
چلی بیستی تھیں جس سے ہاتھوں میں گئے
پڑ گئے تھے اور خود ہی مشک بھر کر
لائی تھیں جس سے سینہ پر رستی کے
نشان پڑ گئے تھے خود ہی بھاڑ دیتی تھیں
جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے
ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

۲۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَلَا
أُحَدِّثُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ
فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ إِنَّهَا جَرَتْ بِالرَّحْلِ
حَتَّى أَثَرُ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَمَّتْ بِالْفَرْجِ
حَتَّى أَثَرُ فِي نَحْوِهَا وَكَتَبَتْ الْبَيْتَ
حَتَّى إِغْبَرَّتْ ثِيَابَهَا فَآلَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَامَ فَلَمَّا
لَوْ أَكْبَرَتْ أَبَاكَ فَسَأَلَتْهُ خَادِمًا فَأَتَتْهُ
فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ جَدًّا تَأْتَا فَرَجَعَتْ

مِنْ ذَلِكَ تُكَثِّرُونَ اللَّهَ عَلَى أَنْ
كُلَّ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً
وَلَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا
وَلَثَلَاثِينَ تَحْسِيدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَعُدَّةً لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
کے بعد یہ تینوں کلمے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳، ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ لیا کرو یہ غلام سے بہتر ہے۔

(رداء البوداؤد وفي الجامع الصغير برواية ابن مسنود عن جليس كان يامر نسائه
إذا ارادت احدا من ان تنام ان تحمد الحديث ورقوله بالضعف)

(۲۰) ہयरत آلی (راہیہ) تہا ہر اک شاہرہ دہکے بلیلین، آمی
تو ماکے آمار اہہ آمار ستری، نبی کریم ساللاالہ آلایہ
ویاساللا مہر پریاتما کنیا ہयरت فاتہما (راہیہ)۔ ر۔ ঘটنا سناہ
کی؟ تینی آراج کریلین، اہہ شنان۔ ہयरت آلی (راہیہ)
بلیلین، ہयरت فاتہما (راہیہ) نیج ہاتہ یاتا چالایہ تین۔ یدرن
ہاتہ گیٹ پڈیا گیاہیل۔ نیجہ ہ مشک ہریا پانی ہہن کرریا
آنیہ تین۔ یدرن بکےر اہر رشیہ داہ پڈیا گیاہیل۔ نیج ہاتہ
ہر ہاڈو دیتہن۔ فہلے، کاہڈ۔ چاہڈ مہلا ہہیا ہاکیت۔ اکہار
ہयर ساللاالہ آلایہ ویاساللا مہر نیٹ کیہو گولام و ہاڈی
آسیاہیل۔ آمی ہयरت فاتہما (راہیہ) کے بلیلام، پیتار نیٹ
ہہتہ یادی اکہہن ہادہم چاہیا آنیہ تہ تہ ہال ہہت اہہ تو مار
کٹ کیہوٹا لاہہ ہہت۔ تینی گہلین ہयर ساللاالہ آلایہ
ویاساللا مہر ہہدہتہ، لاکہہن ہرتی ہیل دہریا فیریا چلیا
آسیلین۔ ہر دین ہयर ساللاالہ آلایہ ویاساللا مہر نیجہ ہ تہریف
آنیلین اہہ بلیلین، تومی کال کی ہہنی گیاہیلے؟ ہयरت
فاتہما (راہیہ) چوہ کرریا رہیلین (لہجہ کیہو بلیتہ پاریلین
نا)۔ (ہयरت آلی (راہیہ) ہلین) آمی آراج کریلام، ہیا
راساللاالہ! ہاتا پیہار کارہ تہا ہر ہاتہ داہ پڈیا گیاہے، پانی

فَاَمَّا مَا مِنَ الْعَدِّ فَقَالَ مَا كَانَ
حَاجَتَكَ فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ اَنَا اَحَدُ ثَلَاثٍ
يَا رَسُولَ اللَّهِ جَرَتْ بِالرَّحْمَى حَتَّى اُزِنْتُ
فِي يَدِهَا وَحَلَلْتُ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى اُزِنْتُ
فِي نَحْوِهَا فَلَمَّا اَنَّ جَاءَكَ الْخَدَمُ
اَمَرْتُمَا اَنْ تَأْتِيَا فَتَسْتَخْدِمَا خَاوِمًا
يَقِيهَا حَرَّ مَا هِيَ فِيهِ قَالَ اَتَقْبَلُ اللَّهَ
يَا فَاطِمَةُ وَ اَدْعِي فَرِيضَةَ رَبِّكَ وَاعْبُدِي
عَمَلًا اَهْلِكَ فَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ
فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدِي ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ
فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ خَادِمٍ
قَالَتْ رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنِ رَسُولِهِ
(اخرجه البوداؤد) وفي الباب عَنْ
الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ الْعُمَرِيِّ اَنَّ اُمَّ
الْمَكْحُوَّةِ اَوْضْبَاعَةَ ابْنَتِي الزُّبَيْرِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَتْهُ عَنْ اِحَدِهِمَا
اَنَّهَا قَالَتْ اَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَذَهَبَتْ
اَنَا وَ اُخْتِي وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُونَا
إِلَيْهِ مَا نَكُونُ فِيهِ وَ سَأَلْنَا لَا اَنْ
يَأْمُرَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبِيحِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَبِّحْكِ بَيَّتَا بَدْرًا لَكُنْ
سَاءَ لَكُنْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنْ

خدمت میں کچھ لونڈی غلام آتے ہیں نے
حضرت فاطمہ سے کہا کہ تم اگر اپنے والد صاحب
کی خدمت میں جا کر ایک خادمہ مانگ لو
تو اچھا ہے سہولت ہے گی وہ گئیں حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگوں
کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم دوسرے روز خود ہی مکان پر
تشریف لائے اور فرمایا تم کل کس کام کو آئی
تھیں وہ چپ ہو گئیں (شرم کی وجہ سے
بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور
مجھ سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے، مشیہ بہرے
کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے، ہاڑو
دینے کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے ہیں کل
آپ کے پاس کچھ لونڈی غلام آتے تھے
اس لئے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک
خادمہ اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں
سہولت ہو جائے حضور نے فرمایا فاطمہ
اللہ سے ڈرتی رہو اور اس کے فرض ادا کرتی
رہو اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب
سونے کے لئے لیٹو تو سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳
مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳
مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ خادمہ سے بہتر ہے
انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ کی تقدیر
اوپر اس کے رسول (کی تجویز) سے راضی
ہوں دوسری حدیث میں حضور کی چچا
زاوہ بنوں کا قصہ بھی اسی قسم کا آیا ہے

ভর্তি মোশক বহন করিয়া আনার কারণে বুকের উপর রশির দাগ পড়িয়া গিয়াছে। ঝাড়ু দেওয়ার কারণে কাপড়-চোপড় ময়লা হইয়া থাকে। গতকাল আপনার নিকট কিছু গোলাম ও বাঁদী আসিয়াছিল সেইজন্য আমি নিজেই তাঁহাকে বলিয়াছিলাম একজন খাদেম চাহিয়া আনার জন্য। যাহাতে তাঁহার কষ্ট কিছুটা লাঘব হইয়া যায়। হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম এরশাদ ফরমাইলেন, হে ফাতেমা! আল্লাহকে ভয় করিতে থাক। তোমার ফরয আদায় করিতে থাক। আর ঘরের কাজকর্ম করিতে থাক। আর যখন ঘুমাইবার জন্য শয়ন কর তখন ৩৩ বার সুবহানাল্লাহ, ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ এবং ৩৪ বার আল্লাহু আকবার পড়িয়া নিও। ইহা খাদেম হইতে উত্তম আমল। তিনি বলিলেন, আমি আল্লাহ তায়ালা (তাকদীর) ও তাহার রাসুলের (ফয়সালার) উপর সন্তুষ্ট আছি। (আবু দাউদ)

আরেক হাদীসে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের ফুফাত বোনদের ঘটনাও অনুরূপ বর্ণিত হইয়াছে। তাঁহারা বলেন, আমরা দুই বোন এবং হুযূরের কন্যা হযরত ফাতেমা (রাযিঃ) সহ তিনজন হুযূর (সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের খেদমতে হাজির হইলাম এবং নিজেদের কষ্ট ও অসুবিধার কথা উল্লেখ করিয়া একজন খাদেম চাহিলাম। তখন তিনি এরশাদ ফরমাইলেন—‘বদর যুদ্ধে যাহারা শহীদ হইয়াছে তাহাদের এতীম সন্তানরা খাদেম পাওয়ার ব্যাপারে তোমাদের চাইতে বেশী হক রাখে। আমি তোমাদের জন্য খাদেমের চাইতেও উত্তম জিনিস বলিয়া দিতেছি—তোমরা প্রত্যেক নামাযের পর সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ, আল্লাহু আকবার এই তিনটি কালেমা তেত্রিশবার করিয়া পড় আর একবার এই কালেমা পড়িয়া লও—ইহা খাদেম হইতে উত্তম।

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَيَاةُ
وَمَوْعِدُهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ফায়দা : হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম পরিবারের লোকদেরকে এবং আত্মীয়-স্বজনকে বিশেষভাবে এই সমস্ত তসবীহ পড়ার জন্য হুকুম করিতেন। এক হাদীসে আছে—‘হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম নিজের বিবিদেরকে শুইবার সময় সুবহানাল্লাহ, আল-হামদুলিল্লাহ ও আল্লাহু আকবার তেত্রিশবার করিয়া পড়িতে বলিতেন।’

উপরোক্ত হাদীসে হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম দুনিয়াবী কষ্ট ও পরিশ্রমের মোকাবেলায় এই সমস্ত তসবীহ শিক্ষা দিয়াছেন। ইহার বাহ্যিক কারণ একেবারে স্পষ্ট যে, মুসলমানের জন্য দুনিয়াবী কষ্ট ও

পরিশ্রম ভ্রক্ষেপ করার বিষয় নয়; বরং তাহার জন্য জরুরী হইল সবসময় আখেরাত ও মরণের পরের জীবনের সুখ-শান্তির ফিকির করা। এইজন্য হুযূর সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম দুনিয়ার ক্ষণস্থায়ী জিন্দেগীর দুঃখ-কষ্ট হইতে দৃষ্টি সরাইয়া আখেরাতের সুখ-শান্তির ছামান বৃদ্ধি করার জন্য মনোযোগী করিয়াছেন। আর এই তসবীহসমূহ আখেরাতে অধিক উপকারী হওয়াটা এই অধ্যায়ে বর্ণিত রেওয়ায়েতসমূহ দ্বারা স্পষ্ট বুঝা যায়। ইহা ছাড়া দ্বিতীয় কারণ ইহাও হইতে পারে যে, এই সমস্ত তসবীহের মধ্যে আল্লাহ তায়ালা যেমন দ্বীনি উপকার ও লাভ রাখিয়াছেন তেমনি দুনিয়াবী ফায়দাও রাখিয়াছেন। আল্লাহ তায়ালা পাক কালেমে রাসূল সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লামের পাক কালেমে অনেক জিনিস এমন রহিয়াছে যেইগুলি দ্বারা আখেরাতের ফায়দার সাথে সাথে দুনিয়ারও ফায়দা হাসিল হয়। যেমন এক হাদীসে আছে, দাজ্জালের যামানায় ফেরেশতাদের খাদ্যই মুমিনদের খাদ্য হইবে। (অর্থাৎ তাসবীহ তাকদীস সুবহানাল্লাহ ইত্যাদি শব্দ পড়া)। যেই ব্যক্তি মুখে এই কালেমাগুলি পড়িবে আল্লাহ তায়ালা তাহার ক্ষুধার কষ্ট দূর করিয়া দিবেন। এই হাদীস হইতে ইহাও জানা গেল যে, এই দুনিয়াতে খানাপিনা না করিয়া শুধু আল্লাহর যিকিরের উপর জীবন-যাপন সম্ভব হইতে পারে। দাজ্জালের সময় সাধারণ মুসলমানের এই সৌভাগ্য লাভ হইবে, কাজেই এই জামানায় খাছ মুমিনদের সেই অবস্থা হাসিল হওয়া অসম্ভব কিছু নহে। এইজন্যই যে সকল বুয়ুর্গদের সম্পর্কে এই ধরনের বহু ঘটনা বর্ণিত হইয়াছে যে, তাঁহারা সামান্য খাদ্যের উপর কিংবা একেবারে না খাইয়া দিনের পর দিন কাটাইয়া দিতেন। এইগুলিকে অস্বীকার করার কোন কারণ নাই।

এক হাদীসে আছে, যদি কোথাও আগুন লাগিয়া যায় তবে বেশী বেশী আল্লাহু আকবার পড়িতে থাক; ইহা আগুনকে নিভাইয়া দেয়।

‘হিসনে হাসীন’ কিতাবে আছে, কোন ব্যক্তি যদি কাজকর্মে ক্লান্তি বা কষ্ট অনুভব করে কিংবা শক্তি পাইতে চায়, তবে সে যেন শুইবার সময় সুবহানাল্লাহ ৩৩ বার আল-হামদুলিল্লাহ ৩৩ বার, আল্লাহু আকবার ৩৪ বার পড়ে। অথবা প্রত্যেকটি ৩৩ বার কিংবা যে কোন দুইটি ৩৩ বার ও একটি ৩৪ বার পড়িয়া নেয়। যেহেতু বিভিন্ন হাদীসে বিভিন্ন সংখ্যা বর্ণিত হইয়াছে সেহেতু সবগুলিই বর্ণনা করিয়া দিয়াছেন।

যে সকল হাদীসে নবী করীম সাল্লাল্লাহু আলাইহি ওয়াসাল্লাম হযরত ফাতেমা (রাযিঃ)কে খাদেমের পরিবর্তে এই তাসবীহসমূহ শিক্ষা দিয়াছেন উহার ব্যাখ্যায় হাফেজ ইবনে তাইমিয়াহ (রহঃ) এই কথা বলিয়াছেন যে,

یہ بآکشی نیایمیت ائی تاسویہگولی پڈیے سے کون کسٹ و پاریشمرے کاجے کلاستی انوبوب کریرے نا۔ هافےج ایبنے هبر (رهঃ) বলেন، سامانآ کلاستی انوبوب هیلےو کونرکپ ککیت هیبے نا۔ موالا آلی کاری (رهঃ) لیخیایهئن، ائی آممل پریککیت، ائی تاسویهسمهه شویبار समय पाठ करी क्लास्ति दूर हওয়া و शक्ति ब्दिर कारण हय। आल्लामा सुयूती (رهঃ) 'मेरकातूस सुउद' कितारे लिखियाहेन, अई समस्त तसवीह खामेम हईते उत्तम हওয়া, आखेरात व दुनिया उभय हिसाबे हईते पारे। आखेराते अई हिसाबे ये, अई समस्त तसवीह आखेराते यत उपकारी हईबे दुनियाते खामेम अत उपकारी हईते पारे ना। आर दुनियाते अई हिसाबे ये, अई समस्त तसवीह पडार कारणे कजे-कमे यतटुकु शक्ति व हिम्मत लाभ हईते पारे, खामेम द्वारा ताहा हईते पारे ना।

अक हदीसे आहे, दुईटि आमल अमन आहे, ये बआकशि उहार उपर आमल करिबे से जानाते प्रवेश करिबे। आमल दुईटि खूबई सहज किन्तु उहार उपर आमलकारी खूबई कम। अकटि हईल, अई तसवीहगुलिके प्रतयेक नामायेर पर दश दश बार करिया पडिबे। पडार मध्ये तो अकशत पक्षगश किन्तु आमलेर पाल्लाय पनेरशत हईबे। द्वितीयटि हईल, शूईबार समय सुबहानाल्लाह ७७ बार, आल-हामदुलिन्नाह ७७ एवं आल्लाह आकबार ७४ बार पडिबे। पडार मध्ये तो अकशत हय किन्तु सওয়াबेर दिक् हईते अक हाजार हईबे। केह जिङ्गसा करिल, हिया रासूलाल्लाह ! उहार कि कारण ये उहार आमलकारी अनेक कम हईबे ? हयूर साल्लाल्लाह आलाहिहि वयासाल्लाम अरशад फरमाहिलेन, नामायेर समय शयतान आसिया बलिंते থাকे, तोमार अमूक कज आहे, अमूक प्रयोजन रहिया गियाहे। अनुरूप शूईबार समयव से विभिन्न प्रयोजनेर विषय स्मरण कराहिया देय। फले तसवीह पडा बाद पडिया यय।

अई समस्त हदीसेर मध्ये उहाव गडीरभाबे चिन्ता करिबार विषय ये, हयरत फातेमा (रायिः) जानाती महिलागणेर सर्दार, दोजाहानेर बादशाहेर कन्या निज हाते आटा पिशितेन, फले ताहार हाते गिट पडिया गियाछिल। निजेई पानिर मोशक बहन करिया आनितेन, फले ताहार बूके रशिर दाग पडिया गियाछिल। निज हाते घर बाडू इत्यादि समस्त कज करितेन, फले कापड-चोपड मयला हईया थाकित। आटा मला रुटि पाकानो अककथाय, समस्त कज तिनि निज हाते करितेन। आमादेर स्त्रीगण अई समस्त कज तो दूरेर कथा उहार अर्धेकव कि निज हाते करिया थाकेन ! यदि ना करेन तबे कत लज्जार कथा ये, याहादेर

मनिबदेर जिन्दगी अइरूप ताहादेर नाम धारणकारी, ताहादेर नामेर उपर गर्बकारीदेर जिन्दगी ताहादेर धारे काहेव हईबे ना ? उचित तो छिल गोनामदेर कज एवं ताहादेर परिश्रम मनिबदेर तुलनाय आरो बेशी हईबे। किन्तु आफसोसेर विषय हईल आमरा उहार धारे-काहेव नाह। فَالَى اللّٰهِ الْمُسْتَكْبِرِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ (अभियोग आल्लाह पाकेर दरबारेई एवं ताहारई साहाय प्रार्थना करितेछि।)

परिशिष्ट

परिशेषे अति गुरुत्वपूर्ण अकटि विषय आलोचना करितेछि। आर उहारई उपर अई पुस्तिका समाप्त करितेछि। उपरे वर्णित तसवीहसमूह अत्यन्त गुरुत्वपूर्ण एवं दुनिया व आखेराते दरकारी व उपकारी। येमन उपरे वर्णित हदीस द्वारा जाना हईयाहे। अई गुरुत्व व फयीलतेर कारणे हयूर साल्लाल्लाह आलाहिहि वयासाल्लाम अकटि विशेष नामायेर जन्य उंसाहित करियाहेन याहा 'सालातूत तसवीह' (तसवीहेर नामाय) नामे प्रसिद्ध। अई नामायेर मध्ये तिनशतबार उक्त तसवीह पडा हय बलिया उहाके सालातूत तसवीह बला हय। हयूर साल्लाल्लाह आलाहिहि वयासाल्लाम अत्यन्त गुरुत्वेर सहित उंसाह प्रदानसह अई नामाय शिक्षा दियाहेन।

हदीस शरीफे आहे :

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس! میرے چچا کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں ایک شمشیر کروں ایک چیز بتاؤں تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب ہی معاف فرما دیں گے، وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلوۃ التبیح کی نیت باندھ کر پڑھو اور ہر رکعت میں جب

① عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَمْلَأُ بِكَ عَشْرَ خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَؤَلَّهَ وَأَخْرَجَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاةً وَعَمَلَهُ صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً سِرَّةً وَعَلَانِيَةً أَنْ تَقُولَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ فَادْفِرْغَتْ مِنْ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ

قَائِلَةً قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
خَمْسَ عَشْرَةَ ثَمَّ تَرَكْتُمْ فَقُولُهَا
أَنْتَ لَا كَيْفَ عَشْرًا ثَمَّ تَرَفَّعْ رَأْسَكَ
مِنَ الرَّكْعَةِ فَقُولُهَا عَشْرًا ثَمَّ
تَهَوَّيْ سَاجِدًا فَقُولُهَا وَأَنْتَ
سَاجِدٌ عَشْرًا ثَمَّ تَرَفَّعْ رَأْسَكَ
مِنَ السُّجُودِ فَقُولُهَا عَشْرًا ثَمَّ
تَسْجُدْ فَقُولُهَا عَشْرًا ثَمَّ تَرَفَّعْ
رَأْسَكَ فَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسُ
وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ
ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ
أَنْ تَصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً
وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرِ مَرَّةً فَإِنْ
لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سورت پڑھ چکے تو رکوع سے پہلے
سُبْحَانَ اللّٰہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو پھر جب
رکوع کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو پھر
جب رکوع سے کھڑے ہو تو دس مرتبہ
پڑھو پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ اس میں پڑھو
پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو تو دس مرتبہ پڑھو پھر
جب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو دس مرتبہ
اس میں پڑھو پھر جب دوسرے سجدہ سے اٹھو تو
(دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے
سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو ان سب
کی میزان پچھتر ہوتی۔ اسی طرح ہر رکعت
میں پچھتر دفعہ ہوگا اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ
ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو، یہ نہ ہو
سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو
یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ
پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں
ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ ہی لو۔

رواہ البوداؤد وابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ
کذا فی الشکوۃ قلت واخرجه الحاكم وقال هذا حدیث وحصلہ موسیٰ بن عبد العزیز
عن الحكم بن ابان وقد اخبره ابو بکر محمد بن اسحق والبوداؤد والوعبة الرحمن احمد بن
شبيب فی الصبیح ثوقال بعد ما ذکر توثیق رواۃه واما ارسال ابراہیم بن الحكم
عن ابيه فلا یؤمن وصل الحدیث فان الزیادة من الثقة اولی من الارسال علی ان
امام عصره فی الحدیث اسحق بن ابراہیم الحنظلی قد اقام هذا الاسناد عن ابراہیم
بن الحكم ووصله اه قال السیوطی فی اللآلیٰ هذا الاسناد حسن وما قال الحاكم اخبرجه
النسائی فی کتابہ الصبیح لورنه فی شیء من نسخ السنن لا الصغری ولا الکبریٰ

۱) ہضبر ساللہ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اکبار آپن چاچا ہضبر
آبکاس (راہیہ) کے فرمایا، ہ آکاس! ہ آمار چاچا! آمی کی
آپناکے ایک دین، ایک دیش دین؟ ایک دین بلیا دین؟
آپناکے دس دین مالک بانیہ؟ یکن آپنی ای کاجی
کریبن، تکن آلالہ تالیلا آپنار اتیہ و بلیاتہر گوناہ،
نوتن و پوراتن گوناہ، ایچاکت و انیچاکت گوناہ، سگریا و
کبیریا گوناہ، پکاشی و اپکاشی گوناہ سب ماف کریا دیبن۔ سہ
کاجی ایہل ای ی، چار راکات نفل نامای (سالاتوت تسمیہر
نیات باڈیا) پڈن۔ پرتیک راکاتہ آل-ہامد پڈیا سورا
میلانہر پر رکوتہ یاویار آگہ 'سورہانلالہ ویاہل ہامدوللالہ
ویالا ہلاہا ہلاللہ ویاہلہ آکبار' ۱۵ بار پڈن۔ اتہپر
یکن رکوتہ کریبن اہاتہ ۱۰ بار پڈن۔ اتہپر یکن رکوتہ
داڈیہبن تکن ۱۰ بار پڈن۔ اتہپر سجدہ کرن ابھ ۱۰ بار
پڈن۔ اتہپر سجدہ ایہتہ بسیا ۱۰ بار پڈن، یکن دیتی
سجدہ یایہبن تکن اہاتہ ۱۰ بار پڈن۔ تارپر یکن دیتی
سجدہ ایہتہ اٹیہبن (تکن دیتی راکاتہر کنی) داڈیہار پورہ
بسیا ۱۰ بار پڈن۔ اسب ملیا ہیا موات ۹۵ بار ایہل۔ ایہرپ پرتی
راکاتہ ۹۵ بار ایہل۔ یڈی سبب ہ ی تہ پرتی دین اکبار ای نامای
پڈیا لہیبن۔ یڈی نا ہ ی تہ جومار دین اکبار پڈیبن۔ ایہا و
یڈی نا ہ ی تہ ماسہ اکبار پڈیبن۔ ایہا و یڈی نا ہ ی تہ پرتی
بھسار اکبار پڈیبن۔ ایہا و یڈی نا ہ ی تہ سارا جیبنہ اکبار
ایہلہ و ای نامای ابھی ای پڈیبن۔ (میشکات : آابو داؤد، تیرمیزی)

ایک صحابی کہتے ہیں مجھ سے حضور نے فرمایا
کل صبح کو انا تم کو ایک بخشش کروں گا ایک
چیز دوں گا ایک عطیہ کروں گا وہ صحابی کہتے
ہیں میں ان الفاظ سے سمجھا کہ کوئی مال،
عطا فرمائیں گے جب میں حاضر ہوا تو فرمایا
کہ جب دوپہر کو آفتاب ڈھل چکے تو چار
رکعت نماز پڑھو اسی طریقہ سے بتایا جو
پہلی حدیث میں گزرا ہے اور یہ بھی فرمایا

۲) وَعَنْ أَبِي الْجَوْدَاءِ عَنْ رَجُلٍ
كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَرُونَهُ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْتِي عِنْدَ
أَحِبِّكَ وَأُتَيْبِكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِي عَطِيَّةً قَالَ
إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَقُلْ أَرْبَعُ
رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِيهِ وَقَالَ

فَإِنَّكَ لَوُكُنْتَ اعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ
ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ
فَإِنْ لَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أَصِلَهَا تِلْكَ
السَّاعَةَ قَالَ صَلَّيْهَا مِنْ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ (رواه البوداؤد)

کہ اگر تم ساری دنیا کے لوگوں سے زیادہ
گنہگار ہو گے، تو تمھارے گناہ معاف ہو
جائیں گے میں نے عرض کیا کہ اگر اس وقت
میں کسی وجہ سے نہ پڑھ سکوں تو ارشاد فرمایا
کہ جس وقت ہو سکے من میں یا رات میں پڑھ لیا کرو۔

۲) ایک سہابی বলেন، ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم آماکے
بلیلین، تومی آگامیکال سکالے آسایو آمی توماکے ایک
بکشیش دیب، ایک جینس دیب، ایک بکشیش دان کریب۔ سہابی (راشیہ)
بلین، ای کتار دہار آمی منے کریلام، ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم
و یاساللام آماکے کون پارثیب سمپد دان کریبین۔ آمی پردین
آسیا ہاجر ہیلے ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماییلین،
دوپرے یکن سور ہیلیا یای تکن چار راکات نامای پڈیو۔ اتپر
پربرتی ہادیسے بریت نیامے پڈیتے بلیلین۔ آر ہواو بلیلین یے،
تومی یادی سارا دنیار مانوسر چاہتے بےشی گوناہگار ہو تہو تومار
گوناہ ماف ہئیایا یایبے۔ آمی آرج کریلام، یادی ای سامے پڈیتے
نا پارے؟ ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماییلین، دینے اٹھا
راتے یے کون سام پار پڈیا لہیو۔ (آبو داؤد)

۳) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
وَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي حَلِيبٍ إِلَى
بَيْتِ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا قَدِمَ اعْتَقَهُ
وَقَبَّلَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا أَهَبُ
لَكَ إِلَّا الْبَيْتَ إِلَّا أَمْنُكَ إِلَّا أَنْتَ
قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَصَلِّيَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ (فَذَكَرَ نَحْوَهُ أَخْبَرَهُ الْحَاكِمُ
وَقَالَ اسْنَادٌ صَالِحٌ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
چچا زاد بھائی حضرت جعفر کو حبشہ بھیج دیا
تھاجب وہ وہاں سے واپس مدینہ طیبہ
پہنچے تو حضور نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی
پر بوسہ دیا پھر فرمایا میں تجھے ایک چیز
دوں، ایک خوشخبری سناؤں، ایک
بخشش کروں، ایک تحفہ دوں، انہوں
نے عرض کیا ضرور حضور نے فرمایا چار رکعت
نماز پڑھ پھر اسی طریقہ سے بتائی جو اوپر
گزارا اس حدیث میں ان چار کلموں کے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم بھی آیا ہے۔

لَا غِبَارَ عَلَيْهِ وَتَعْقِبُهُ الذِّهْبِيَّ بَنِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ كَذَبَهُ الدَّارِقُطْنِي كَذَا فِي النَّهْلِ وَكَذَا
قَالَ غَيْرُهُ تَبَعًا لِلْحَافِظِ لَكِنْ فِي النُّسخَةِ الَّتِي بِيَدِنَا مِنَ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ صَحَّ
الرَّوَايَةُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ ابْنَ عَمِّهِ جَعْفَرَ
ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِسَنَدِهِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ هَذَا السَّنَادُ صَالِحٌ لَا غِبَارَ عَلَيْهِ وَهَكَذَا
قَالَ الذِّهْبِيُّ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَآخِرُهُ ثُمَّ لَا يَذْهَبُ عَلَيْهِ إِنْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الْبُصَا عَلَى الْكَلِمَاتِ الْأَرْبَعِ

۴) ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم آپن چاچا تہای ہضبر
جافر (راشیہ)کے ہابشای پاٹا ہئیاییلین۔ سیکان ہئیے مدینای
فیریا آسار پر ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم تہار سیت
کولاکولی کریلین اےو کپالے چومب کریلین۔ اتپر ارشاد
فرماییلین، آمی توماکے ایک جینس دیب، ایک سوسواد شناہب،
ایک بکشیش دیب، ایک اپھار دیب؟ ہضبر جافر (راشیہ)
بلیلین، ابشای دین۔ ہضبر ساللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم ارشاد
فرماییلین، چار راکات نامای پڈیو۔ اتپر اپرے بریت ہادیس
انویائی بلیلین۔ ای ہادیسے اکت چار کالےمار سیت 'لا ہاولا
و یالا کو یاتا ہلا بیللہیل آلیامیل آجیم'و پڈار کتا
آسیاھے۔ (ہاکم)

۴) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَهَبُ لَكَ أَلَا
أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنُكَ فَظَلَمْتُ أَنَّهُ
يُعْطِيَنِي مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا لَوْ يُعْطِيهِ
أَحَدًا مِنْ قَبْلِي قَالَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں مجھے حضور نے
فرمایا کہ میں تمھیں بخشش کروں، ایک عطیہ
دوں، ایک چیز عطا کروں۔ وہ کہتے ہیں
میں یہ سمجھا کہ کوئی دنیا کی ایسی چیز دینے
کا ارادہ ہے جو کسی کو نہیں دی (اسی وجہ
سے اس قسم کے الفاظ بخشش عطا وغیرہ
کو بار بار فرماتے ہیں) پھر آپ نے چار رکعت نماز سکھائی جو اوپر گزری اس میں یہ بھی
فرمایا کہ جب التبتات کے لئے بیٹھو تو پہلے ان بیسوں کو پڑھو پھر التبتات پڑھنا۔

(فذكر الحديث وفي آخره غير انك اذا جلست لتشهد قلت ذلك عشر مرات قبل تشهد الحديث آخره
الدارقطني في الأفراد والبيهقي في الشعبان وابن شاهين في الترغيب كذا في إتحاف السادة شرح الأحياء)

حضرت محمد الشہین مبارک اور بہت سے علماء سے اس نماز کی فضیلت نقل کی گئی ہے اور اس کا یہ طریقہ نقل کیا گیا ہے کہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلَّهِ شریف پڑھنے سے پہلے ہندۂ دفعان کلموں کو پڑھے پھر اَعُوذُ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ شریف اور پھر کوئی سورت پڑھے، سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر پھر دولول سجدوں میں، اور دولول سجدوں کے درمیان میں بیٹھ کر دس دس مرتبہ پڑھے پھر پوری ہوگئی رہنا دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہی، رکوع میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا عُلٰی پڑھے۔ پھر ان کلموں کو پڑھے (مُحْضَر اَدَس صَلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

(٥) قال الترمذي وقد روى ابن المبارك وغير واحد من اهل العلم صلاة التسبيح وذكرها الفضل فيه حديثا احمد بن عبد الله نا ابو وهب سالت عبد الله بن المبارك عن الصلاة التي يسبح فيها قال يحكرو ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ بقوله الله الرحمن الرحيم فاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يرجع فيقولها عشر ثم يرفع راسه فيقولها عشر ثم يسجد فيقولها عشر ثم يرفع راسه فيقولها عشر ثم يسجد

رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ ثَوَقَالَ قَالَ
 أَبُو وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَدُ أَفِي السُّجُودِ سَبْعَانِ
 رَفِي الظُّلُمِ وَفِي السُّجُودِ سَبْعَانِ رَفِي الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ
 عَبْدُ الْعَزِيزِ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ إِنْ سَهَا فِيهَا يَسْبَحُ فِي سَجْدَةٍ فِي السَّهْوِ
 عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ تَسْبِيحَةً أَمْ مَخْتَصِرٌ قُلْتُ وَهَكَذَا رَوَاهُ
 الْحَكَمُ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ كَلَّمُو ثَقَاتٍ ثَبَاتٌ وَلَا يَتَهَمُونَ عَبْدَ اللَّهِ
 أَنْ يَعْلَمَهُ مَا لَمْ يَصِحَّ عَنْهُ سَنَدُهُ أَمْ وَقَالَ الْغَزَالِيُّ فِي الْأَحْيَاءِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ
 حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَذْكُورَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى أَنَّهُ يَقُولُ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ سَبْعَانِ
 اللَّهُمَّ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ
 كَمَا سَبَقَ عَشْرًا عَشْرًا وَلَا يَسْبَحُ بَعْدَ السُّجُودِ الْآخِرِ وَهَذَا هُوَ الْأَحْسَنُ وَهُوَ
 اخْتِيَارُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَمْ قَالَ الزَّيْتُونِيُّ فِي الْأَتْحَافِ وَلَفْظُ الْقَوْتِ هَذِهِ الرِّوَايَةُ
 أَحَبُّ الْوُجْهِينَ إِلَى أَمْ قَالَ الزَّيْتُونِيُّ أَيْ لَا يَسْبَحُ فِي الْجُلُوسَةِ الْأُولَى بَيْنَ الرَّكَعَتَيْنِ
 وَلَا فِي جُلُوسَةِ التَّشَهُّدِ سَبْعًا كَمَا فِي الْقَوْتِ قَالَ وَكَذَلِكَ رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَلَاةُ التَّسْبِيحِ فَذَكَرَهُ
 أَمْ ثَوَقَالَ الزَّيْتُونِيُّ وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَخْرَجَهُ الدَّارِقُطِيُّ مِنْ
 وَجْهِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَعَانَ قَالَ فِي أَحَدِهِمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ وَ
 اسْمُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِمَا وَقَالَ فِي الْأُخْرَى عَنْ عَوْنٍ بَدَلِ
 اسْمُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْطِيكَ
 فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَابْنُ سَعَانَ ضَعِيفٌ وَهَذِهِ الرِّوَايَةُ هِيَ الَّتِي أَشَارَ إِلَيْهَا صَاحِبُ
 الْقَوْتِ وَهِيَ الثَّانِيَةُ عَنْهُ قَالَ فِيهَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ فَيَكْبُرُ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ ثَوَقَالَ
 وَزَادَ فِيهَا الْحَوْقِلَةَ وَلَوْ يَذْكُرُ هَذِهِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ عِنْدَ الْقِيَامِ أَنْ يَقُولَهَا
 قَالَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَمْ قَالَ الْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
 مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ فَذَكَرَ
 الْحَدِيثَ بِالصَّفَةِ الَّتِي رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ ثَوَقَالَ وَهَذَا يُؤَافِقُ
 مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ عَنْ